کاغذ نمبر ۱

نوٹس

بموجب دفعہ ۲۲ باب دوم حصہ اول قواعد وقوانین ٹرسٹیان کالج

ٹرسٹیوں کی بعہت میٹنگ کا اجلاس بتاریخ ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۱۵ ع یوم یکشنبہ بوقت ۸ بجے دن کے دفتر آنریری سکرٹری صاحب کالج میں منعقد ہوگا - درخواست ہی نہ ٹرسٹی صاحبان دو ہفتہ کے اندر حسب دفعہ ۳۲ کاغذ نمبر ۴ پر اپنے دستخط فرما کر بجنسہ اُس کاغذ کو واپس فرمادیں تاکہ اس دفتر میں تاریخ اجلاس سے بیس روز پیشتر پہونچ جاوے ورنہ ووٹ خارج از میعاد ہوجائے گا اور شمار میں نہ آسکے گا *

خاکسار
محمد مزمل اللہ خان
آنریری سکرٹری

مورخہ بھم جون سنہ ۱۹۱۵ ع

کاغذ نمبر ۲

اجلاس بجٹ میٹنگ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈہ بموجب قاعدہ ۲۰ و ۲۳ قواعد و قوانین ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم علی گڈہ بتاریخ ۱۱ جولائی یوم یکشنبہ وقت ۸ بجے دن کے

اجنڈا

مد اول — منظوری بجٹ سنہ ۱۶—۱۹۱۵ ع جس طرح پر کہ وہ مرتب ہوکر سنڈیکیٹ سے منظور ہوا *

مد اول (الف) — اضافہ ۲۵ روپے ماہوار در تنخواہ مسٹر عبد المجید صاحب قریشی بموجب اسکیم درجہ بندی *

مد دوم — اطلاع استعفا مس ہیرس صاحبہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ انگلش ہوس و منظوری انتظام جدید انگلش ہوس *

مد سوم — رزولیوشن آنریری سکرٹری بابت اجرائے شرح رعایتی برائے طلبائے غیر مستطیع *

مد چہارم — تجویز علحدگی ائس مشین *

مد پنجم — منظوری کمیٹی ہائے جدید مدبران تعلیم مذہبی سنی و شیعہ و قواعد منظور کردہ سنڈیکیٹ منعقدہ یکم مارچ سنہ ۱۹۱۵ ع *

مد ششم — تحریک شکریہ مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن بتقریب عطائے ۲۶ ہزار روپیہ *

مد ششم (الف) — سنڈیکیٹ کی دو خالی ممبریوں کو پر کرنے کے لیئے (۱) خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب اور (۲) مسٹر بشیر الدین صاحب ایڈیٹر البشیر کا انتخاب *

محرک نواب حاجی محمد اسحاق خان صاحب

موید نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خان صاحب

مد ہفتم — آیندہ عہدہ پروفیسری کالج پر نئے تقررات زیادہ سے زیادہ سنہ ۱۹۲۰ ع تک ہونے چاہیئیں *

مد هشتم — جدید عہدہ پروفیسر کالج کا جو حال میں قایم ہوا ہی "قاسم علی جیراج بہائی پروفیسر آف ہسٹری" کے نام سے موسوم کیا جائے *

(حسب تحریک مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن ؟)

مد نہم — تجویز میجر سید حسن صاحب بلگرامی بابت اجرائے شرح رعایتی برائے طلبائے کالج *

محرک میجر سید حسن صاحب بلگرامی

موید مولوی بشیرالدین صاحب

مد دہم — جو عہدہ اسسٹنٹ سکرتری کا خالی ہونے والا ہی اُس پر ایک گریجوئیٹ سو روپیہ ماہوار پر مقرر کیا جاوے اور آیندہ بہ شرط عمدہ کار گذاری کے دوسو روپیہ تک ترقی دی جاوے اور عہدہ کا نام بدلکر آفس سورنٹنڈنٹ یا کچھہ اور رکہا جاوے اور عہدہ اسسٹنٹ سکرتری پر حسب منشائے دفعہ ۴۷ قوانین و قواعد ترسٹیان کسی ٹرسٹی کا تقرر آنریری طورپر کیا جاوے *

محرک میجر سید حسن صاحب بلگرامی

موید عبدالمجید خواجہ صاحب

مد یاز دہم — چونکہ قواعد ترسٹیان موجودہ ضروریات کے لحاظسے نہ صرف نا کافی بلکہ چند دفعات مسدود اورچند ناقابل عمل ہوگئے ہیں اس لیئے جدید قواعد مرتب کیئے جائیں — اور ایک کمیٹی جس میں میجر سید حسن، مسٹر محمد علی، صاحبزادہ آفتاب احمد خاں، مسٹر مظہرالحق و آنربری سکرتری صاحبان شریک ہوں قواعد ترسٹیان مرتب کرنے کے لیئے قائم کی جاوے *

محرک سعید محمد خاں صاحب

موید ڈاکٹر ناظرالدین حسن صاحب

مد دواز دہم — بیاری فہرست ترسٹیان جنہوں نے گذشتہ سال میں کسی قسم کی دلچسپی کا اظہار کالج سے نہیں فرمایا حتی کہ تحریرات کے جوابات بھی ارسال نہیں فرمائے اور اُن کے خلاف اجرائے کارروائی بموجب قاعدہ نمبر ۱۳۲ ضمن (۲) *

محرک سعید محمد خاں صاحب

موید ڈاکٹر ناظرالدین حسن صاحب

مد سیز دهم — حسب دفعه نمبر ۱۸ (۳) تاکه اس امر کا صحیح اندازہ هوسکے که هر ترستي کالج نے تین سال مسلسل کالج کے مقاصد کو ترقي دینے کي کوشش فرمائي هی ایک رپورت هر ترستي سے هر عیسوي سال کے اختتام پر طلب کي جاوے اور ایک جلدمیں جس کے ملاحظه کا هر ایک ترستي کو اختیار حاصل هو رکھي جائے — اگر کوئي صاحب مسلسل تین سال تک رپورت نه بھیجیں یا اگر کسي صاحب کے مسلسل تین سال کي رپورت سے اُن کي عدم توجھي اور کالج سے بے پروائي ظاهر هوتي هو تو اُن کے علیحدگي کي کارروائي (جس کا حواله قاعدہ نمبر ۱۳۲ ضمن (۲) میں درج هی) کي جاوے *

محرک سعید محمد خاں صاحب

موید ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب

مد چهار دهم — پراکسي کے ذریعه سے رائے دینے کا طریقه جس کا حواله قاعدہ ۳۲ میں دیا گیا هی هر لحاظ سے کالج کي بهبودي کے منافي هی- اُس کو ترک کیا جاوے *

محرک سعید محمد خاں صاحب

موید ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب

مد پانز دهم — علي گڈہ انستیتیوت گزت بند کر دیا جائے اور جو امداد کالج سے اُس کے واسطے دي جاتي هی وہ بند کردي جائے *

محرک محمد یعقوب صاحب

موید سید رضا علي صاحب

مد شانز دهم — یوناني طبیب کا عهدہ تخفیف کردیا جاوے اور جو امداد کالج نے اس صیغه کو دیي جاتي هی وہ بند کردي جاوے *

محرک محمد یعقوب صاحب

موید سید رضا علي صاحب

مد هفتدهم — قواعد کمیتي هاے مدیران تعلیم مذهبي منظور کردہ اجلاس سنڈیکیت ترستیان منعقدہ ۲۰ و ۲۱ فروري و یکم مارچ سنه ۱۹۱۵ ع متعلق به امتحان سے روکے جانے اُن طلبا کے جن کي غیر حاضري نماز پچاس في صدي سے زاید هو اور لازم قرار دینے پنج وقته حاضري مسجد کے ترمیم کیئے جاویں اور اُس کے متعلق جو قواعد

نواب محسن الملک مرحوم و مغفور کے زمانہ میں رایج تھے وہی قایم رکھے جائیں *

محرک محمد یعقوب صاحب

موید سید رضا علی صاحب

مد ہیز دہم — قواعد متذکرہ رزولیوشن ماسبق متعلق بہ ضروری قرار دیئے جانے ۷۵ فی صدی حاضری کلاس دینیات کے ترمیم کئے جائیں اس طرح پر کہ یونیورسٹی و دیگر سالانہ امتحانات پر غیر حاضری دینیات کا کوئی اثر نہ پڑے *

محرک محمد یعقوب صاحب

موید سید رضا علی صاحب

مد نوزدہم — جو کمیٹیاں واسطے ترتیب و اصلاح نصاب کتب دینیات کے کمیٹی ہائے مدبران تعلیم دینیات نے قایم کی ہیں اُس میں سے مولوی سید سلیمان اشرف صاحب اور مولوی فدا حسین صاحب کے نام خارج کیئے جائیں *

محرک محمد یعقوب صاحب

موید سید رضا علی صاحب

مد بستم — کمیٹی مرتب کنندہ نصاب دینیات اہل سنت والجماعت میں بجائے مولوی محمد مقتدی خاں صاحب کے جناب حکیم حاذق الملک حافظ محمد اجمل خاں صاحب کے نام کا اضافہ کیا جائے *

محرک مولوی محمد یعقوب صاحب

موید سید رضا علی صاحب

مد بست و یکم — دینیات کلاس کی غیر حاضری ۷۵ فی صدی اور نماز کی حاضری ۵۰ فی صدی نہونے سے شرکت امتحانات سے روکا جانا بہت زیادہ سخت ہی — شرکت امتحانات کے لیئے نماز کی غیر حاضری کی شرط نہ رکھی جائے اور سنڈیکیٹ کی تجویز نامنظور کی جائے *

محرک مولانا طفیل احمد صاحب

موید مولوی عبداللہ جان صاحب

مد بست و دوم — جدید دروازہ غربی سر سید کورٹ کا نواب حاجی محمد اسحاق خاں صاحب کے نام سے موسوم کیا جائے *

محرک حاجی محمد صالح خاں صاحب

مد بست و سوم — ایک یا ایک سے زیادہ ایسے اصحاب کی خدمت حاصل کی جائے جو فرگوسن کالج پونا ، ہندو کالج بنارس ، ڈی. اے. وی کالج لاہور کا معائنہ کرکے اپنی مفصل رپورٹ پیش کرسکیں جس سے معلوم ہو کہ ان کالجوں میں اُستاد کیا تنخواہ پاتے ہیں ، اُستادوں کا معیار قابلیت کیا ہی ، امتحانات کے نتیجہ کیسے رہتے ہیں ، اخراجات کالج کیا ہیں — یہہ رپورٹ اکتوبر تک آنریری سکرٹری صاحب کی خدمت میں پیش ہونا چاہیئے تاکہ سالانہ میٹنگ کے موقعہ پر جناب آنریری سکرٹری صاحب ترسٹیوں کے غور کے واسطے پیش فرما سکیں — خرچ اُن حضرات کا جو اس خدمت کو ادا کریں کالج کو دینا چاہیئے - اگر وہ منظور کریں تو پروفیسر ولی محمد صاحب کی خدمات بھی اس کام کے لیئے حاصل کی جائیں *

محرک حاجی محمد صالح خاں صاحب

مد بست و چہارم — میں تحریک کرتا ہوں کہ بجٹ میں جو روپیہ واسطے مرمت کے منظور ہوتا ہی وہ صرف اُنہیں مدات پر صرف کیا جائے جس کے واسطے بجٹ میٹنگ میں منظور ہوا ہی — اگر کسی مد کا روپیہ صرف نہ ہو یا کسی مد پر کم صرف ہو تو وہ رقم کسی دوسرے کام پر خرچ نہ ہو سکے گی تاوقتیکہ سنڈیکیٹ منظور نہ کرے - صرف سنڈیکیٹ ہی کو اختیار ہوگا کہ ایک مد کا روپیہ دوسری مد میں حسب ضرورت منتقل کرے *

محرک حاجی محمد صالح خاں صاحب

مد بست و پنجم — ہر عمارت کی جو جدید بنائی جائے ماہواری رپورٹ بلڈنگ کمیٹی کی طرف سے سنڈیکیٹ میں پیش ہونا چاہئے جس سے معلوم ہوسکے کہ موافق تخمینہ اور نقشہ کے عمارت بن رہی ہی — انجنیر کا فرض ہوگا کہ روزانہ مرمت کو دیکھے اور ممبر انچارج بلڈنگ کمیٹی کا فرض ہوگا کہ ہفتہ وار معائنہ کرے اور اپنی رائے اُس کتاب پر تحریر کرے جو اس کے واسطے ہر ایک عمارت پر رکھی جایا کرے — اور ایسے ہی کتاب ماہواری بلڈنگ کمیٹی کے سامنے پیش ہوا کرے گی *

محرک حاجی محمد صالح خاں صاحب

مد بست و ششم - اطلاع استعفا بابو جادو چندر صاحب چکرورتي و منظوري تقرر مولوي عبدالمجید صاحب قریشي بجائے اُن کے *

مد بست و هفتم — اطلاع انتخاب مکرر مسٹر محمد علي صاحب (اوکسن) بر عهدہ ترستي کالج منجانب اولڈ بوائز ایسوسي ایشن برائے پانچ سال من ابتدائے اپریل سنه ۱۹۱۵ ع لغایت مارچ سنه ۱۹۲۰ ع *

خاکسار

محمد اسحق خاں عفي عنه

آنریري سکرتري کالج

کاغذ نمبر ۳

یادداشت آنریری سکرٹری مدرسۃالعلوم علیگڈھ بابت مدات کارروائی اجلاس بجٹ میٹنگ ٹرسٹیان مدرسۃالعلوم منعقدہ ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۱۵ ع

کیفیت نسبت مد اول

"منظوری بجٹ"

الحمد للہ کہ امسال دسمبر سنہ ۱۹۱۴ ع تک کے واقعی مصارف اور سنہ ۱۹۱۵ ع کے شروع تین ماہ کے تخمینے مصارف کے اعداد کی بناپر سنہ ۱۶—۱۹۱۵ ع کا بجٹ کالج کا گذشتہ مالی سال ختم ہونے سے بیشتر ماہ مارچ کے آخر ھفتہ میں مرتب ہوچکا تھا — اپریل کے شروع ھفتہ میں فنانس کمیٹی نے غور کرکے اُس کو پاس کیا اور سنڈیکیٹ منعقدہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع میں وہ جزوی ترمیمات کے ساتھہ منظور ہوا — یہہ کارروائی بموجب ٹرسٹیوں کے اس رزولیوشن کے عمل میں آئی ھی جس کی رو سے سال حسابی کے نو ماہ گذرنے کے بعدھی سال آیندہ کے بجٹ کی ترتیب مناسب قرار پائی تھی — چنانچہ اور اب یہہ بجٹ ٹرسٹی صاحبان کی آخری منظوری کے لیئے پیش کیا جاتا ھی *

سال گذشتہ میں دو بڑی رقمیں یعنی ایک تو مقررہ سالانہ عطیہ ھزھائینس سرآغا خاں بہادر کا معہ بقایا سال ماسبق کے بقدر ۲۰ ھزار روپے کے اور دوسرے موعودہ سالانہ گرانٹ ریاست خیر پور کے معہ بقایا سالہاے ماسبق بقدر ۱۸ ھزار روپے کے تخمینہ آمدنی میں شامل تھیں اور ان کے وصول کی توقع پر مصارف کا تخمینہ قایم کیا گیا تھا ان دونوں بڑی رقموں کے وصول نہ ہونے سے مجھے بہت ھی خوف تھا کہ آمدنی

بقدر ۳۸ هزار روپے کے کم ہوجانے سے خرچ کو کسي طرح کفایت نہ کرے گي اور آخر سال پر بھاري ڈفسٹ رہے گا۔ مگر الله تعالی کاشکر هی کہ باقي جملہ متوقعہ آمدنیاں سال کے اندر وصول ہوگئیں اور اُن اُصولوں کي پابندي سے جو پچھلے سال سے قایم کیئے گئے هیں هر صیغہ کے اخراجات جہاں تک ممکن ہوسکا آمدني کے اندر رکھے گئے اور جو غیر صرف شدہ رقوم سال گذشتہ کے ختم پر مختلف مدات کے ذیل میں بچ رهي تھیں وہ کالج کے حسابات سے جدا ہوکر اُن کے نئے نئے فنڈ قایم ہونے کي بجائے کالج کے حق میں لیپس (Lapse) ہو گئیں (یعني جن صیغوں کے لیئے یہہ رقمیں منظور ہوئي تھیں اُن کا حق ان رقموں کے خرچ کرنے کا زایل ہوگیا) جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ آمدني و خرچ قریب قریب برابر ہوگئے اور صرف ڈیرہ سو روپے کا ڈفسٹ رہا جو نہ ہونے کے برابر هی *

اس موقعہ پر میں ممبر صاحب فنانس اور رجسٹرار صاحب اور اکاونٹنٹ صاحب صیغہ فنانس کا مسرت کے ساتھہ دلي شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنہوں نے اُن جملہ قیود و شرایط کو جو بیلینسیز (Balances) اور بیلینس شیٹ وغیرہ کي ترتیب کے متعلق بہت غور و خوض اور دو سال کي متواتر محنت کے بعد عاید کي گئیں تھیں پورے طور سے پابندي کي اور اس اهم معاملہ میں مجھکو مدد دینے میں حتي الوسع کسي طرح کا دریغ نہیں کیا — مجھے قطعي اُمید هی کہ اگر موجودہ اصولوں پرکارروائي قایم اور جاري رهي تو جو دقتیں کہ محض متوقعہ آمدنیوں کو حقیقي آمدني میں شامل کرنے سے اور گذشتہ سال کي بچت کو علحدہ کرکے اُن سے جدید فنڈ قایم کرنے سے پیش آیاکرتي تھیں وہ آیندہ تکلیف نہ دیں گي اور کالج کي مالي حالت انشاء الله تعالی روز بروز طمانیت بخش ہوتي جائیگي *

جو متوقعہ رقوم کہ جناب هزهائینس سر آغا خاں بالقابہ اور ریاست خیر پور سندہ سے وصول نہیں ہوئیں اُن کے متعلق ایک طرف تو میں نے متواتر عرضداشتیں اور خطوط خود هزهائینس کے نام نیز اُن کي ریاست کے مینیجر کے نام بھیجیں اور دوسري طرف ریاست خیر پور سندہ سے برابر سلسلہ جنباني کرتا رہا — ان کے جواب میں هزهائینس کي

طرف سے تو سوائے ایک تار کے کوئی جواب وصول نہیں ہوا — اس تار میں وعدہ کیا گیا تھا کہ میری تحریرات کا عنقریب جواب پہونچے گا جو افسوس ہی کہ آج تک باوجود یاد دہانیوں کے نہیں پہونچا نہ کوئی رقم وصول ہوئی حالانکہ ہزہائینس کے مقررہ عطیہ میں بعض ایسی رقوم شامل ہیں جو جناب ممدوح نے حضور شہنشاہ معظم کے علی گڈہ تشریف آوری کی یادگار میں خود ہی مقرر فرمائی تھیں - نیز ایک رقم تعلیم یورپ کے لیئے مخصوص تھی جس کی مدد سے مختلف مضامین کی تکمیل کے لیئے طلبا کو ولایت بھیجا جایا کرتا تھا — اب یہہ عطیات قریب قریب نا اُمیدی کی حالت میں ہیں اور اس لیئے درستی حسابات مد نظر رکھکر امسال کے تخمینہ آمدنی سے اُن کو حذف کردیا گیا ہی - وصول عطیہ دربار خیر پور کی کوششوں کے سلسلہ میں بامداد جناب آنریبل مولوی رحیم بخش صاحب پریسیڈنٹ کونسل آف ریجنسی بہاول پور یہہ تجویز کی گئی تھی کہ ایک ڈیپوٹیشن ریاست میں بھیجا جاوے — چنانچہ اس کی حاضری کی اجازت چاہی گئی تھی مگر بد قسمتی سے اجازت مطلوبہ میسر نہ آئی اور اس معاملہ میں جو آخری خط جناب وزیر صاحب ریاست خیر پور کا صادر ہوا تھا اُس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہی *

نقل خط وزیر صاحب

ترجمہ چھٹی مورخہ ۳۱ اگست سنہ ۱۹۱۲ ع

از جانب مولوی ابراهیم خاں صاحب وزیر خیر پور

بخدمت جناب مولوی رحیم بخش صاحب سی آئی ای
پریسیڈنٹ کونسل رجنسی ریاست بہاول پور

جناب من — ۲۲ ماہ حال کا عنایت نامہ موصول ہوا جس کا میں مشکور ہوا - ارا کین علی گڈہ کالج کو خیر پور کے چندہ کی ادائگی کی بابت جو اطمینان آپ نے دلایا ہی میں اُس کا شکریہ ادا کرتا ہوں - ڈیپوٹیشن کے متعلق میں التماس کروں گا کہ اُس کے بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں ہی — میں پہلے ہی سے کوشش میں ہوں کہ چندہ ادا کردیا جاے مگر بد قسمتی سے بعض حالات مانع ادائگی ہوئے ہیں اُمید ہی کہ آپ بخیریت ہوں گے *

Copy of a letter dated 31st. August 1914, from Mohamed Ibrahim Khan Sahib, Wazir Khairpur State, to Molvi Rahim Baksh C. I. E, President Council of Regency Bhawalpur State.

MY DEAR SIR,

Yours of the 22nd. instant duly recieved. Thanks very much for the kind letter and for your assurance to the Aligarh Authorities about the Payment of the Khairpur Contribution.

As for the deputation there is hardly any need of the trouble of sending one here. I am already trying my best to get the pay-ment made; but unfortunately it could not be done yet for certain circumstances.

Hoping you are quite well.

ان حالات سے واضح ہوگا کہ حسب اقتضاے ضرورت جو جو کوشش مجھہ سے ہوسکتی تھی میں نے اُس سے غفلت یا پہلو تہی نہیں کی مگر سوء اتفاق سے کامیابی نہیں ہوئی — لیکن الحمدللہ والمنت جو قلبی کوفت ان رقوم کے عدم وصولی سے مجھے تھی وہ خدا کے فضل و کرم سے بوجہ احسن رفع ہوگئی — قوم کی ہمدردانہ توجہ سے مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن نے عین ضرورت کے وقت امداد کا ہاتھہ بڑھایا اور بیش قرار مالی مدد سے کالج کی بنیاد ایسے مستحکم کردی ہی جس سے فی الحال تنزل کا اندیشہ جاتا رہا — اور اس موقع پر بے اختیار میرے قلم و زبان سے یہہ کلمات نکلتے ہیں کہ :

خدا خود میر سامان است ارباب توکل را

اس میں شک نہیں کہ کالج اپنی قوم کے ممتاز سربرآوردہ بزرگوں اور معزز والیان ملک کی فیاضیوں کا ہمیشہ دست نگر رہا ہی اور رہیگا اور اس امر کا متوقع رہیگا کہ ان سرچشموں سے اُس کی مالی امداد ہوتی رہے — مگر کبھی کبھی جب ابدقسمتی سے بندہ پروروں کی بے نیازی حد سے گذر جاے اور معاملہ اس حد تک پہونچ جاے کہ :

دست سوال پیش کسی کردہ دراز
پل بستۂ کہ بگذری از آبروے خویش

تو میں یہہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اُس حد سے متجاوز ہونا اُس درسگاہ کي ہمت و شان کے منافي ہی جو ہندوستان کے تمام مسلمانوں کي اُمیدوں کا مرکز اور مایہ ناز ہو ، اور جس کا شہرہ اور فیض صرف ہندوستان میں محدود نہ رہا ہو بلکہ غیر ممالک کے اقوام بھي اُس کي شہرت سے متاثر اور دور و دراز بیروني مقامات کے مسلمان بھي اس سے مستفید ہوتے ہوں *

۴ — اب میں بجٹ کے اعداد پیش کرتا ہوں — سنہ ۱۵-۱۹۱۴ ع کي آمدني کا تخمینہ مبلغ ۲۹۳,۲۶۸ روپے کیا گیا تھا اور جیسا کہ اوپر کے فقرہ میں درج ہوچکا ہی ہزھائنس سر آغا خاں بہادر بالقابہ کے سالانہ گرانٹ دس ہزار روپے معہ اسیقدر بقایا سال ماسبق کي بابت اور ریاست خیر پور کے سالانہ گرانٹ چھہ ہزار روپے معہ ماسبق دو سالوں کے بقایا کے ہمگي ۳۸ ہزار روپے کي رقم اس تخمینہ آمدني میں شامل تھي — باوجود متواتر کوشش کے یہہ دونوں رقمیں وصول نہ ہوسکیں لہذا ان دو رقموں کے خارج کرنے کے بعد متوقعہ آمدني ۲۵۵۲۶۸ روپے رہ جاتي تھي — مگر ایک تو بوجہ اضافہ تعداد طلباے کالج فیس تعلیم میں بقدر دو ہزار روپے کے تخمینہ سے زیادہ آمدني ہوئي — اور دو پروفیسران کالج اور ایک اسکول ماسٹر کے دوران سال میں خدمات سے سبکدوش ہونے پر بوجہ اُن کي میعاد ملازمت آتھہ سال سے کم ہونے کے اُن کے مجتمعہ بونس کي رقم بقدر چھہ ہزار روپے کے کالج کو واپس وصول ہوئي اور قریب ڈھائي ہزار روپے کے ایسي رقوم جو منجملہ گذشتہ سال کے منظور شدہ مصارف کے غیر صرف شدہ بچ رہي تھیں اور گذشتہ رواج کے مطابق ان رقوم سے متعدد علیحدہ علیحدہ فنڈ کھل جاتے اور کالج بجٹ سے آیندہ اُن کا کوئي تعلق نہ تھا ، امسال جدید قاعدہ کے مطابق ایسي رقوم خزانہ کالج میں واپس جمع ہوکر اُس کے واقعي آمدني کا جزو بن گئیں — اور اس طرح واقعي آمدني کي میزان ختم سال پر ۲,۶۹,۹۳۸ روپے ہوئي جو تخمینہ آمدني سے بقدر گیارہ ہزار روپے کے زیادہ ہی *

سال گذشتہ کے مصارف کا تخمینہ ۲۸۳۲۶۰ روپیہ تھا جو اگرچہ تخمینہ آمدني سے تو ضرور کم تھا مگر واقعي آمدني کے مقابلہ میں بقدر ساڑھے ۱۴ ہزار کے زیادہ تھا — اور اگر حالات تخمینہ کے مطابق واقع ہوتے

تو سال گذشتہ میں ساڑھے ۱۶ ہزار کا ڈفسٹ رہ جاتا — مگر سال گذشتہ میں کچھہ تو اتفاقی اسباب سے خرچ تخمینہ سے کم ہوا اور دوسری طرف بوجوہ مذکورہ بالا آمدنی کی رقوم میں اضافہ ہو گیا — لہذا ڈفسٹ کے اسباب مفقود ہو گئے — مصارف میں اتفاقیہ تخفیف یوں ہوئی کہ ساڑھے نو ہزار روپیہ کی تو صرف مد تنخواہ میں کمی ہوگئی کیونکہ دوران سال میں ڈاکٹر ہارووتز کی جگہہ مسٹر اسٹوری عربی کے پروفیسر ڈھائی سو روپیہ ماہوار کم تنخواہ پر مقرر ہوئے — کریم حیدر صاحب کی تنخواہ ساڑھے چار ہزار روپیہ داخل تخمینہ تھی مگر وہ فارغ التحصیل ہو کر ولایت سے واپس نہ ہوئے اور اُن کی بجائے جو پروفیسر مقرر ہوئے اُن کا تقرر دیر سے عمل میں آیا لہذا تنخواہ کی بچت ہوگئی — اسی طرح پولیٹکل اکانمی پڑھانے کے لیئے ایک اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوئے تھے اور اُن کی تنخواہ ۱۲۰۰ روپیہ درج بجٹ تھی — مگر اُنہوں نے صرف چند ہی روز کام کیا اور یہہ رقم بچ رہی — نیز دوران سال میں پروفیسر تیمور صاحب مستعفی ہوگئے اُن کی تنخواہ بچی — بعض ممبران اسٹاف و اسکول کو رخصت بلا تنخواہ یا نصف تنخواہ پر ملی اور ممبران اسٹاف کے تغیر و تبدل میں ایک کی جگہ دوسرے کے تقرر میں دیر ہونے کی وجہ سے بعض رقوم بچ رہیں — ہز ہائینس سر آغا خان بالقابہ کا عطیہ نہ وصول ہونے کی وجہ سے تعلیم یورپ کے لیئے تین ہزار کی اور تعلیم عربی کے لئے ڈیڑہ ہزار کی رقم گودرج تخمینہ مصارف تھیں مگر متوقعہ آمدنی نہ ہونے کی وجہ سے یہہ رقمیں خرچ نہیں ہوئیں — دو ہزار روپے مد مرمت سے بچ رہے — اسی طرح بعض اور مدات میں بھی تخمینہ سے کم خرچ ہوا اور بعض مدات میں مختص الوقت وجوہ سے تخمینہ سے زیادہ بھی خرچ ہوگیا — اس سب کمی بیشی کا آخری نتیجہ یہہ ہوا کہ بجائے تخمینی خرچ ۲،۸۳،۲۶۰ روپے کے سال بھر میں واقعی خرچ کی میزان ۲۶۶۷۸۹ روپے ہوئی اور اس طرح سال گذشتہ میں واقعی آمدنی و خرچ کے لحاظ سے صرف ۱۵۴ روپے کا ڈفسٹ (کمی) رہا جو قریب نہ ہونے کے ہے — اور آمدنی و خرچ برابر ہوگئے *

۳ — سال رواں یعنی سنہ ۱۵ — ۱۶ ع کا تخمینہ آمدنی بمقابلہ ۲۹۳۶۸۲ روپے کے ۲۹۸۰۹۳ روپے ہے — گذشتہ سال جن جن مدات

میں جس جس قدر امدنی درج بجٹ ہوئی تھی وہ پچھلے جلسہ بجٹ کے موقعہ پر ترسٹی صاحبان کے ملاحظہ سے گذرچکی ہے۔ اُس تخمینی رقم کے مقابلہ میں امسال بعض مدات میں بقدر ۴۲۵۴۲ روپے کی تو کمی ہے اور بعض دوسری مدات میں ۴۰۰۶۷ روپے کی بیشی ہے — جن مدات کی تخمنی رقوم آمدنی بالکل سال گذشتہ کے تخمینہ کے مطابق ہیں اُن پر امسال مکرر بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں — البتہ جن مدات میں کمی بیشی ہوئی ہے وہ مدات معہ وجوہ کمی بیشی ذیل میں درج ہیں :—

(الف) وجوہ کمی آمدنی

نمبر	مد	رقم	وجوہ
(۱)	عطیہ ہز ہائنس سر اغا خاں بالقابہ	۱۵,۰۰۰	بوجوہ مذکورہ بالا ان امدنیوں کے وصول کی توقع نہ ہونے کی وجہ سے بنظر صحت حسابات یہہ رقوم سال رواں کے تخمینہ سے حذف کردی گئیں *
(۲)	عطیہ موعودہ ریاست خیر پور	۱۸,۰۰۰	
(۳)	فیس اسکول ورتران	۱,۰۰۰	بلحاظ آمدنی واقعی سال گذشتہ کے سال رواں کا تخمینہ کم کیا گیا ہے *
(۴)	فیس داخلہ اسکول و کالج	۴۰۰	" "
(۵)	فیس ترانسفر سارتیفکٹ	۲۵	" "
(۶)	جرمانہ	۵۰۰	" "
(۷)	چکی چونہ	۱,۰۰۰	بوجہ ضرورت نہونے کے یہہ چکی اب بند ہوگئی اور اس سے اب کوئی آمدنی نہیں ہوتی *
(۸)	کرایہ دوکانات	۱۰۰	بلحاظ واقعی آمدنی سال گذشتہ *
(۹)	واپسی بونس	۱,۵۰۰	امسال کسی پروفیسر کے سبکدوش ہونے کی توقع نہیں ہے *

نمبر	مد	رقم	کیفیت
(۱۰)	وصولیٔ بونس عربی پروفیسران عربی فنڈ	۲۱۶	پروفیسر استوری صاحب کی تنخواہ ڈاکٹر هاروتز صاحب سے کم هے لہذا عربی فنڈ سے بونس کی رقم بھی کم وصول کی جاتی هے *
(۱۱)	فروخت ادویہ انگریزی و یونانی	۳۰۰	بلحاظ واقعی آمدنی سالگذشتہ *
(۱۲)	عطیہ جمال برادرز	۱،۲۰۰	پچھلے سال یہہ رقم بقایا کی درج بجٹ تھی مگر امسال یہہ بقایا بھی وصول هوگئی اور سالگذشتہ کی رقم بھی وصول هوگئی اسلیئے کوئی بقایا کالج کی یافتنی نہیں هے *
(۱۳)	وصول تنخواہ از انگلش هوس	۱،۱۶۸	لیڈی سپرنٹنڈنٹ مس هیرسن مستعفی هوگئیں - لہذا اُن کی نئی ماہ کی تنخواہ بجٹ سے کم هوگئی اور انگلش هوس سے ان کی پوری تنخواہ وصول هونے کی ضرورت نہیں رهی *
(۱۴)	عطیات لائبریری	۱۰۰	جس قدر امدادی رقوم کے وعدے تھے اُس میں سے سو روپے سالگذشتہ میں وصول هوگئے وہ تخمینہ سے امسال حذف کردیئے گئے *
(۱۵)	عطیہ ریاست مالیر کوٹلہ	۱،۴۰۰	یہہ سالہاے ماسبق کی بقایا تھی جو وصول هوجانے کی وجہ سے امسال حذف کی گئی *
(۱۶)	جنرل اسکالرشپ فنڈ	۶۳۲	بلحاظ واقعی آمدنی سالگذشتہ کمی کی گئی *
	میزان کل	۴۲،۵۴۲	

(ب) وجوہ بیشي آمدني

(١)	امدني منافعه فکسڈ ڈپازٹ	٩٠٠	جديد اسکول کے ليئے گورنمنٹ کا عطا کیا ہوا ایک لاکهه بیس هزار روپیه اور چند پراني رقوم فکسڈ ڈپازٹ میں محفوظ هیں - سال گذشته میں یهه خیال تها که جدید اسکول کي عمارت پر دوران سال میں روپیه خرچ هو جائیگا اس لیئے منافعه کے تخمینه سے رقم کم درج هوئي تهي چونکه امسال بهي ان عمارات کے جلد شروع هونیکي توقع نهیں هے اس لیئے امسال کے تخمینه میں امدني منافعه زیاده درج هوئي *
(٢)	منافعه شهر یار اسفند یار ٹرسٹ ! بانڈز	٦٠	یهه نئي آمدني هے ایک مخیر پارسي شهریار اسفندیار آنجهاني نے اپنے وصیت نامه میں همارے کالج کے لیئے دو هزار روپے چهوڑے جو ٣ روپے فیصدي منافعه والے بمبئي پورٹ ٹرسٹ کي صورت میں وصول هو گئے جنکا سال رواں میں اسقدر منافعه هوگا یهه عطیه نهایت قابل قدر هے که غیر قوم کے ایک مخیر معطي نے اپني وصیت لکهتے وقت اس کالج کو بهي پیش نظر رکها *
(٣)	ایرانڈیا کوپر ملز شیرز	٥	بوجه جنگ هندوستان میں کاغذ کي مانگ بڑه گئي هے اس خیال سے تخمینه آمدني زیاده هے *

نمبر	مد	رقم	کیفیت
(۴)	فیس تعلیم ڈے اسکالرز	۲،۲۵۰	بلحاظ واقعی آمدنی سالگذشتہ کے تخمینہ زیادہ درج ہوا - کالج میں طلبا کی تعداد بفضلہ تعالی بڑھ گئی ہے لہذا ٹیوشن فیس کی آمدنی بڑھ گئی *
(۵)	فیس تعلیم کالج کورس ڈرائنگ	۱،۰۰۰	"
(۶)	میڈیکل فیس کالج و اسکول	۵۰۰	" "
(۷)	فیس تعلیم لا کلاس	۸۵۰	" "
(۸)	کرایہ بورڈنگ ہوس کالج و اسکول	۱،۰۰۰	" "
(۹)	کرایہ بنگلہ جات	۱،۵۰۰	سالگذشتہ میں بعض بنگلوں کا کرایہ چندماہ کا درج ہوا تھا امسال بوجہ تکمیل عمارات پورے سال کا کرایہ درج بجٹ ہے *
(۱۰)	صیغہ جائداد	۲۳۰	ممبرصاحب صیغہ جائداد کی کوشش سے پود انبہ قلمی وغیرہ تخمینہ سے زیادہ فروخت ہوئی اور فروخت گھاس و لکڑی باغات میں بھی تخمینہ سے زیادہ قیمت وصول ہوئی اور کرایہ فرنیچر بھی توقع سے زیادہ وصول ہوا *
(۱۱)	پرنس آف ویلز سائنس اسکول	۳،۶۸۴	امسال مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن نے یونیورسٹی فنڈ کے منافعہ سے اس صیغہ کو بقدر چھہ ہزار روپے کی مدد دی ہے - منجملہ اس رقم کے ڈھائی ہزار روپے ہز ہائنس سر آغا خاں کے عطیہ کی کمی پورا کرنے میں جذب ہوگیا اور ساڑھے تین ہزار روپے کا یہہ اضافہ ہوگیا جو سائنس کی لیبریٹریوں کا سامان خریدنے پر صرف ہونے کے کام میں آئیگا - سالہاے گذشتہ میں یہہ سامان راس المال کے روپیہ سے خریدا جایا کرتا تھا جس سے اصل سرمایہ گھٹ رہا تھا - مگر پچھلے سال سے یہہ طریقہ بند کردیا گیا *

نمبر	مد	رقم	کیفیت
(١٢)	فیس لیسنس	٢٥	بلحاظ واقعي امدني سال ماسبق *
(١٣)	عربي اسکالرشپ فنڈ	٦،٥١٦	یهه رقم پهلے درج نههوتي تهي - اس دفعه تکمیل حسابات کي غرض سے یهه رقم درج بجٹ هوئي اور جدید رقم هے *
(١٤)	گیسٹ هوس	١،٢٠٠	〃 〃
(١٥)	انعام و تمغه فنڈ	٣٤٧	〃 〃
(١٦)	عطیه مسلم یونیورسٹي ایسوسي ایشن براے قیام و استحکام هسٹري چیر و دیگر ضروریات کالج	١٦،٠٠٠	یهه جدید آمدني هے *
(١٧)	ایضاً براے مصارف تعلیم یورپ	٣،٠٠٠	〃
	میزان	٤٠٠٦٧	

پچهلے سال کي تخمینه آمدني میں مذکوره بالا کمي بیشي کرنے سے سال رواں کا تخمینه آمدني ٢،٩٠،٧٩٣ روپے هوجاتا هے جو درج بجٹ هے *

٣ — سال گذشته کا تخمینه خرچ مبلغ ٢،٨٣،٢٦٠ روپے تها - جن جن مدات کے لیئے امسال بهي وهي تخمینه رکها گیا هے جو پچهلے سال بلحاظ ضرورت منظور هوچکا هے اُن کے متعلق امسال کسي تفصیل کي ضرورت نهیں هے — البته جن جن مدات مصارف میں امسال کمي بیشي هوئي هے وه مع وجوه کے ذیل میں درج کیئے جاتے هیں — سال رواں کے تخمینه مصارف میں بمقابله گذشته سال کے حسب تفصیل ذیل ٩،٦٦٤ روپے کي کمي هے اور ١٧،١٩١ روپے کي بیشي هے *

(الف) وجوه کمي مصارف

نمبر	مد	رقم	کیفیت
(١)	تنخواهیں	١،٣٨٤	پروفیسر اسٹوري صاحب کي تنخواه ڈاکٹر هاروتز صاحب سے بقدر ٢٥٠ ماهوار کم هے - بابو چکرورتي صاحب امسال مستعفي هوگئے اُن کي تنخواه میں بچت رهے - گي اسي طرح بعض ممبران اسٹاف کي تنخواهیں مطابق گریڈ کے بڑهتي هیں اور بعض تنخواهیں جدید تقررات کي وجه سے کم هوئي هیں - کمي بیشي کا نتیجه مجموعي طور پر تنخواهوں میں ١،٣٨٤ روپے کي کمي هے *

	مد	رقم	کیفیت
(۲)	مصارف سفر یورپین پروفیسران	۷۵۰	کسی جدید پروفیسر کے امسال ولایت سے آنے کی توقع نہیں ہے *
(۳)	سفر خرچ عام	۵۰۰	بلحاظ مصارف واقعی سال ماسبق کم تخمینہ کیا گیا *
(۴)	منافعہ قرضہ ڈبوتی	۱۷۵	سر سید مرحوم کے زمانہ سے کچھہ قرضہ ڈبوتی فنڈ کا کالج کے ذمہ چلا آتا تھا امسال وہ قرضہ کچھہ ادا ہوگیا لہذا سود کا بار ہلکا ہوا *
(۵)	سود اور ترافت از بنک	۲۵۰	امسال اُمید ہے کہ بنک سے روپیہ قرض لینے کی ضرورت نہ ہوگی لہذا یہہ رقم کم کردی گئی *
(۶)	صیغہ جائداد	۵۲۲	امسال خرید فرنیچر کے لیئے بمقابلہ سال گذشتہ کے رقم کم رکھی گی *
(۷)	مہمانداری	۱،۰۰۰	کسی ممتاز وزیتر کے تشریف لانے کی توقع نہیں ہے ؛ اس لیئے تخمینہ کم ہے *
(۸)	حفظان صحت	۲۰۰	بلحاظ ضرورت واقعی کمی کی گئی *
(۹)	مصارف لکچر بیرونی لکچرار صاحبان	۵۰	ایضاً
(۱۰)	تعلیم عربی	۱،۵۰۰	ہز ہائینس سر آغا خاں کی رقم عطیہ سے اس مد میں خرچ ہوتا تھا ـ عطیہ بند ہونے سے یہہ رقم حذف کی گئی *
(۱۱)	آلات ریاضی	۲۵۰	بوجہ عدم ضرورت کمی کی گئی *
(۱۲)	فیس اکچوئری	۱،۰۰۰	ایضاً
(۱۳)	مصارف پیمائش زمین	۳۵۰	ایضاً
(۱۴)	جنرل اسکالرشپ فنڈ	۹۳۳	بلحاظ واقعی آمدنی کے صرف کم کیا گیا *
(۱۵)	مصارف حصول آراضی	۱،۰۰۰	امسال کوئی جدید قطعہ آراضی خرید نہیں ہوا *
(۱۶)	کمیشن بنک وغیرہ	۱۰۰	پچھلے سال ہز ہائینس سر آغا خاں کے اور خیر پور کے عطیہ کی بابت چکوں کے وصول کی اُمید پر زیادہ کمیشن درج بجٹ ہوا تھا امسال کم کردیا گیا *
		۹،۶۶۴	

(ب) وجوہ بیشي مصارف

مدات مصارف	مقدار بیشي	وجوہ بیشي
(۱) کالج کنٹنجنسي	۱۰۰	بلحاظ مصارف واقعي سالگذشته *
(۲) اخراجات امتحان	۱۰۰	بوجه اضافه تعداد طلبا *
(۳) ڈپریسي ایشن	۱۰۰۰۰	بعض ناتمام عمارات امسال مکمل هوگئیں ؛ لهذا اس مد میں رقم بڑہ گئي *
(۴) انگریزي شفاخانه	۶۰۰	بوجه گراني ادویات انگریزي جو جنگ کے سبب سے هوئي *
(۵) مصارف موسم گرما	۴۰۰	برقي پنکهوں کے مصارف بڑهگئے *
(۶) انعام و تمغه جات	۲۲۷	پهلے یهه رقم درج بجت نه هوتي تهي – یهه نئي رقم امسال درج هوئي هی *
(۷) مصارف تعلیم یورپ	۱۰۰۰۰	پچهلے سال هزهائینس سرآغا خاں کي گرانت وصول هونے کي توقع پر تین هزار روپے درج بجت هوئے تهے امسال اس مد میں یونیورسٹي ایسوسي ایشن نے چار هزار روپے کي امداد دي هی لهذا ایک هزار کا اضافه هوا *
(۸) گیمس (هاکي)	۲۵۰	یهه کلب قرضدار هوگیا هی اور وہ کپ جو اس ٹیم نے گذشته سال جیتا تها اس کو اپنے پاس قایم رکهنے کي غرض سے امسال اس ٹیم کو کلکته کا سفر ضروري تها ، لهذا پرنسپل صاحب کي خاص سفارش پر یهه خاص امداد سنڈیکیٹ نے منظور کي هی *
(۹) پرنس آف ویلز سائینس اسکول	۵،۹۴۲	سامان کي خریداري میں امسال بوجه جنگ مشکلات پیش آرهي هیں اور کیمیکلز (Chemicals) کي قیمتوں میں اضافه هوگیا هی نیز سائینس کے طلبه کے لیئے ضرورتا وظایف کي زاید رقم منظور کي گئي هی اور گریڈڈ اسکیم کے مطابق اسٹاف کي تنخواهوں میں اضافه هوگا *

(۱۰)	گیسٹ هاؤس	۱,۲۰۰	یهه رقم پهلے درج بجٹ نه هوتي تهي امسال درج هوئي هی - گیسٹ هوس کي آمدني بهي جدید اندراج هی اور خرچ بهي جدید هی *
(۱۱)	عربي فنڈ	۹,۳۷۲	یهه رقم پهلے درج بجٹ نه هوتي تهي امسال درج هوئي - لهذا جدید رقم هی *
	میزان کل	۱۷,۱۹۱	

سال گذشته میں تخمینه مصارف میں مندرجه بالا کمي بیشي کرنے سے ۲,۹۰,۷۸۷ روپے کي رقم هوجاتي هی اور یهي رقم سال رواں کا تخمینه مندرجه بجٹ هی *

۵ — جیسا که اوپر درج هوچکا هی سال رواں کي متوقعه آمدني ۲۹۰۷۹۳ هی اور تخمینه مصارف ۲۹۰۷۸۷ روپیه هوتا هي جو آمدني سے بقدر چهه روپیه کے کم هی اور غالبا یهه پهلي مرتبه هی که کالج کي متوقعه آمدني اُس کے تخمیني مصارف کے لیئے کافي ثابت هوئي لهذا میں جمله ترسٹي صاحبان کو مبارکباد دیتا هوں که اس سال کالج کي تخمیني آمدني انشاء الله تعالی اُسي کے جمله تخمیني مصارف کو کفایت کرے گي *

۹ — کالج کي آمدني و خرچ کے اس طرح برابر هونے کي اصل وجه مسلم یونیورسٹي ایسوسي ایشن کي مالي امداد هی جو بقدر ۲۲ هزار کے اس نے اپنے جلسه منعقده ۳ و ۴ اپریل سنه ۱۹۱۵ ع میں کالج کے لیئے منظور کي — اگرچه میں بموجب رزولیوشن نمبر ۹ منظور کرده فولڈیشن کمیٹي کے ایسو سي ایشن موصوف سے زیاده روپیه طلب کرنے کا مجاز تها لیکن میں نے اپني واقعي ضروریات کے مطابق صرف اُسي قدر رقم مانگنے پر اکتفا کیا جس کي اسي وقت ضرورت تهي اور میں یونیورسٹي ایسو سي ایشن کا شکر گزار هوں که اُس نے میري تحریک پر همدردانه توجه فرماکر کالج کي طرف امداد کا هاتهه بڑهایا جس کے بغیر امسال کالج میں بهاري ڈفسٹ رهنے کا اندیشه تها — امسال جو تخمینے آمدني و خرچ کے کیئے گئے هیں وه بهت غور و خوض اور واقعي اعداد کي پوري جانچ پڑتال کے بعد کیئے گئے هیں جس میں کمي بیشي کي

بہت کم توقع هی اور اس وجه سے امسال دقست کے پنجه سے رهائی پانے کی کوئی اُمید نه تهی — میں نے مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کے جلسه میں عرض کیا تها که کالج بفضله تعالیٰ کیا بلحاظ تعداد طلبه اور کیا بلحاظ تعداد اسٹاف ترقی کر رها هی اور قانون کالج کے مطابق موجوده اضافه هائے تنخواه وغیره ناگزیر هیں لهذا خرچ بڑهتا جارها هی اور بیرونی دنیائے اسلام کے مخصوص حالات اور خصوصاً فراهمی چنده یونیورسٹی فنڈ کی وجه سے کالج کے لیئے عام چندوں کی آمد مسدود هوگئی لهذا کالج کی موجوده آمدنی اُس کے روز افزوں مصارف کو کفایت نهیں کرسکتی چنانچه اُن حالات و تفصیلات پر توجه کرکے ایسو سی ایشن نے ۲۶ هزار روپیه کی امداد بدین تفصیل منظور کی *

(۱) امداد سائنس	۲۰۰۰
(۲) مصارف تعلیم یورپ	۴۰۰۰
(۳) مصارف قاسم علی جیراج بهائی چیراف هسٹری و امداد کالج	۲۶۰۰۰

اُس امداد سے بفضله تعالیٰ دقست کی مشکل حل هوگئی :—

۷ — میں نے پچهلے سال اپنی بجٹ رپورٹ میں بیان کیا تها که بعض مدات مثلاً وظائف وغیره کی رقوم بجٹ میں درج نه هوتی تهیں اور اُن کی آمدنی و خرچ کی تفصیل سوائے رجسٹرار صاحب کالج کے اور کسی کو معلوم نه هو سکتی تهی اُن رقوم کی تفصیل پچهلے سال بهی بجٹ میں شامل نه هو سکی — مگر امسال میں نے تائید کرکے اُن وظائف کی تفصیل مرتب کرائی اور وه شامل بجٹ هی جس سے معلوم هوگا که عام تعلیمی وظائف کے لیئے کچهه تو معطیان وظائف کی رقوم بمد امانت بنک میں جمع هی اور اس فنڈ میں اُس کا منافعه جمع هوتا رهتا هی — بعض کمروں کے کرائے وظائف کے لیئے مخصوص هیں — بعض مستقل سالانه رقوم اس مد میں جمع هوتی هیں — یهه سب آمدنی سالانه سال میں بقدر ۴۳۶۸ روپیه کے هوتی هی اور اس رقم وظائف کا بڑا حصه پرنسپل صاحب کالج بربنائے لیاقت اپنے اختیار سے طلبه کو تقسیم کرتے هیں — اور بعض وظائف کی تقسیم بموجب شرایط معطیان عمل میں آتی هی — یهی حالت انعامات و تمغه جات فنڈ کی هی اور کچهه آمدنی متفرق طور پر هر سال وصول هو جاتی هی اور کچهه آمدنی سابق

عطیات کے منافعہ سے وصول ہوتی ہی — اس فنڈ میں سال رواں کی آمدنی کا تخمینہ ۳۲۷ روپیہ ہی مگر بلحاظ واقعی مصارف کے خرچ کا تخمینہ ۹۲۷ ہی اور یہہ کمی کالج کی عام آمدنی سے پوری کی جاتی ہی *

۸ — امسال بجٹ کے ساتھہ عربک فنڈ کی بھی تفصیل شایع کی جاتی ہی – جب حسب تحریک گورنمنٹ مدرسۃ العلوم علی گڈہ میں عربی کی چیر قایم ہوئی تو اس وقت عربی کی طرف طلبا کی ترغیب و تشویق کے لیئے پیش قرار عربی وظائف کا انتظام کیا گیا تھا — اس زمانہ میں بوجہہ کمی تعداد عربی خوان طلبا کے وظائف پر بہت کم رقم خرچ ہوتی تھی – لہذا جو رقوم اس مد میں جمع ہوئیں اُن کا بڑا حصہ جمع ہی ہوتا رہا اور یہہ روپیہ بورڈنگ ہوس کی تعمیر میں اس شرط پر کام میں لایا گیا کہ جو کمرے اس روپیہ سے تیار ہوں اُن کا کرایہ عربی وظائف کے لیئے مخصوص رہے – چنانچہ عربی وظائف کے لیئے ایک تو کمروں کے کرایہ کی مستقل آمدنی ہوگئی کچھہ نقد رقوم بطور امانت بنک میں جمع ہی اُن کا منافعہ اس مد میں جمع ہوتا ہی — ممتاز بورڈنگ ہوس کی آمدنی جو جناب آنریبل سر نواب محمد فیاض علی خاں صاحب بہادر پریسیڈنٹ بورڈ ترسٹیان کی فیاضی کا نتیجہ ہی – نواب صاحب ممدوح کی اجازت سے اب عربی وظائف کے لیئے مخصوص کردی گئی ہی ، چنانچہ ممتاز ہوس کی آمدنی سے اُس ہاوس کے معمولی مصارف منہا کرنے کے بعد باقی آمدنی بقدر ۲۷۸۰ روپیہ کے عربی وظائف فنڈ میں شامل ہوتی ہی — الغرض جیسا کہ مطبوعہ تفصیلات مشمولہ بجٹ سے واضح ہوگا عربی وظائف کی آمدنی کا تخمینہ سال رواں کے لیئے مبلغ ۴۵۱۹ روپیہ ہی – پیشتر عربی وظائف کی تقسیم کا کوئی معین قاعدہ مقرر نہ تھا بلکہ بڑی بڑی رقوم عربی وظائف کے نام سے خاص خاص طلبہ کو دی جاتی تھیں — امسال عربی کی تعلیم کی طرف کالج کے طلبا کو شروع ہی سے راغب کرنے کے لیئے عربی وظائف کی ایک اسکیم مرتب کی گئی جس کو سنڈیکیٹ کالج نے بھی منظور کرلیا — اس اسکیم کے مطابق نو ماہ کے لیئے چھہ وظیفے آٹھہ آٹھہ روپیہ ماہوار کے فرست ایر اور سیکنڈ ایر کے طلبہ کو ملیں گے

چھہ وظیفہ دس دس روپیہ ماهوار کے تهرڈ ابر کے طلبہ کے لیئے مقرر هوئے هیں — اور تین وظیفے بارہ بارہ روپیہ ماهوار کے اور تین وظیفے پندرہ پندرہ روپیہ ماهوار کے فورتهہ ایر کلاس کے لیئے مخصوص هیں - پریویس ایم اے کلاس کے واسطے تین وظیفے چالیس چالیس روپیہ ماهوار کے اور فائینل ایم اے کلاس کے واسطے دو وظیفے پچاس پچاس روپیہ ماهوار کے منظور هوئے هیں — ایم اے پاس کرچکنے کے بعد اسپیشل تحقیقاتی کلاس کے لیئے ایک وظیفہ ۷۵ روپیہ ماهوار کا مقرر هوا هی — ان وظائف کی تقسیم اُمیدواران عربی اسکالر شپ میں اُن کے امتحان مقابلہ کے نتیجہ اور قابلیت پر منحصر رکھی گئی هے — اور اُمید واروں کی عرضیاں آنی شروع هوگئی هیں اور مجھے یہہ قوی اُمید هے کہ یہہ اسکیم عربی خوان طلبائی تعداد میں اضافہ کا باعث ثابت هوگی- ان کل وظایف پر سال رواں کا تخمینہ مصارف بقدر ۹۳۷۲ روپے هی جو اس فنڈ کی آمدنی کے اندر هی *

۹ — یہاں تک اصل کالج بجٹ کے متعلق بحث هوئی — اب میں ان صیغہ جات متعلق بہ کالج کی طرف ترسٹی صاحبان کو متوجہ کرنا هوں جن کے تخمینہ جات آمدنی و خرچ پیشتر باقاعدہ طور پر نہ تو مرتب هوتے تھے نہ بجٹ کے ساتھہ شایع هوتے تھے - سال گذشتہ میں میں نے پہلی بار کالج بجٹ کے ساتھہ ضمیمہ کے طور پر ان صیغوں کے بجٹ تیار کراکے ترسٹی صاحبان کی خدمت میں پیش کیئے تھے — اور امسال بھی ان صیغوں کی آمدنی و خرچ کے گوشوارے شامل بجٹ کیئے جاتے هیں تاکہ یہہ تفصیلات بھی ترسٹی صاحبان کے پیش نظر رهیں- میری مراد صیغہ جات ذیل سے هی :- (۱) ڈائننگ هال (۲) بورڈنگ هوس (۳) انگلش هوس (۴) رابڈنگ اسکول (۵) انسٹیٹیوٹ پریس (۶) صیغہ جائداد (۷) صیغہ تعمیرات *

ان میں سے آخری دو صیغوں کے لیئے مجموعی طور پر رقوم مصارف درج بجٹ تو همیشہ سے هوتی رهی هیں؛ مگر ایسے معین تفصیلی تخمینہ جات آمدنی و خرچ کے مرتب هوکر بجٹ کے ساتھہ شایع نہیں هوتے تھے جس سے ان مدات پر مصارف کی کماحقہ نگرانی هوسکے کہ روپیہ مناسب طور پر هر محل منظوری کے اندر صرف هوا — اس غرض کی تکمیل کے لیئے ان شعبہ جات کالج کے بجٹ

بھی اب شایع کیئے جاتے ہیں - ان تفصیلات کے ملاحظہ کرنے کے بعد واضح ہوگا کہ کم و بیش سوا چار لاکھہ روپے سالانہ رقم کا ترسٹیوں کی زیر نگرانی آمد و خرچ ہوتا ہی *

۱۰ --- کالج کے متعلق صیغہ جات ماتحت میں بلحاظ مصارف سب سے بڑا صیغہ ڈائننگ ہال ہی - اس صیغہ میں اصل رقم آمدنی تو فیس طعام ہی جو طلبا سے وصول ہوتی ہی . --- متفرق آمدنی میں علاوہ فیس طلبا کے وہ رقوم بھی شامل ہیں جو اُن ممبران کالج و اسکول استاف سے وصول ہوتی ہیں جو احاطہ کالج میں رہتے ہیں اور کھانا ڈائننگ ہال سے کھاتے ہیں --- نیز طلبا کی فیس داخلہ و فیس رجسٹریشن (اندراج نام) کا بھی ایک جزو اس صیغہ کو ملتا ہی --- سال رواں کے لیئے اس کل آمدنی کا تخمینہ ۷۳۹۰۰ روپے بمقابلہ - ۷۳۱۰۰ روپے تخمینہ آمدنی سال گذشتہ کے ہی --- اس آمدنی کے مقابلہ میں مصارف خوراک و تنخواہ ملازمین و قیمت ظروف وغیرہ کا تخمینہ ۷۸۴۰۰ روپے ہی --- سال گذشتہ میں تخمینہ مصارف بقدر ۷۷۲۰۰ روپے کے تھا - اور ڈفسٹ رہنے کا اندیشہ تھا ؛ مگر مسٹر رزاق بخش صاحب قادری بیرسٹر ایٹ لا ممبر صیغہ ڈائننگ ہال کی حسن توجہ ، خوبی انتظام اور کفایت شعاری کی بدولت اور اُن کی عملہ کے قابل قدر سعی سے باوجود گرانی غلہ سال بھر کا خرچ مجرا دینے کے بعد ۴۷۹۹ روپے کی بچت ہوئی جس پر صاحب موصوف مبارکباد کے مستحق ہیں --- امسال پھر بلحاظ تخمینہ کے بقدر ساڑھے تین ہزار کے ڈفسٹ ہی - لیکن ممبر صاحب صیغہ کی مساعی جمیلہ اور جزورسی سے اُمید ہی کہ وہ اس ڈفسٹ کی پیش آمدہ مشکل حل کرنے کی تدابیر عمل میں لائیں گے - صاحب موصوف نے اپنے صیغہ کی رپورٹ خود طبع کراکے بغرض تقسیم میرے دفتر کو عنایت فرمائی ہی (جو اس اجنڈا کے ساتھہ بھیجی جاتی ہی) اور جس سے اس صیغہ کے متعلق مفصل حالات ترسٹی صاحبان کو معلوم ہوں گے - اس رپورٹ کے آخر میں ممبر صاحب ڈائننگ ہال نے چار تجویزیں بغرض تصفیہ پیش کی ہیں - منجملہ اُن کے امر اول کی نسبت سنڈیکیٹ میں پیشتر طے ہوچکا ہی کہ نصف رجسٹریشن فیس ڈائننگ ہال کو دی جاوے اور نصف بورڈنگ ہوس کو عملہ کے مصارف کے لیئے دی جائے اگر - کل فیس ڈائننگ ہال

کردی گئی تو دوسرے صیغہ کا کام کیونکر چلے گا اور یہہ ہرگز قرین مصلحت نہیں کہ طلبا کی اس فیس میں کوئی اضافہ ہو — امر دوم کے متعلق میری یہہ رائے ہی کہ یہہ معاملہ اس صیغہ کے اندرونی انتظام سے وابستہ ہی — لہذا صیغہ کے نفع نقصان کو پیش نظر رکھکر ممبر صاحب کو پوری آزادی ہی کہ وہ خود جو مناسب سمجھیں کارروائی عمل میں لائیں — مگر میں اس سفارش کے لیئے تیار نہیں ہوں کہ گودام وغیرہ کی تعمیر کے لیئے کوئی یکمشت رقم کالج سے قرض دی جائے — صیغہ کی بچت سے اگر اس کام میں روپیہ لگایا جاسکے تو ایسا کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہی بشرطیکہ قبل خرچ کرنے کے مصارف کا تخمینہ و تفصیل بغرض منظوری سنڈیکیٹ میں پیش کردی جاوے — امر سوم کی بابت غالباً اس رپورٹ کے طبع ہونے کے بعد میری چٹھی ممبر صاحب ڈائننگ ہال کی خدمت میں پہونچ گئی ہوگی جس میں امام صاحبان کی خوراک کی بابت تصفیہ کردیا گیا ہی اور میرے نزدیک اب یہہ مسئلہ تصفیہ طلب نہیں رہا — امر چہارم کے متعلق التماس ہی کہ اگرچہ ظروف کا خرید ہونا امر ضروری ہی لیکن اس کا بار اسٹیبلشمینٹ فنڈ پر ڈالنے کی کوئی وجہ میری سمجھہ میں نہیں آتی — یہہ معاملہ ممبر صاحب صیغہ کسی آیندہ اجلاس سنڈیکیٹ میں پیش فرما سکتے ہیں اور اسوقت مناسب حال فیصلہ ہو جائے گا اور یہہ بھی طے ہوجائے گا کہ کس قدر ظروف کی خریداری ناگزیر ہی *

۱۱ — ڈائننگ ہال کے بعد بلحاظ مقدار آمد و خرچ بورڈنگ ہوس کا نمبر ہی — بورڈنگ ہاؤس کا بجٹ پچھلے سال سے بننا شروع ہوا ہی اس مد میں کمروں کے کرایہ کی آمدنی ہی جو طلبا سے وصول کیا جاتا ہی نیز طلبہ کے داخلہ اور رجسٹریشن فیس (اندراج نام) کا ایک حصہ اس مد میں بھی جمع ہوتا ہی — سال رواں میں بورڈنگ ہاؤس کی آمدنی کا تخمینہ ۲۵۰۹۰ روپے بمقابلہ ۲۳۷۰۰ روپے تخمینہ سال گذشتہ کے ہی اور خرچ کا تخمینہ مبلغ ۲۳۴۲۱ روپے بمقابلہ ۲۳۶۳۵ روپے سال ماسبق کے ہی — یعنی قریب سولہ سو روپیہ کی بچت ہی — پچھلے سال بورڈنگ ہوس میں ۳۵۵ روپے کی رقم پس انداز ہوئی تھی جو سالہائے گذشتہ کے اُس قرضہ کے ادا ہونے میں کام آئی جو اس صیغہ کے ذمہ دس ہزار روپیہ کے قریب ہی — سال رواں کی بچت بھی اسی قرضہ میں محسوب

هوگي اس صيغه کے معرفت علاوہ اسٹيبلشمينٹ يعني ملازمين بورڈنگ هاؤس کي تنخواهوں کے کنسروِنسي (صفائي) اورسينيٹيشن (حفظان صحت) اور روشني وغيرہ کے مصارف بهي ادا هوتے هيں - اس صيغه کے بجٹ کي قابل اطمينان حالت خانصاحب مير ولايت حسين صاحب پرائتر کالج کے حسن انتظام اور انتهک کوششوں پر مبني هے - جس دلسوزي اور مخلصانه همدردي کے ساتهه مير صاحب موصوف تمام جزويات ميں شخصي توجه فرماکر کفايت شعاري کو ملحوظ رکهتے هيں اُس پر وہ هر طرح شکريه کے مستحق هيں *

۱۲ — انگلش هوس کے تفصيلي بجٹ کے ملاحظه سے معلوم هوگا که اس صيغه کي آمدني و خرچ برابر هيں - يعني دونوں کي مقدار قريب ۱۸۸۰۰ روپے کے هے-اس صيغه کا بهي مثل ڈائننگ هال و بورڈنگ هاؤس کے کوئي بار کالج پر نهيں هے — سال بهر کا زمانه هوا که گذشته بجٹ ميٹنگ کے موقعه پر ٹرسٹيان موجودہ اجلاس کے مابين يهه بحث پيش آئي تهي که ايا انگلش هاؤس اپنے اغراض کے لحاظ سے کامياب رها يا نا کام- اور مجهسے اس موقعه پر خواهش کي گئي تهي که ميں اس مسئله پر توجه کروں — چنانچه مسٹر ٹول صاحب پرنسپل کالج کے رخصت سے واپس آنے پر ميں اس مسئله کو زير بحث لايا اور اس پر غور کرتا رها- اسي اثناء ميں مس هيرس ليڈي سپرنٹنڈنٹ انگلش هوس نے استعفا ديديا جو سنڈيکٹ نے منظور کرليا- اس تقريب سے اصلاح انگلش هاؤس کا مسئله پورے طور پر زير غور رها اور ميں نے سنڈيکٹ ميں اس معامله کو باضابطه طور پر پيش کرديا اور حسب منشاے سنڈيکٹ جس قدر مواد اُس بحث پر ميں فراهم کرسکا تها اُس کو جمله لوکل ممبروں کي خدمت ميں بطلب رائے بهيجديا — اس کے بعد ۱۸ اپريل کے اجلاس سنڈيکٹ ميں يهه معامله مکرر پيش هوکر وہ فيصله هوا جو اس اجنڈا کے مد دوم کي ذيل ميں بعرض منظوري پيش کيا جاتا هي *

۱۳ — صيغه جائداد کا بجٹ مسٹر محمد عامر مصطفی خاں صاحب نے جو اس صيغه کے ممبر انچارج هيں پوري تفصيل کے ساتهه مرتب کيا هي جس کا گوشوارہ بجٹ کے ساتهه شايع کيا جاتا هي - اس صيغه ميں بهار باغات کالج، لگان آراضي، قيمت پرد انبه و قيمت لکڑي و

گھانس و کرایہ فرنیچر کی آمدنی شامل ھی - سالہاے گذشتہ میں یہہ
عملدرآمد تھا کہ کالج کی زمین پر بہت سے مکانات خام بغیر اجازت
بنائے جاتے تھے اور اُن میں لوگ بلا کرایہ آباد ہوجاتے تھے — لیکن کالج
کی زمین پر جس قدر ایسے مکانات بنے ہوئے تھے سال گذشتہ میں ان
سب کی مکمل فہرست مرتب کرلی گئی اور تشخیص کرایہ کے سلسلہ
میں تمام عذرداریوں کا لحاظ کرکے ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع کے سنڈیکیٹ
کی منظوری سے اس قسم کے مکانات پر مناسب کرایہ قایم ہوگیا ھی
اور تکمیل کارروائی ضابطہ کے ساتھہ وہ سب مکانات جو لوگوں نے بطور
خود بنائے تھے کالج کی ملکیت قرار پا گئے ہیں — آیندہ سے ایسے
مکانات پر جو جدید کرایہ تجویز ہوا ھی وہ بھی صیغہ جائداد کی
معرفت وصول ہوا کرے گا - چونکہ ترتیب فہرست مکانات و تشخیص
کرایہ کی کارروائی سال گذشتہ میں شروع ہوچکی تھی لہذا صیغہ جائداد
نے سنہ ۱۹۱۴-۱۵ ع کے تخمینہ آمدنی میں کرایہ مکانات کی
متوقعہ آمدنی بقدر ۶۰۰ روپے شامل کرلی تھی اور اس سمیت سال گذشتہ
کا تخمینہ آمدنی ۲۹۷۰ روپے تھا - مگر چونکہ تشخیص کرایہ کا معاملہ
اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع سے پہلے طے نہوسکا تھا اس لئے دوران سال گذشتہ
میں اس مد میں کوئی آمدنی نہیں ہوسکتی تھی — کرایہ کے متوقعہ
رقم منہا کرنے کے بعد سال گذشتہ کا تخمینہ آمدنی ۲۳۷۰ روپے ہوا
جس کے مقابلہ میں واقعی آمدنی ۲۶۴۵ روپے ہوئے- یعنی قیمت پود انبہ
لکڑی و گھاس اور کرایہ فرنیچر میں ممبر صاحب صیغہ کی حسن توجہ
سے بقدر پونے تین سو روپے کے تخمینہ سے آمدنی زیادہ ہوئی — اس
صیغہ میں سال گذشتہ کا تخمینہ مصارف ۲۹۲۲ روپے تھا جس کے مقابل
ختم سال پر ۲۶۷۰ روپے واقعی خرچ ہوا جو تخمینہ خرچ سے بہت کم
اور قریب قریب سال ماسبق کی واقعی آمدنی کے برابر رہا — اس موقعہ
پر یہہ امر خصوصیت سے ذکر کرنے کے قابل ھی کہ دوران سال گذشتہ
میں بھوسہ و غلہ وغیرہ بہت گران رہا جس کی وجہ سے دانہ ، بھوسہ
مویشیان باغ وغیرہ پر تخمینہ سے زیادہ رقم خرچ ہونے کا قوی احتمال
تھا — لیکن مسٹر عامر مصطفی خاں صاحب اور اُن کا عملہ شکریہ کا
مستحق ھی کہ انہوں نے ازراہ دور اندیشی کالج کا نفع مد نظر رکھکر
کالج کے مویشیوں کے لئے خود چری کی کاشت کرائی جس کی بدولت
نہ صرف اخراجات مویشیان میں بہت کچھہ کفایت ہوگئی بلکہ صیغہ

کو کچھہ منافعہ بھي هو گیا — صیغہ جایداد کا تخمینہ آمدني و مصارف سال رواں کے لیئے بالترتیب ۲،۶۰۰ اور ۲،۴۰۰ روپے هی *

۱۴ — رائڈنگ اسکول کا تخمینہ آمدني سال گذشتہ میں ۱۹۴۰ روپے تھا — اس صیغہ کي اصل آمدني وہ فیس هی جو طلبا سے بر وقت داخلہ اور ماهوار لیجاتي هی — اور اُس کے مقابلہ میں تخمینہ خرچ مبلغ ۲،۸۱۱ روپے تھا، جیسا کہ سال گذشتہ کے بجٹ نوٹ میں لکھہ چکا هوں، رائڈنگ اسکول میں همیشہ خسارہ رهتا هی ، کیونکہ گھوڑوں کي تعداد زیادہ رکھني پڑتي هی اور خرچ زیادہ هوتا هی اس کے مقابلہ میں فیس کي آمدني کم هوتي هی اور فیس کي شرح بڑھانا کبھي مناسب نہیں سمجھا گیا — چنانچہ اس صیغہ کے مصارف پورا کرنے کے لیئے کچھہ تو کبھي کبھي کالج سے مدد دیني پڑتي هی ، مگر زیادہ تر وقتاً فوقتاً متفرق چندوں سے کمي کو پورا کیا جاتا هی *

رائڈنگ اسکول کا وجود کئي لحاظ سے کالج کے لیئے بہت ضروري هی — اول تو بعض سرکاري ملازمتوں میں گھوڑے کي سواري جاننا لازمي هی — لہذا جو طلبہ اس قسم کے ملازمتوں کے خواهاں هوں ان کي تربیت کے لیئے رائڈنگ اسکول کي ضرورت هی — اس تربیت سے طلبا کي اسپرٹ بھي نشوو نما پاتي هی اور اس سپاهیانہ اسپرٹ کے مسلمانوں کي قوم میں باقي رکھنے کي سخت ضرورت هی — نیز کالج میں معزز مہمانوں کے ورود کے وقت اُن کے استقبال میں رائڈنگ اسکواڈ سےجو شان اور رونق پیدا هوجاتي هی اور اُس شان کا خاص اثر جو اُن معزز مہمانوں پر هوتا هی اُس سے ٹرسٹي صاحبان بخوبي واقف هیں — لہذا اس لحاظ سے بھي رائڈنگ اسکول کا وجود کالج کے ضروریات کا ایک جزو هی *

سال گذشتہ کے تخمینہ آمدني ۱۹۴۰ روپے کے مقابلہ میں ۲،۹۰۵ روپے واقعي آمدني هوئي — اور تخمینہ خرچ ۲،۸۱۱ کے مقابلہ میں ۳،۲۱۷ روپیہ واقعي خرچ هوا دانہ و غلہ کي غیر معمولي گراني اضافہ خرچ کا باعث هوئي — اور اس طرح سنہ ۱۵—۱۹۱۴ ع میں بقدر ۳۱۲ کے خسارہ رها *

رائڈنگ اسکول کا سال رواں کے واسطے تخمینہ آمدني مبلغ ۱،۸۹۰ روپے اور تخمینہ خرچ مبلغ ۲،۸۲۰ روپے هی *

۱۵ — انسٹیٹیوٹ اخبار و پریس و گارڈن وغیرہ کے حسابات بھي کالج

کے بجٹ سے علیحدہ رھتے ھیں — ان حسابات کا گوشوارہ بجٹ کے همراہ طبع ہوا ھی جس کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ اس صیغہ میں سال گذشتہ کا تخمینہ (آمدنی جس میں عمارات کا کرایہ اور انسٹیٹیوٹ گزٹ و پریس و باغ کی آمدنی اور کالج کی امدادی رقم شامل ھی) مبلغ ۸۲۰۰ روپے تھا اور اس کے مقابلہ میں تخمینہ مصارف سال گذشتہ (یعنی مالیوں کی تنخواہ، خوراک مویشیان، مصارف وپریس و عملہ پریس کی رقم شامل تھی) اسی قدر یعنی ۸۲۰۰ روپے تھا - دراصل تخمینہ آمدنی بقدر چھہ سو روپے کی رقم تخمینہ مصارف سے کم تھا ؛ لہذا ضرورتاً چھہ سو روپے کی رقم اس صیغہ کی سالہاے ماسبق کی بچت میں بطور آمدنی کے بنام نہادہ دفست شامل کرکے تخمینہ ھاے آمدنی و خرچ برابر کردے گئے تھے- دوران سال میں بعض دیگر صیغہ جات کالج اور دوسرے کار و باری اور اهل ذوق اصحاب کی طرف سے مطالبہ ہونے پر بلحاظ ضرورت نیز انسٹیٹیوٹ پریس کا نفع وسیع کرنے کی غرض سے اس میں لیتھو پریس یعنی سنگی چھاپہ خانہ کا اضافہ کردیا گیا جس کی وجہ سے جہاں ایک طرف اس صیغہ کے مصارف بڑہ گئے وھاں سنگی چھاپہ خانہ کی مقبولیت عام کے لحاظ سے پریس کی امدنی میں بھی معتدبہ اضافہ ہوا — اس صیغہ کے اجرا سے بڑا نفع یہہ بھی ہوا کہ کالج اور اُس کے متعلقہ صیغہ جات میں جس قدر چھپائی کا کام ہوتا ھی وہ سب انسٹیٹیوٹ پریس میں انجام پاتا ھی حالانکہ اس سے پہلے اس کام کا بڑا حصہ ضرورتاً غیر مطابع میں جاتا تھا — لیتھو پریس کے ابتدائی مصارف کی وجہ سے انسٹیٹیوٹ کے واقعی مصارف سال گذشتہ کی میزان بجاے ۸۲۰۰ روپے کے ۸۹۰۲ روپے ہوئی اور واقعی آمدنی کے مقابلہ میں کل خرچ میں بمقابلہ آمدنی کے بقدر ۱۰۲۲ کے بیشی ہوئی جوسالہاے ماسبق کی بچت سے ادائی گئی*

سال رواں کے تخمینہ میں بوجہ اضافہ آمدنی لیتھو پریس کی آمدنی کا تخمینہ ۱۰۸۲۰ روپے ھی اور اس کے مقابلہ میں مصارف کا تخمینہ ۹۴۰۰ روپے؛ یعنی امسال بجاے دفست کے ۱۴۲۰ روپے کی بچت ہوگی- یہہ قابل اطمینان نتیجہ ھی سید عبدالباقی صاحب آنریری منیجر انسٹیٹیوٹ پریس کی پراحتیاط نگرانی اور مولوی محمد مقتدی خاں صاحب شروانی سب اڈیٹرانسٹیٹیوٹ گزٹ و مهتمم پریس کی مخلصانہ محنت وسعی کا جو خاموشی کے ساتھہ اپنے فرایض منصبی کی انجام دھی میں مصروف رھتے ھیں *

۱۷ - بمد صیغہ تعمیرات کالج کے جنرل بجٹ میں صرف دو رقمیں درج ہوتی ھیں - ایک رقم مصارف دفتر تعمیرات ، دوسری مصارف مرمت - امسال بھی یہی دو مدیں تخمینہ مصارف مندرجہ بجٹ میں شامل ھیں - یعنی ۵۰۰ روپے براے مصارف دفتر اور بارہ هزار روپے بغرض مصارف مرمت جو گذشتہ سال کے تخمینہ کے مطابق ھیں — ملازمین صیغہ تعمیرات کی تنخواھوں کا بار حصہ رسدی اُن تعمیرات پر ھمیشہ سے پڑتا رہا ھی جو دوران سال میں زیر تعمیر ہوئی ھیں - امسال چونکہ کوئی عمارت زیر تعمیر نہیں ھی اس لیئے حاجی محمد صالح خاں صاحب شروانی نے (جو بمنظوری سنڈیکیٹ حال میں اس صیغہ کے ممبر اور بلڈنگ کمیٹی کے سکرٹری مقرر ہوئے ھیں اور نہایت جفا کشی ، مستعدی اور کفایت شعاری کے ساتھہ اس صیغہ کو چلا رہے ھیں) ان ملازمان کو جن کی موجودہ حالت میں ضرورت نہیں تھی ، بنظر تخفیف مصارف خدمت سے سبکدوش کردیا اور دفتر انجنیری میں صرف اُسی قدر عملہ باقی رکھا ھی جس کا بلحاظ ضروریات روزمرہ قایم رکھنا ناگزیر ھی — سکرٹری صاحب بلڈنگ کمیٹی نے مصارف مرمت اور تنخواہ ملازمین کا جو بجٹ مرتب فرمایا ھی وہ جنرل بجٹ کے ساتھہ چھپ گیا ھی - اس کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ تخمینہ کے مطابق مصارف سال رواں کے اعداد حسب ذیل تھے :—

			روپیہ
مرمت سالانہ	...	...	۹,۰۱۰
غیر معمولی ضروری مرمتیں ...		...	۹۱۳
جدید کام ...	...	...	۱,۷۹۰
تنخواہ عملہ انجنیری	...	...	۳,۷۸۱
میزان			۱۵,۴۹۴

بمقابلہ اس تخمینہ کے سنڈیکیٹ نے جیسا کہ شروع میں مذکور ہوا ۱۲,۵۰۰ روپے کا خرچ منظور کیا - بدیں تعصیل

مرمت سالانہ	...	۹,۰۱۰
چھوٹے چھوٹے ضروری کاموں کے لیئے	...	۹۱۳
مصارف تنخواہ عملہ انجنیری و دفتر	...	۲,۵۷۷
میزان		۱۲,۵۰۰

گورنمنٹ عالیہ کی عطا کی ہوئی ایک رقم ۸۰ هزار روپے کالج کو وصول ہوچکی ھی — یہہ رقم ابتدا میں سائنس کی لیبوریٹری تیار ہونے کی

غرض سے گورنمنٹ نے دی تھی، مگر چونکہ لیبوریٹری کا جو تخمینہ مرتب ہوا وہ ۳ لاکھ روپے کا تھا اور اُس کے لحاظ سے یہہ رقم بہت قلیل تھی اس لیئے سائینس لیبوریٹری کی تجویز سر دست ملتوی ہوکر گورنمنٹ کی رضامندی سے یہہ رقم اب کالج کی عام اصلاحات و ضروریات پر صرف ہوسکے گی — گورنمنٹ سے اس بارہ میں مراسلت ہورہی ہی اور باضابطہ منظوری صادر ہونے پر یہہ روپیہ کام میں لایا جائیگا — اس رقم کا ایک حصہ تو سائنس کی موجودہ لیبوریٹریوں کی اصلاح اور اُن کے ساز و سامان پر خرچ ہوگا باقی روپیہ سے پروفیسروں اور اسسٹنٹ پروفیسروں کے مکانات بنانے کی تجویز ہی — نیز منٹو سرکل کے ڈرینیج کا انتظام پیش نظر ہی — اور کچھہ مکانات امراض متعدی کے مریضوں کے لیئے شفاخانہ کے متصل بنینگے — گورنمنٹ کی منظوری کی جلد اُمید ہی — لہذا دوران سال رواں میں انشاء اللہ تعالی ان جدید تعمیرات کا سلسلہ شروع ہوجائیگا اور اُس وقت حسب شد آمد قدیم عملہ انجنیری کی تنخواہیں ان تعمیرات کے مصارف میں شامل ہوجائیں گی — چنانچہ ابتدائی تخمینہ کے مقابلہ میں منظور شدہ رقم جو کم رکھی گئی ہی عملاً اُس سے کوئی مشکل پیش آنے کا اندیشہ نہیں ہی اور عملہ کی تنخواہوں میں اس طرح جو بچت ہوگی وہ مطلوبہ جدید کاموں پر صرف ہوسکے گی جن کا تخمینہ مبلغ ۱٫۷۹۰ روپے کیا گیا ہی *

مکرر :— سنڈیکیٹ منعقدہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۱۵ ع نے یہہ طے کردیا ہی کہ مجوزہ جدید تعمیرات کے اجرا کے وقت تک عملہ انجنیری کی تنخواہوں کی رقم مرمت فنڈ سے علی الحساب بطور قرض ادا ہوتی رہے اور جس وقت ان تعمیرات کا سلسلہ شروع ہو حسب رواج قدیم اُن کے مصارف سے تنخواہوں کی صرف شدہ رقم بھی وصول کرلی جاوے اور آیندہ اُنہیں تعمیرات پر عملہ کی تنخواہوں کا بار رہے اور اس طرح مد تعمیرات میں جو بچت ہوگی وہ ان اتفاقی مرمتوں پر حسب تجویز آنریری سکرٹری صاحب صرف ہوتی رہے جن کی دوران سال میں ضرورت پیش آوے اور جن کی نسبت پیشتر سے کوئی علم نہیں ہوسکتا — جو روپیہ مرمت فنڈ سے ان خالی ایام کی بابت عملہ کی تنخواہوں پر صرف ہوگا اگر وہ تعمیر فنڈ سے ادا نہ ہوگا تو مرمت کے کاموں میں سخت ہرج واقع ہوگا *

۱۷ — آخر میں مجھے اب صرف تین چار اُمور کا تذکرہ کرنا باقی

رہ گیا ہی - سب سے اول تو میں اُن امانتوں کا ذکر کرنا چاھتا ھوں جن کی بابت تفصیلی حالات اور نقشے میں نے گذشتہ بجٹ میٹنگ میں پیش کرکے اپنی تجاویز ٹرسٹی صاحبان سے منظور کراچکا ھوں — جہاں تک سمجھہ سے ھوسکا ان تجاویز کے مطابق رجسٹرار کے دفتر میں صحت کےساتھہ عملدر آمد کرادیا گیا ہی اور رقم وار رجسٹروں پر جداکانہ دستخط اپنے اور فنانس ممبر صاحب کے کرادیئے ھیں تاکہ آیندہ یہہ رقمیں پھر مخلوط نہ ھوجائیں *

ایک رجسٹر ایسا مرتب کرادیا گیا ہی جس میں کالج کے اُس مستقل ناقابل دست اندازی دوامی سرمایہ کی تفصیل درج ہی جو مختلف ناموں سے بنک میں جمع ہی اور کالج کا راس المال ہی اور سواے اُس کی آمدنی خرچ کرنے کے اصل سرمایہ میں کسی حالت میں کسی قسم کی دست اندازی روا نہیں *

دوسرا رجسٹر ایسی امانتوں کا بنوایا گیا ہی جو کسی خاص مقصد کے لیئے مخصوص نہ تھیں اور سالہاسال سے کالج کے عام جاریہ حساب میں درج ھوتی چلی آتی تھیں ان کو حسب منظوری ٹرسٹیان کالج جن جن فنڈوں میں منتقل کرنا تجویز ھوا تھا منتقل کردیا گیا *

تیسرا رجسٹر ایسی رقوم کا علیحدہ رکھا گیا ہی جو مخصوص بلڈنگ فنڈ کے واسطے وصول ھوئی تھیں — اس کا یہہ نتیجہ ھوگا کہ اب یہہ رقمیں اپنے صحیح مصرف کے علاوہ اور کسی کام میں نہیں لائی جاسکتیں*

چوتھے رجسٹر میں وہ امانتیں درج کردی گئی ھیں جن کا کالج صرف خزانچی ہی اور اُن رقوم کے مقصد اور صرف سے کالج کو کچھہ سروکار نہیں اور وہ بالکل جداگانہ انسٹیٹیوشنوں کا مال ہی *

پانچویں رجسٹر میں وہ رقوم امانت درج ھوئی ھیں جو کسی خاص مقصد کے لیئے وصول ھوئی تھیں ، مگر دوسرے مقصد پر خرچ ھوگئیں— اُن رقوم امانت کی ادائیگی کی گو اس وقت ضرورت نہیں نہ کسی طرف سے اُن کی بابت مطالبہ ھونے کا خیال ہی مگر حسابات کی صفائی کی غرض سے یہہ سب امانتیں کالج کے ذمہ بطور قرض کے درج کی گئی ھیں جن کا ادا کرنا کالج کو کسی نہ کسی وقت ضروری ہی — اس تفریق و تشریح سے کالج کے حسابات بالکل صاف ھوگئے ھیں اور حسابات کے سمجھنے میں آسانی پیدا ھوگئی ہی *

۱۸ — اس یاد داشت کے ختم پر اس کے طولانی ہوجانے کا مجھے کسی قدر افسوس ہی- مگر میرا ہمیشہ طرز عمل یہہ رہا ہی کہ کل چھوٹے بڑے اُمور مسل کے اندر آجائیں تاکہ وقت ضرورت ہر معاملہ کے متعلق پوری معلومات سرسری نظر ڈالنے سے حاصل ہوجایا کرے — لہذا مجھے کسی زیادہ معذرت کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی *

کیفیت متعلق مد اول (الف)

(ترقی تنخواہ مسٹر عبد المجید صاحب قریشی ایم- اے)

مسٹر عبد المجید صاحب قریشی کی آخری ترقی ۱۵ جون سنہ ۱۹۱۳ ع کو ہوئی تھی جسے اب دو برس ہوگئے - اس لیئے پرنسپل صاحب بموجب اسکیم درجہ بندی کے اُن کی تنخواہ میں ۲۵ روپے ماہوار ترقی ۱۶ جون سنہ ۱۹۱۵ ع سے سفارش کرتے ہیں جو قابل منظوری ہی اُمید ہی کہ ترسٹی صاحبان اس کو منظور فرمائیں گے *

کیفیت نسبت مد دوم

(منظوری انتظامات انگلش ہوس)

مس ہیرس صاحبہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ انگلش ہاؤس نے آیندہ اپنے وطن میں سکونت پذیر ہونے کی غرض سے استعفا دیدیا اور سنڈیکیٹ نے منظور کرلیا — اس سلسلہ میں یہہ بحث پیش آئی کہ آیندہ لیڈی سپرنٹنڈنٹ کا عہدہ رکھا جائے یا نہیں ؛ نیز اس مسئلہ پر بھی غور ہوا کہ انگلش ہاؤس قایم رکھا جائے یا نہیں اور اگر قایم رکھا جاوے تو اُس میں کسی اصلاح کی ضرورت ہی یا نہیں — تمام کاغذات (جن میں انگلش ہاؤس کے قیام کی ضرورت ؛ اُس کے فوائد اور تقسیم کام وغیرہ کی تفصیلات درج تھیں) لوکل ترسٹی صاحبان میں گشت کرائے گئے اور اُن کی رائیں حاصل کرکے سنڈیکیٹ منعقد ۱۸ اپریل میں پیش کیئے گئے- ان تمام اُمور پر غور کرنے کے بعد سنڈیکیٹ نے جو تجویز کی وہ ذیل میں درج کی جاتی ہی :—

انتخاب روئداد سنڈیکیٹ نمبر (۳۵) رزولیوشن نمبر (۹)

(الف) . " ایک کوالی فائڈ یورپین لیڈي سپرنٹنڈنٹ کا انگلش
ھاؤس کا انچارج رھنا بہت ضروري ھی اور وہ ولایت
سے بلائي جائے- زاد راہ دیا جائے اور سو پونڈ سالانہ (یعني
۱۲۵ روپے ماھوار) تنخواہ علاوہ مکان و خوراک کے دي
جائے اور رخصتوں وغیرہ کے بارہ میں انگلش اسٹاف کے مطابق
ان کے حقوق ھوں — ایجوکیشن ممبر صاحب اور پرنسپل
صاحب اس کي بابت ولایت کے اخبارات میں اشتہار دیں
اور درخواستیں منگوائیں اور آنریري سکرتري صاحب و
پرنسپل صاحب و ممبر صاحب تعلیمات کے مشورہ سے انتخاب
عمل میں آئے " *

(ب) ایندہ ھیڈماسٹر صاحب بجائے ھوس ماسٹر کے انگلش
ھوس پراکٹر سمجھے جائیں اور اُن کو ۳۰ روپے ماھوار
الاونس اور مکان مفت دیا جائے بشرطیکہ وہ انگلش ھوس
میں قیام پذیر رھیں یہہ جدید انتظام لیڈي سپرنٹنڈنٹ کے
تقرر کے بعد عمل میں آئے اور انگلش ھوس پراکٹر کے
فرایض آنریري سکرتري صاحب و ممبر صاحب تعلیمات
و پرنسپل صاحب تجویز کرکے اُن کو مطلع کرینگے " *

(ج) " سب پراکٹر صاحب بحالت موجودہ کام کرتے رھیں " *
جو تجویز سنڈیکیٹ کي اوپر درج ھوئي اُس کے سلسلہ
میں یہہ اور التماس ھی کہ اب سے قریب دس سال
بیشتر ڈاکٹر ضیاالدین احمد صاحب کي تحریک پر کنڈرگارٹن
کے طریقہ تعلیم کے متعلق کئي ھزار روپیہ کا سامان خریدا
گیا تھا اور وہ سامان کالج میں موجود ھی مگر اُس سامان
سے کوئي عملي فائدہ نہیں اُٹھایا گیا اور نہ اب اٹھایا جاتا ھی
اور یہہ قیمتي سامان بے کار پڑا ھوا ھی — غالباً اس کا
سب سے بڑا سبب یہہ ھی کہ اس طریقہ تعلیم کے مطابق
سکھانے والے معلم یا معلمہ کمیاب ھیں — انگلش ھاؤس

میں چونکہ اب جدید انتظام تجویز ہی اور ایک جدید
کوالیفائڈ لیڈی سپرنٹنڈنٹ کا ولایت سے طلب کیا جانا طے
ہوچکا ہی اس لئے میری تجویز ہی کہ انگلش ہوس میں
ایک کنڈرگارٹن کلاس بھی کھولدی ہی جس میں صرف وہ
کم عمر بچے شریک کئے جائیں جنہوں نے داخلہ کے وقت تک
کسی قسم کی تعلیم گھر پر نہ پائی ہو — اگر جدید لیڈی
سپرنٹنڈنٹ اس طریقہ تعلیم سے واقف ہوں تو بغیر کسی جدید
مصارف کے سامان موجودہ بھی کام آجائیگا اور کنڈرگارٹن کا طریقہ
انگلش ہاؤس میں جاری ہوجائیگا — ہمارے اسکول میں
باوں ہمہ شہرت و عظمت و وسعت کنڈر گارٹن کا طریقہ اب
تک مروج نہونا قابل افسوس کمی ہی جس کو کسی
نہ کسی طرح پورا کرنا چاہئے اگر لیڈی سپرنٹنڈنٹ بوجہ
عدم واقفیت یا عدیم الفرصتی اس کام کو اپنے ذمہ قبول
نہ کریں تو بھی ہوس ماسٹر کی تنخواہ کی معمولی بچت
سے ہم بہ آسانی ایک نئے ٹرینڈ کنڈر گارٹن معلم یا معلمہ کا
بندوبست کرسکتے ہیں اور اگر یہ طریقہ تعلیم کامیاب و
مقبول ہوا (اور کوئی وجہ نہیں کہ نہ ہو) تو تعجب نہیں کہ
اس کلاس کی بدولت انگلش ہوس کے طلبا کی تعداد
میں اضافہ ہوجاوے اور اضافہ فیس کی وجہ سے یہ کلاس
سیلف سپورٹنگ ہوجاوے (یعنی اپنے مصارف کے بار کا خود
متحمل ہوجائے) کنڈر گارٹن کے طریقہ تعلیم کا اجرا ضرور قابل
آزمائش ہی اور اُس کی آزمائش کا بہترین موقعہ انگلش
ہوس ہی اور اس تجویز کی تعمیل میں نہ کالج کے بجٹ
پر کچھہ بار پڑتا ہی، نہ اسکول ہوس کے بجٹ پر کچھہ
بار پڑتا ہی، نہ انگلش ہوس کے موجودہ بجٹ میں کوئی
اضافہ ہوتا ہی — بلکہ انگلش ہوس کے خرچ میں جو
تخفیف تجویز ہوئی ہی اُس کا صرف ایک جز اس کام
میں آئیگا اور اس سے جو فائدہ مترتب ہوگا اس خرچ کے مقابلہ
میں یقیناً بہت زیادہ ہوگا — اور اگر مجوزہ کنڈر گارٹن کلاس
کی توسیع مفید ثابت ہوئی تو ظاہر وارڈ کے لڑکے (جو عموماً

بہت خورد سال ہوتے ہیں) اس میں بہ ادائے فیس شریک ہوسکینگے — اُمید ہی کہ ترسٹی صاحبان انگلش ہوس کے مجوزہ بالا انتظام کو معہ تجویز اجراے طریقہ تندر گارتن منظور فرمائینگے *

کیفیت نسبت مد سوم

(اجرائے شرح رعایتی برائے طلبائے غیر مستطیع)

کالج کو طلباء کے لیئے دلچسپ اور مرکز کشش بنانے کی غرض سے اُصولاً طلباء کے آرام و آسائش کا شروع سے بہت زیادہ خیال ہمارے کالج میں رکھا گیا ہی — اس لیئے کالج کے مصارف زیادہ ہیں - یہاں تک کہ ایک سو روپے ماہوار آمدنی رکھنے والا مسلمان (گو اس حیثیت کے مسلمان نسبتاً بہت کم ہیں) بدقت صرف ایک لڑکے کو ہمارے کالج میں تعلیم دلا سکتا ہی — کالج کے اوسط مصارف فی طالب علم ۲۲ روپے ماہوار اور اسکول کے مصارف (ناشتہ اور پاکٹ منی شامل کرکے) اس سے بھی کچھہ زیادہ ہیں — بڑے بڑے قصبوں اور شہروں میں ایسے مسلمانوں کی تعداد جو اس صرف کو برداشت کرسکیں جس نسبت سے پائی جاتی ہی وہ ترسٹی صاحبان سے پوشیدہ نہیں ہی *

کالج نے ہمیشہ اپنی قومی ضروریات کا خیال پیش نظر رکھکر مصارف تعلیم میں تغیر و تبدل کیا ہی — آغاز کالج میں بھی بورڈنگ ہوس کے بلحاظ مستطیع اور غیر مستطیع طلباء کے تین درجے تھے — اول ، دوم ، سوم — مگر جدا جدا انتظام کی مشکلات کی وجہ سے درجہ سوم توڑ کر صرف دو درجے رہے - لیکن سر سید ہی کے زمانہ میں بعض خاص وجوہ سے دوم درجہ توڑ کر صرف ایک درجہ رہ گیا تھا — لیکن اس مساوی شرح کا نتیجہ یہہ ہوا کہ مصارف کی زیادتی سے طلباء کی تعداد کم ہو گئی اور درجہ دوم ضرورتاً پھر شروع کیا گیا جو نواب وقارالملک بہادر کے عہد تک برابر قایم رہا — رعایتی شرح والے دن کا کھانا بوجہ مختلف ہونے کے اول درجہ والوں سے علیحدہ کھاتے تھے مگر شام کا کھانا یکساں ہوتا تھا اور اُن دونوں درجہ کے طلباء ایک ساتھہ ملکر کھاتے تھے — نواب وقارالملک بہادر کے عہد میں طلباء کی یہہ تفریق مستطیع اور غیر مستطیع کی نا پسندیدہ سمجھی گئی اور مساوات قایم کرنے

کے خیال سے پھر دوم درجہ توڑ کر ایک ھی درجہ باقی رکھا گیا جو اس وقت تک قایم ھی — مگر چونکہ قدرت نے دنیا میں مستطیع اور غیر مستطیع کی تفریق فی الواقع رکھی ھی اس لیئے اس کی اصلاح اس طرح کی گئی کہ درجہ دوم توڑنے سے غیر مستطیع طلباء پر زائد خرچ کا جو بار پڑا اُس کو ھلکا کرنے کی غرض سے قرض حسنہ سے طلباء کی امداد کے طریقہ کو زیادہ رواج دیا گیا — اور گذشتہ سالوں میں ۲۵ ھزار روپیہ سالانہ کے اوسط سے غیر مستطیع طلباء کوقرض حسنہ دیا گیا جس کا انجام یہہ ھوا کہ ڈیوٹی فنڈ کا سرمایہ سب کام آگیا اور اب کہ مختلف اسباب سے چندہ قریب قریب مسدود ھی لہذا قدیم ضرورت اب از سرنوپھر پیش آگئی ھی اور غیر مستطیع طلباء کی تعلیم کی فکر درپیش ھی *

اب صرف دو صورتیں ھیں یا تو قرض حسنہ دینے کے لیئے کافی روپیہ پاس ھو ، اور یہہ امر اختیاری نہیں ھی - یا دیرینہ رعائتی شرح کے طریقہ کو از سرنو قایم کیا جائے - ورنہ محض اس فرضی خیال پر کہ غیر مستطیع اور مستطیع طلباء کالج میں داخل ھونے کے بعد سب برابر ھوجاتے ھیں ، قوم کے حقیقی نفع کو قربان کرنا اور قوم کے بے شمار بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا کوئی کسی ھوش بھی پسند نہ کرے گا —اگر رعایتی شرح قایم نہ ھوئی (اور ڈیوٹی فنڈ میں قرض حسنہ کی اب بہت ھی کم گنجائش ھی اور آیندہ سال اتنی بھی توقع نہیں ھی) تو اُس کا بدیہی نتیجہ یہہ ھونے والا ھی کہ غیر مستطیع طلباء کا کالج میں داخلہ رک جائے گا اور طلبائے کالج کی تعداد گرجائے گی - اس موقع پر یہہ بھی ظاھر کردینا مناسب ھی کہ قرض حسنہ اس اُصول پر جاری ھوا تھا کہ امدادی وظائف سے خودداری اور اپنے مصارف خود برداشت کرنے اور کسی سے امداد نہ طلب کرنے کے اوصاف کم ھوجانے کا اندیشہ تھا - اس لیئے بجائے امداد محض کے قرض حسنہ دیا گیا - مگر میرے نزدیک بجائے اس کے کہ کسی شخص پر اُس کی برداشت سے زیادہ بوجھہ رکھا جائے اور کسی نہ کسی خارجی امداد سے اُس کو برداشت کرایا جائے یہہ زیادہ مفید معلوم ھوتا ھی کہ اُس بوجھہ ھی کو اُس قدر کم کردیا جائے کہ وہ خود بغیر کسی کی امداد کے بہ آسانی اُٹھا سکیں - اس سے وہ اوصاف جن کا قایم رکھنا منظور ھی زیادہ ترقی پذیر ھو سکتے ھیں

بہ نسبت کسی قسم کی امداد پہنچانے کے جس سے آیندہ ہمیشہ دوسروں کے دست نگر رہنے کا میلان پیدا ہوجاتا ہی - اور ساتھہ ہی ضبط نفس جیسے عمدہ خصائل نشو و نما پائینگے - اس لیئے میری رائے میں اس وقت جب کہ متعدد بورڈنگ هاؤس همارے پاس هیں ایک بورڈنگ هاؤس کو اُسی اُصول پر قایم رکھنا ضروری هی جو سرسید مرحوم نے اپنے زمانہ میں رڈیوسڈ کلاس کے نام سے قایم کیا تھا جس میں مصارف خوراک اور متفرق مصارف نسبتاً دیگر طلباء سے کم ہوتے تھے — پس میں تجویز کرتا ہوں کہ آیندہ کے لیئے کالج بورڈنگ هاؤسوں میں سے سید محمود کورٹ غیر مستطیع طلباء کے لیئے مخصوص کردیا جائے اور اس بورڈنگ هوس کے طلبا کے لیئے شرح مصارف اس قدر کم ہو کہ متوسط الحال مسلمان نسبتاً آسانی سے برداشت کرسکیں اور زیادتی مصارف اُن کے لیئے همت شکن ثابت نہ ہو — سید محمود کورٹ کا کرایہ اب بھی نسبتاً اور ہوسٹلوں سے کم ہی یعنی اس وقت فی طالب علم ایک روپیہ آٹھہ آنے شرح کرایہ ماہوار ہی — اس هوسٹل میں ۶۷ کمرے ہیں اور ہر کمرہ میں دو طالب علم رہتے ہیں — ضرورتاً بعض موقعوں پر تین تین طلبا بھی ایک کمرہ میں رہ چکے ہیں - اگر کرایہ بقدر آٹھہ آنے فی طالب علم کم کر کے ایک روپیہ ماہوار کر دیا جاوے اور ہر کمرہ میں تین طلبہ رکھے جائیں تو دو سو طلبہ کے قیام کا انتظام ہوسکتا ہی جو کالج کے پورے طلبہ کی تعداد کا چہارم سے کچھہ زیادہ حصہ ہی اور آمدنی کرایہ بھی مجموعی طور پر مساوی رهیگی - اس کفایت کے علاوہ میری تجویز ہی کہ ان طلبہ کی فیس معالجہ بجائے ایک روپیہ کے آٹھہ آنے ہو — کھیلوں کی فیس بجائے بارہ آنے کے چار آنے ہو — یونین کلب کا چندہ بجائے آٹھہ آنے کے چار آنے ہو - علی گڈہ منتھلی کی خریداری سے اُن کو مستثنیٰ رکہا جاوے - ملازمین بورڈنگ کی فیس بجائے دو روپیہ کے ایک روپیہ ان سے لیجاوے - اور کہانے کی فیس بجائے آٹھہ روپے کے اس وقت چھہ روپے ماہوار اور ارزانی کے زمانہ میں پانچ روپے ماہوار لیجاوے - شرح فیس تعلیم اب بھی چونکہ گورنمنٹ کی شرح سے کم ہی لہذا اُس میں مزید رعایت کی گنجایش نہیں *

مندرجہ ذیل نقشہ سے رعایتی فیسوں کی کیفیت بخوبی واضح ہوگی :—

کرایہ کمرہ بجائے	۱ روپیہ ۸ آنے	کے	۱ روپیہ
کہبل بجائے	۱۲ آنے	کے	۴ آنے
یوتین بجائے	۸ آنے	کے	۴ آنے
علی گدہ منتہلی بجائے	۴ آنے	کے	...
ملازمین بجائے	۲ روپیہ	کے	۱ روپیہ
کہانا بجائے	۸ روپے	کے	۶ روپے
فیس معالجہ بجائے	۱ روپیہ	کے	۸ آنے
فیس تعلیم بدرستور	۶روپے یا ۸روپے	کے	...
میزانکل	۲۰ روپے	اور میزانکل	۱۵ روپے

مندرجہ بالا رعایتی شرح سے پانچ روپے ماھوار کی کفایت نکل آئیگی اور بموجب قواعد یونیورسٹی دس فی صدی طلبہ کی فیس تعلیم بھی معاف اور نصف ھوسکیگی – اور ایسے طلبا کی فیس تعلیم جو اس ھوستل میں داخل کیئے جائیں گے قرض حسنہ کی مدد سے ادا کی جائے گی۔ اس طرح صرف آتھہ روپیہ ماھوار خرچ کرکے ایک غیر مستطیع طالب علم آسانی سے ھمارے کالج میں تعلیم حاصل کرسکے گا اور قرض حسنہ آیندہ سے اس ھوستل سے مخصوص ھوجائے گا – باقی ھوستل مستطیع طلباء کے لیئے مخصوص رھیں گے جن کو قرض حسنہ کی ضرورت نہ ھوگی*

اس تجویز کے منظور ھوجانے سے پبلک کا یہہ اعتراض بھی رفع ھوجائے گا کہ مدرسۃ العلوم علی گدہ میں صرف اُمرا کی تعلیم کا انتظام ھی، متوسط الحال اور ضرورت مند والدین کے لڑکوں کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا – اور منتظمین کالج کو اُس وقت قوم سے یہہ کہنے کا بھی حق ھوگا کہ ھم نے غیر مستطیع طلباء کی تعلیم پانے کا جو خرچ رکھا ھی وہ کم سے کم ھی جس سے زیادہ رعایتی شرح حصول تعلیم کی کسی دوسری جگہ ممکن ھی نہیں ھی – قرض حسنہ کے دینے میں اب جو دقتیں پیش آتی ھیں وہ بھی ایک حد تک رفع ھو جائینگی کیونکہ جو طلبہ اس غیر مستطیع طلبہ کے ھوستل میں رھنا اختیار کریں گے وھی اُس کے مستحق ھوں گے – علاوہ اُس کے جو مشکل قرض حسنہ کے واپسی کی کوششوں میں پیش آرھی ھی وہ بھی جاتی رھیگی اس لیئے کہ اب تقسیم کا دائرہ محدود ھو جائے گا — اور چونکہ مقدار فی طالب علم کم ھوگی لہذا وہ صحیح معنوں میں قرض حسنہ ھوگا – اگر کوئی طالب علم خوشی سے

واپس دے دیا ورنہ دیوٹی فنڈ کا جو اصلی مقصد طلبہ کی امداد ہی وہ بدرجہ اولیٰ پورا ہوگیا - اس موقع پرا میں یہہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جب سے میں نے کالج کا چارج لیا ہی اُس وقت سے برابر قرض حسنہ کے وصول کی کوشش کا سلسلہ جاری رکھا ہی - مگر ایک لاکھ سے زیادہ رقم کے منجملہ چند سو سے زیادہ وصول نہو سکا - میرے ذہن میں طلباے اسکول کے لیئے بھی اس قسم کے ایک ہوسٹل رعایتی شرح کی تجویز ہی - مگر کالج میں اُس تجویز کا تجربہ کرنے کے بعد اس تو پیش کرنا مناسب سمجھتا ہوں - اُمید ہی کہ ترسٹی صاحبان نہایت غور سے اس تجویز کو ملاحظہ فرمائینگے *

کیفیت قسمت مد چہارم

(تجویز علیحدگی آئس مشین)

ایک آئس مشین کا انجن عرصہ ہوا کہ آنریبل سر راجہ صاحب بہادر محمود آباد نے کالج کو مرحمت فرمایا تھا - یہہ انجن کالج کے صیغہ تعمیرات میں بے کار رکھا ہوا ہی اور کسی کام میں نہیں چل سکا - لہذا ترسٹی صاحبان اس کی علیحدگی منظور فرمالیں تو موجودہ حالت میں بے کار پڑے رہنے سے بہتر ہوگا اور اس کے معاوضہ میں جو رقم وصول ہوگی وہ کالج کی کسی اور مفید غرض کی تکمیل میں صرف ہوسکے گی اور اس طرح مخیر معطی صاحب کا منشا بھی پورا ہوجائیگا *

کیفیت قسمت مد پنجم

(منظوری کمیٹی ہاے جدید مدبران تعلیم مذہبی سنی و شیعہ و قواعد منظور کردہ سنڈیکیٹ منعقدہ یکم مارچ سنہ 1915 ع)

اس مد کی بابت سنڈیکیٹ منعقدہ ۲۱ فروری و یکم مارچ میں کافی غور و تبادلہ خیالات اور مبسوط بحث کے بعد جو رزولیوشن پاس ہوئے ہیں اُن کی نقل بامید منظوری ذیل میں درج کی جاتی ہی *

" آنریری سکرتری صاحب نے بیان کیا کہ بجٹ میٹنگ منعقدہ ۲۵ و ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۱۴ع میں شیعہ پمفلٹ کے سلسلہ میں رزولیوشن نمبر ۳۸ پاس ہوا تھا کہ وہ کمیٹی ہاے دینیات سنی و شیعہ جو چند سال سے باقی نہیں رہی ہیں اُن کو از سر نو زندہ کیا جاے اور اُن کے ممبر مقرر کرنے کے لیئے یہہ معاملہ سنڈیکیٹ میں پیش ہو - چنانچہ

اس کے مطابق ۸ نومبر سنہ ۱۹۱۴ع کے سنڈیکیٹ میں یہہ معاملہ پیش ہوکر ملتوي هوا اور آج پھر پیش کیا جاتا هی- بعد بحث کے قرار پایا کہ :-

کمیٹي هاے دینیات سني و شیعہ مقرر کي جاتي هیں اور اُن میں مندرجہ ذیل حضرات ممبر مقرر کیئے جاتے هیں :

کمیٹي مدبران تعلیم مذهب اهل سنت و جماعت

(۱) مولوي محمد حبیب الرحمن خاں صاحب سکرتري *
(۲) حاجي محمد صالح خان صاحب ترسٹي *
(۳) مولوي محمد بدرالحسن صاحب ترسٹي *
(۴) مولوي سید طفیل احمد صاحب ترسٹي *
(۵) مولوي محمد عبدالله صاحب ناظم دینیات *
(۶) مولوي محمد امانت الله صاحب *
(۷) سید عبدالباقي صاحب رجسترار *
(۸) مولوي سید سلیمان اشرف صاحب *
(۹) مولوي رشید احمد صاحب *
(۱۰) مولوي حاجي محمد یونس خاں صاحب *
(۱۱) مولوي محمد عثمان صاحب قاضي *
(۱۲) مولوي محمد عبیدالله صاحب ناظم مدرسہ نظارة المعارف دهلي *
(۱۳) مولوي سعید احمد صاحب فاروقي *
(۱۴) شمس العلما مولوي خلیل احمد صاحب *

ممبران کمیٹي مدبران تعلیم مذهب شیعہ اثنا عشریہ

(۱) میجر سید حسن صاحب بلگرامي سکرتري *
(۲) نواب نصیر حسین خاں صاحب "خیال"
(۳) میر عاشق علي صاحب
(۴) آنریبل نواب فتح علي خاں صاحب
(۵) سید نثار حسین صاحب
(۶) آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب
(۷) آنریبل سید رضا علي صاحب

(نمبر ۲ تا ۷: ترسٹیان)

(۸) سید اعجاز حسین صاحب *
(۹) شمس العلما مولوی عباس حسین صاحب
(۱۰) مولوی زندہ علی صاحب
(۱۱) سید محمد حسین صاحب شوق
(۱۲) خان صاحب میر ولایت حسین صاحب

" آنریری سکرتری صاحب کالج نے وہ رپورٹ اور تجاویز متعلق پابندی نماز اور تعلیم دینیات پیش کیں جو اُنھوں نے بمشورہ سکرتری صاحب دینیات و ناظم صاحب دینیات و پرنسپل صاحب وغیرہ مرتب فرمائی تھیں اور اُس پر مندرجہ ذیل تجویزات منظور کی گئیں :-

نماز

۱- نماز اسلام کا بڑا رکن ہی جس کی نسبت صحیح روایات میں وارد ہوا ہی کہ مسلم اور غیر مسلم میں نماز کا فرق ہی اِس پر سب سے زیادہ توجہ کی جائے *

۲- پانچوں وقت کی جماعت میں شریک جماعت ہونا سب کے لیئے ضروری ہی — اور جو طلبا غیر حاضر ہونگے اُن پر جرمانہ ہوگا اور جن طالب علموں کی غیر حاضری کی مجموعی تعداد پچاس فی صدی سے زیادہ (یعنی اُن ایام کی نمازوں کی تعداد کے نصف سے زیادہ ہوگی جن میں کہ وہ کالج و بورڈنگ ہوس میں موجود رہے ہیں) تو وہ سالانہ امتحانوں میں شریک نہ ہو سکیں گے — اور نہ یونیورسٹی امتحانوں میں بھیجے جائیں گے - اور جرمانہ بدستور قایم رہا جائے گا — یہہ ممکن ہی کہ کھیلوں و میچوں وغیرہ کے موقعہ پر فیلڈ میں جائے نماز بچھاکر وھیں نماز ہوا کرے — مگر جماعت کی نماز ضروری ہی - نماز کی غیر حاضری پر جو سزا جرمانہ کی دیجائے اُس کی اطلاع فوراً طالب علم کو ہونی چاہیئے تاکہ آیندہ کے لیئے تنبیہ ہو — امتحانوں کی شرکت سے روکنے کے متعلق سکرتری صاحب دینیات ایسے غیر حاضر طلبا کے ناموں کی فہرست بناکر معہ اپنی رائے کے آنریری سکرتری صاحب کالج کے پاس اپنی رپورٹ بھجدینگے جو بمشورہ پرنسپل صاحب کالج مناسب اور ضروری کارروائی کریں گے اور ضرورت ہوئی تو سنڈیکیٹ میں پیش کریں گے *

۳- حاضری نماز ہر نماز کے وقت لکھی جائے اور اُسی وقت سیاہی

سے میزانیں لکھ کر امام صاحب کے دستخط کرائے جایا کریں اور رجسٹر نماز ہر بورڈنگ ہاؤس کا اُس کے امام کی تحویل میں رہنا چاہیئے اور یہہ رجسٹر حاضری سنڈیکیٹ کے اجلاس میں پیش ہوا کریں *

۴ — پریر مانیٹر وہ ہی طلبہ مقرر کیئے جائیں جو خود نماز کے پابند ہوں — اُس کے لیئے موزوں طلبا کو ناظم صاحب دینیات نامزد کریں گے اور آخری منظوری پرنسپل صاحب سے متعلق ہوگی — اور جو مانیٹر نماز عمدہ طور پر اپنا فرض منصبی انجام دیں اُن کو خاص طور پر انعام دیا جائے جو باعث امتیاز ہو *

۵ — ٹیوٹر دینیات ہمیشہ علماے متعلقین کالج میں سے کوئی شخص ہونا چاہیئے اور اس وقت مولانا سید عبدالحق صاحب حقی بغدادی اس کام پر متعین کیئے جاتے ہیں — آنریری سکرٹری صاحب ضرور بندوبست کردیں کہ وہ اپنا کام اپریل آیندہ سے شروع کرسکیں *

فرایض ٹیوٹر دینیات

مختلف اوقات پر کالج کے مختلف بورڈنگ ہوسوں میں جا کر حاضری نماز کا معائنہ کریں — نماز میں شریک ہوں — موذنوں اور اماموں کے کاموں کی نگرانی کریں — عام کھیلوں اور میچوں کے وقت اگر نماز کا وقت ہوجاے تو میدان کھیل میں جا نماز بچھاکر نماز جماعت کا انتظام کریں *

حاضری کی میزانیں دیکھکر تصدیق کریں اور معائنہ تحریر کریں اور جو امور اصلاح طلب ہوں اُن پر آنریری سکرٹری صاحب اور پرنسپل صاحب کو توجہ دلائیں اور ہر ماہ کے آخر میں ہر سائڈ کے متعلق صحیح نقشہ حاضری و غیر حاضری طلباے کالج کا تیار کراکر بعد جانچ ٹیوٹر صاحب کے پرنسپل صاحب کی خدمت میں بھیجا جائے — اور آنریری سکرٹری صاحب شیعہ دینیات اُن کے کام کی نگرانی کرینگے — شیعہ طلبا کی نمازوں کی نگرانی کے متعلق بھی قواعد بالا کا عملدرآمد بمشورہ شمس العلما مولانا عباس حسین صاحب پروفیسر عربی و ناظم دینیات شیعہ و میجر سید حسن صاحب بلگرامی سکرٹری کمیٹی دینیات شیعہ کے ہوگا — مگر ٹیوٹر صاحب اُن کی نمازوں کے نگران نہوں گے بلکہ وہ صاحب ہوں گے جن کے متعلق شیعہ دینیات کمیٹی یہہ کام کرے اور اُن کی نگرانی حسب اصول مصرحہ بالا کے عمل میں لائینگے *

۶ — تعلیم دینیات کے متعلق حسب ذیل انتظامات منظور کیئے جاتے ہیں :

(۱) شرکت امتحانات سالانہ و یونیورسٹي کے لیئے ۷۵ فیصدي حاضري دینیات کلاس کي جو بموجب قواعد جاریہ ضروري هی پرنسپل صاحب کو اس پر توجہ دلائي جاے کہ خاص طور پر اسکي پابندي کرائیں *

(۲) اول تو تعلیم دینیات کا وقت هي بہت کم هی؛ پھر اس کا بڑا حصہ حاضري میں صرف هوتا هی۔ اس لیئے مناسب معلوم هوتا هی کہ اٹنڈنس کلرک (جو پرنسپل آفس میں مقرر هی) وہ دینیات کي حاضري خاموشي کے ساتھہ طلبا کو نظر سے پہچان کرلیا کرے اور اُسي وقت حاضري کي میزانیں سیاهي سے لکھکر معلم صاحبان دینیات سے دستخط کرالیا کرے *

(۳) جس طرح دنیوي تعلیم کے متعلق غیر حاضري کي بابت جرمانہ وغیرہ هوتا هی ویسا هي دینیات کي تعلیم کے متعلق بھي هونا چاهیئے۔ اور پرنسپل صاحب آیندہ سے اُس پر خاص توجہ فرمائیں *

(۴) دینیات کي تعلیم کے لیئے وقت معینہ بہت کم هی۔ بجاے آدہ گھنٹہ کے ایک پیریڈ یعني ۴۰ منٹ روزانہ کیا جاے اور آنریري سکرٹري صاحب کالج کے نزدیک ضرورت هو تو سیکشن بنا دیئے جائیں تاکہ درجہ میں تعداد طلبا کم هو اور تعلیم بہتر هوسکے اور هر شخص هفتہ میں تین روز تعلیم پائے *

۷ — نصاب تعلیم بھي اصلاح طلب هی۔ اُس کي درستي کے لیئے دو سب کمیٹیاں سني و شیعہ حضرات کي (جن کے اسماے مبارک ذیل میں درج هیں) مقرر کي جاتي هیں اور اُس پر اُن کو توجہ دلائي جاتي هی کہ عبادت کي تعلیم اسکول میں ختم هوجاتي هی۔ کالج میں عقائد کو اور نیز اُن امور کو جو اسکول میں پڑھائے جاتے هیں دلائل سے ذهن نشین کرنے کي طرف بھي خاص خیال رکھا جاے اور کالج کے لیئے ایک مکمل اور کارآمد نصاب تجویز کیا جاے *

ممبران کمیٹي اهل سنت والجماعت

(۱) مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب سکرٹري دینیات کنوینر *
(۲) آنریري سکرٹري صاحب ایکس آفیشو *

(۳) انریری جائنٹ سکرٹری صاحب ایکس افشیو *
(۴) صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب *
(۵) مولوی خلیل احمد صاحب شمس‌العلما *
(۶) مولوی سید عبدالحق صاحب حقی *
(۷) مولانا سید سلیمان اشرف صاحب *
(۸) مولانا عبداللہ صاحب انصاری *
(۹) مولوی عبیداللہ صاحب نظارۃالمعارف *
(۱۰) مولوی سید عبدالباقی صاحب رجسترار *
(۱۱) مولوی محمد متقدی خاں صاحب شروانی *

ممبران کمیٹی شیعہ

(۱) میجر سید حسن صاحب بلگرامی کنوینر *
(۲) شمس العلما مولوی عباس حسین صاحب *
(۳) سید نثار حسین صاحب *
(۴) مولوی زندہ علی صاحب *
(۵) مولوی فدا حسین صاحب *
(۶) خواجہ غلام الحسنین صاحب *
(۷) مولوی محمد عوض صاحب شکار پوری *
(۸) مولانا احمد صاحب (بذریعہ ڈپٹی نثار حسین صاحب) *

ان کمیٹیوں سے درخواست کی جاتی ہی‌کہ وہ اس ضروری اور عمدہ‌کام کے اجرا میں دیر نکریں اور سکرٹری‌صاحبان کمیٹی وقتاً فوقتاً اپنی‌کارروائیوں کی اطلاع معرفت آنریری سکرٹری صاحب کالج سنڈیکیٹ کوبھی کریں *

۸ — شیعہ طلبا کے لیئے ایک پیش نماز ۲۵ روپے ماھوار کا بڑھایا جاوے جس کی تنخواہ صیغہ دینیات سے دی جاے — وہ نماز و قرآن شریف دونوں پڑھائینگے - اُن کا انتخاب میجر صاحب اور شمس العلما مولوی عباس حسین صاحب کرینگے *

۹ — ان دونوں کمیٹیوں سنی و شیعہ کے اختیارات و فرایض حسب ذیل ہوں گے ، جو قانون ٹرستیان کی‌دفعات ۸۴ تا ۸۷ سے ماخوذ ھیں:-

(۱) ٹرسٹیوں کی ماتحت دو اور کمیٹیاں ھوں گی ایک کا نام

کمیٹی مدبران تعلیم مذہب اهل سنت و جماعت اور دوسری کا نام کمیٹی مدبران تعلیم مذهب شیعه اثنا عشریه هوگا *

(۲) سني مذهب کي کمیٹي میں کوئي شخص بجز اُس کے جو سني مذهب رکھتا هو اور ان تمام مسائل کو تسلیم کرتا هو جو عام طور پر اهل سنت و جماعت میں مسلم هیں، ممبر نه هوگا *

(۳) شیعه مذهب کي کمیٹي میں کوئي شخص بجز اس کے جو شیعه مذهب رکھتا هو اور عموماً مسائل مذهب شیعه اثنا عشریه کو تسلیم کرتا هو، ممبر نه هوگا *

(۴) ان کمیٹیوں سے مندرجه ذیل کام متعلق هوں گے :—

(الف) مذهبي کتابوں کا قرار دینا جو مذهبي کورس تعلیم میں داخل کي جائیں — مگر مذهبي کورس کو ایسي معتدل مقدار پر قرار دینا ضرور هوگا جس سے دیگر علوم کي تعلیم میں هرج نه پڑے *

(ب) جن طالب علموں نے قرآن مجید نہیں پڑھا هی اُن کو قرآن مجید پڑھانے کي تدبیر کرنا *

(ج) اس بات کي نگراني کرنا که کتب مذهبي کي تعلیم باقاعده اور اُن کي مجوزه اسکیم کے مطابق هوتي هی یا نہیں *

(د) اس بات کي نگراني کرنا که بورڈنگ هوس میں تمام طالب علم اپنے اپنے مذهب کے مطابق نماز پنجگانه ادا کرتے هیں یا نہیں *

(ه) سني کمیٹي کے ممبروں کو بالتخصیص سني طالب علم کي نسبت اس بات کي کوشش کرنا اور اُس کے لیئے ضروري سامان مہیا کرنا که وه سب نماز جماعت سے ادا کریں *

(و) اس کمیٹي کے ممبروں کو رمضان شریف میں سني بورڈروں کے لیئے نماز تراویح ادا کرنے کا انتظام کرنا *

(ز) سني و شیعه دونوں کمیٹیوں کو سال میں دو اجلاس کرنا ضروري هوں گے اور یهه اجلاس سالانه اجلاس و بجٹ میٹنگ ٹرسٹیان سے پہلے هوا کریں تاکه جو اُمور منظوري کے قابل هوں وه ان اجلاسوں میں پیش هوسکیں *

(ح) اگر کسی کمیٹی کا اجلاس ایک سال تک نہ ہو تو وہ برخاست سمجھی جائےگی اور دوسری کمیٹی مقرر کی جاسکیگی *

(ط) جو ٹرسٹی صاحبان جلسہ ہاے کمیٹی کے وقت موجود ہوں وہ بطور ممبر کمیٹی کے شریک ہوسکیں گے اور ہر معاملہ پر راے دے سکیں گے *

کیفیت قسمت مد ششم

(شکریہ مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن بتقریب عطاے ۲۶ ہزار روپے)

جیسا کہ مد اول (بجٹ نوٹ) کے فقرہ ۶ میں بالتفصیل بیان کرچکا ہوں مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن نے اپنے اجلاس منعقدہ ۳ و ۴ اپریل سنہ 1915 ع میں عین ضرورت کے وقت ۲۶ ہزار روپے کالج کی امداد کے لیئے عطا فرماے جن کی وجہ سے اس سال کے بجٹ میں تخمینہ ہاے آمدنی و خرچ برابر ہوسکے اور کسی قسم کا ڈفسٹ نہیں رہا — اس لیئے میں تحریک کرتا ہوں کہ ٹرسٹیان کالج کی طرف سے اس بروقت قابل قدر امداد پر ایسوسی ایشن موصوف کا شکریہ ادا کیا جاے *

کیفیت قسمت مد ششم (الف)

صاحب زادہ افتاب احمد خان صاحب اور حاجی محمد موسی خاں صاحب سنڈیکیٹ کی ممبری سے مستعفی ہوچکے ہیں اور دونوں صاحبوں کی جگھہ خالی ہے - لہذا میں بتائید نواب خان بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب ان دونوں خالی جگھوں کو پر کرنے کی غرض سے خان بہادر شیخ وحید الدین صاحب و مولوی بشیر الدین صاحب ایڈیٹر البشیر کے اسماء گرامی بغرض منظوری پیش کرتا ہوں - دونوں حضرات علی گڈہ سے قریب ہیں - اور کالج کے معاملات سے جوگہری دلچسپی دونوں صاحبوں کو ہی اُس کی وجہ سے وقتاً فوقتاً کالج میں تشریف لاتے رہتے ہیں - چونکہ دونوں حضرات عملی تجربہ کے لحاظ سے قومی تعلیم کے مراحل سے پورے طور پر واقف ہیں لہذا دونوں صاحبوں کی شرکت اور مشوروں سے سنڈیکیٹ کی کارروائیوں کو بہت کچھہ تقویت پہونچنے کی اُمید ہی *

کیفیت قسمت مد ہفتم

(پروفیسری کالج پر نئے تقررات زیادہ سے زیادہ سنہ ۱۹۲۰ ع تک کے لیئے کی جائیں)

یہہ رزولیوشن مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کی طرف سے موصول

هوا هی اُس کي جو عبارت دفتر ايسوسي ايشن موصوف سے تحرير هوکر آئي هی ذيل ميں درج هی:- "مسٹر محمد علي صاحب نے تجويز پيش کي که (۱) يونيورسٹي فنڈ کا بهترين اور سب سے زيادہ اهم مصرف ايسوسي ايشن اس کو سمجهتي هی که کالج کے پانچ سال کي ترقي کو مد نظر رکهکر عهدہ پروفيسري پر نئے تقرروں کا جو اندازہ کيا جاوے اُس کے مطابق هندوستان کے مسلمانوں ميں سے بهترين اُميدوار پيش کرکے اُنهيں معقول وظيفه بيروني مالک ميں تکميل تعليم اور حصول فن تعليم کي غرض سے عطا کرے تاکه کاميابي اور واپسي پر اُن کا تقرر کالج ميں اور بعد تکميل يونيورسٹي ميں عهدہ پروفيسري پر کيا جاسکے (۲) نيز ايسوسي ايشن ٹرسٹيان کالج سے درخواست کرتي هی که آيندہ عهدہ پروفيسري کالج پر نئے تقررات زيادہ سے زيادہ سنه ۱۹۲۰ ع تک کے ليئے کيئے جائيں" *

نوٹ آنريري سکرٹري:

هم سب کي متفقه يهي خواهش هی که کالج ميں اعلی تعليم يافته مسلمانوں کو جهاں تک ممکن هی جگه دينے کا بندوبست کيا جاوے- چنانچه ڈاکٹر ضياءالدين احمد صاحب، ڈاکٹر ولي محمد صاحب، مسٹر فضل الرحمن صاحب اسي اُصول کے مطابق کالج اسٹاف کے يوروپين گريڈ ميں داخل هيں مسٹر کريم حيدر صاحب اب تک يورپ ميں زير تعليم هيں اور اُميد هی که واپسي پر اُن کو کالج ميں جگهه مل جائيگي — اس کے علاوہ اُن طلباء کي بهي وظائف سے کالج امداد کرتا هی جن کو يورپ جاکر عربي کي تکميل کے ليئے گورنمنٹ سے وظيفه ملتا هی — مگر وہ سرکاري وظيفه طلباء کي ضرورت کے ليئے کافي نهيں هوتا اس ليئے کالج سے مدد کي ضرورت هوتي هی- ان حضرات سے يهه معاهدہ هوتا هی که اگر گورنمنٹ اُن کو کوئي عهدہ نه دے سکے تو سب سے پهلے بشرط ضرورت اُن کي خدمات حاصل کرنے کا کالج کو حق هوگا- غرض منتظمين کالج هميشه سے اس اُصول کے پابند رهے هيں که کالج اسٹاف ميں حتي المقدور اعلی تعليم يافته مسلمانوں کو جگه دي جاوے- مگر يهه قيد لگانا که آيندہ جو يورپين پروفيسر کالج ميں مقرر هوں اُن کا تقرر صرف سنه ۱۹۲۰ ع تک کے ليئے کيا جائے کالج کے انتظام ميں مشکلات کا باعث هوگا اور يهه تحريک اغراض کالج کے منافي ثابت هوگي کيونکه جديد تقررات کے وقت اُميدواروں سے صاف صاف کهنا پڑے گا که تقرر عارضي هی اور عارضي تقرر کے ليئے لايق پروفيسروں کي خدمات ميسر آنا بهت هي مشکل هی — صرف تين چار برس کے ليئے کوئي قابل انگريز انگلستان سے هندوستان آنے کے ليئے مشکل سے آمادہ هوسکتا هی — ايسي صورت ميں صرف وهي لوگ هندوستان آنے پر آمادہ هوں گے جن کے

لیئے ولایت میں کوئي مستقل تھکانا نہیں- اور ظاهر هی که ایسے لوگوں کا تقرر کالج کے حق میں کسي طرح نفع بخش نہیں هوسکتا *

قطع نظر اس نیے هم کوا‌هي یہه معلوم نہیں که یونیورسٹي ایسوسي‌ایشن کتنے طلبا کو هر سال یورپ بھیجا کریگي اور بھیجنے کے بعد کتنے طلبا فارغ‌التحصیل هوکر سالانه واپس آیا کریں گے اور ایا کالج میں اتني گنجایش هوگي یا نہیں که جتنے طلبا واپس آئیں اُن سب کو ملازمت دیجاے - جب تک پہلے سے یہه تخمینه نہوجاے که کالج کي ملازمت کے لیئے هر سال کتنے تازه آمیدوار هوا کرینگے اور کالج میں کتني جگه هر سال خالي هوا کریں گي ترستیان کالج کس قاعده سے ایسي پابندي اپنے اوپر عاید کرسکتے هیں جس کا پورا کرنا اُن کے اختیار سے باهر هو — هاں منتظمین کالج یہه اطمینان دلاسکتے هیں که کالج میں جهانتک گنجائش اور ضرورت هوگي وه ضرور اول اُن طلباے فارغ‌التحصیل کي خدمات سے مستفید هونے کا انتظام کریں گے جو بیروني ممالک سے تعلیم پاکر واپس آئینگے - یہه خود یونیورسٹي ایسوسي ایشن کا کام هی که وه منتظمین کالج سے تحقیق کرکے صرف اس قدر طلبا کو اور ایسے مضامین کي تعلیم کے لیئے بیروني ممالک میں بھیجے جن کي قریب زمانه میں کالج کو ضرورت پیش آنیوالي هو اور ایسي صورت میں کالج خاص طور پر ایسے مضامین کي تعلیم کا کالج میں عارضي انتظام کرسکتا هی — مگر غیر معین طور پر یہه پابندي قبول کرنا که اب جس قدر جدید تقررات هوں وه عارضي هوں کالج کے نفع اور شہرت کو نقصان پهونچانے کا سبب هوگا — جلسه یونیورسٹي ایسوسي ایشن میں بھي یہه بحث پیش آئي تھي که ملک میں بہت سے قابل مسلمان ایسے ملینگے جو صرف اعلی تعلیم کا موقعه پانیکو شکر گزاري سے قبول کریں گے اور اس پر مصر نه هوں گے که اگر اُن کو وظیفه دیکر ولایت بھیجا جائے تو واپسي پر اُن کي ملازمت کي بھي ضمانت کرائي جائے — قوم میں بہت سے اعلی تعلیم یافته مسلمانوں کا اضافه بجائے خود نفع کا باعث هوگا جو تعلیم یافته لوگ قوم کے حق میں مفید هونگے وه جہاں کہیں بھي هونگے قومي ترقي کے معاون هونگے — یہه ضروري نہیں هی که ایسے لوگوں کے کالج میں بھرتي هوئے بغیر کوئي نفع نه هوگا — میرا تو یہه خیال هی که ولایت سے تعلیم پاکر اگر بہت سے مسلمان گورنمنٹ کے سررشته تعلیم اور سرکاري یونیورسٹیوں میں جگه پائیں تو همارے نفع کا احاطه بہت زیاده وسیع هوسکتا هی — سرکاري

یونیورسٹیوں اور سرکاری سرشتہ تعلیم میں مسلمانوں کی قلت سے جو نقصان ہماری قوم کو پہنچ رہا ہی اُس کا اندازہ کرنا بہت مشکل ہی *

یہہ امر بھی قابل غور ہی کہ اگر ایسوسی ایشن نے ایک سے زیادہ طلباء تحصیل و تکمیل علم کے لیئے ولایت بھیجے تو ۱۹۲۰ تک کے طالب علم فارغ التحصیل ہوکر واپس آجائینگے اور اُس وقت کالج میں کتنی پروفیسریاں خالی ہونگی اگر موجودہ پروفیسر اپنے عہدوں پر برقرار رہے تو سر دست ایک جگہ اتفاق سے شاید اُس وقت تک خالی ہوجائے تو ہوجائے — ایسی صورت میں باقی کامیاب طلبہ کا کیا ہوگا - البتہ اگر ایسوسی ایشن مصارف کی خود ذمہ داری لیکر ایڈیشنل پروفیسر مقرر کردے تو ظاہر ہی کہ ملتظمین کالج کو کوئی عذر نہیں ہوسکتا اور ایسی صورت میں کسی شرط کی بھی ضرورت نہیں ورنہ ترسٹی صاحبان کس طرح اپنے کو ایسی قید کا پابند کر سکتے ہیں - اُصولاً جہاں تک اس رزولیوشن کا منشاء ہی کہ ولایت کے تعلیم یافتہ مسلمان طلباء کو جگہ دی جائے اس سے مجھے پورا اتفاق ہی- مگر دوسرے جزو سے بوجوہ بالا اختلاف کرنا کالج کی ضروریات کے لحاظ سے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں *

کیفیت نسبت مد ششم

(جدید ہسٹری چیر جو کالج میں قایم ہوئی ہی اُس کا نام قاسم علی جیراج بہائی پروفیسر آف ہسٹری ہوگا) *

یہہ رزولیوشن بھی یونیورسٹی ایسوسی ایشن کی تجویز پر مبنی ہی- سیٹھہ قاسم علی جیراج بہائی صاحب نے یونیورسٹی کے چندہ میں ایک لاکھہ پچیس ہزار روپیہ اس شرط پر مرحمت فرمایا تہا کہ اس رقم سے مسلم یونیورسٹی میں ایک تاریخ کی چیر جو اُن کے نام سے موسوم ہو قایم کی جاوے چونکہ قیام مسلم یونیورسٹی میں تاخیر ہوئی اس فیاض معطی کی یہہ خواہش ہوئی کہ مسلم یونیورسٹی قایم ہونے تک اُن کے عطیہ کی رقم کا منافعہ شہر بمبئی کے ضرورت مند مسلمان طلبا کو وظائف کی صورت میں بہیجدیا جایا کرے — جلسہ نے طے کیا کہ مسلم یونیورسٹی فنڈ کے معطی صاحبان میں سے کوئی بھی مجاز نہیں ہی کہ اپنا عطا کیا ہوا چندہ واپس طلب کریں یا فنڈ کے منافعہ کے مصرف کے متعلق ایسوسی ایشن کو کوئی ہدایت دیں - نیز طے ہوا کہ تکمیل یونیورسٹی اسکیم کی غرض سے کالج میں حال ہی میں ہسٹری کی ایک

جدید چیر قایم هوئي هی، لهذا ترسٹي صاحبان کالج سے یهه ایسوسی ایشن سفارش کرتي هی، که چونکه کالج کي یهه توسیع حصول اغراض مسلم یونیورسٹي اسکیم کي وجه سے عمل میں آئي هی لهذا مناسب هی که سیٹهه قاسم علي جیراج بهائي کي شرط پورا کرنے کي غرض سے اس چیر کا نام " دي قاسم علي جیراج بهائي پروفیسر اف هسٹري " رکها جائے اور سیٹهه صاحب کو جواب میں اس فیصله کي اطلاع دیتے وقت یهه بهي تحریر کردیا جاوے که حسن اتفاق سے اس چیر کے لیئے ایک یورپ کے تعلیم یافته مسلمان پروفیسر کا تقرر عمل میں آیا هی — جلسه نے اس امر کي صراحت کردي که چونکه سیٹهه صاحب موصوف کا عطیه شروع هي سے اسي شرط سے مشروط تها اور اُن کي اس شرط کا پورا کیا جانا لازمي امر تها صرف اس لیئے ایسوسي ایشن کي طرف سے یهه کارروائي عمل میں آئي " *

چونکه ایک فیاض معطي سے جو وعده چنده اپنے وقت کیا گیا تها اُس کا ایفا کرنا ضروري هی اس لیئے میں سفارش کرتا هوں که مولوي فضل الرحمان صاحب پروفیسر هسٹري کا عهده جن کا تقرر چند ماه هوئے عمل میں آیا هی یونیورسٹي ایسوسي ایشن کي تجویز کے مطابق " دي قاسم علي جیراج بهائي پروفیسر آف هسٹري کے نام سے موسوم کیا جائے اس چیر کے قیام کے مصارف یونیورسٹي ایسوسي ایشن نے دینا منظور کرلیئے هیں لهذا اگر ایک فیاض معطي کي ایسي شرط اس وقت پوري هوتي هو جو پس و پیش پوري هونا لازمي هی اور ساتهه هي کالج کو اس قدر مالي امداد ملتي هو که اس چیر کے مصارف اُس سے ادا هو جائیں تو ایسي تحریک کے منظور کرنے میں کوئي دقت نهیں بلکه عجب نهیں که یهه نظیر کالج میں قائم هوجانے کے بعد دوسرے مستطیع مسلمانوں میں اپنے نام سے جدید چیر قائم کرنے کي ترغیب کا باعث هو جو سراسر کالج کے نفع کا باعث هی اُمید هی که ترسٹي صاحبان بالاتفاق اس تجویز کو منظور فرمائینگے *

کیفیت نسبت مد نهم

(رزولیوشن میجر صاحب بابت اجراے ریڈیوسڈ کلاس)

اِس مد کو میجر سید حسن صاحب بلگرامي نے پیش کیا هی اور

مولوی بشیرالدین صاحب نے اس کی تائید فرمائی ھی - محرک صاحب کے الفاظ حسب ذیل ھیں :—

رزولیوشن :

چونکہ ڈیوٹی اور کانفرنس دونوں میں سرمایہ کی بہت قلت ھی اور اب شریف مگر نادار مسلمان طلبا کو کسی ضیغوں سے امداد کی توقع کم ھی لہذا اس جلسہ کی رائے میں اس بات کی اشد ضرورت ھی کہ غریب طلبا کے واسطے مثل سابق بورڈنگ ھوس وغیرہ کے مطالبات میں کمی کی جائے اور اُن کو کہانا سادہ قسم کا جس میں خرچ کم ھو دیا جائے اور تخفیف کے ساتھ مطالبات حسب ذیل ھوں :—

مد	موجودہ روپیہ	موجودہ آنہ	مجوزہ روپیہ	مجوزہ آنہ	تخفیف روپیہ	تخفیف آنہ
فیس تعلیم ...	۶	◆	۶	◆	...	
خوراک ...	۸	◆	۶	◆	۲	◆
کرایہ سید محمود کورٹ ...	۱	۸	۱	◆	◆	۸
فیس ملازمان ...	۲	◆	۱	◆	۱	◆
فیس معالجہ ...	۱	◆	◆	۸	◆	۸
فیس ورزش جسمانی ...	◆	۱۲	◆	۴	◆	۸
منتھلی کا چندہ ...	◆	۴	...		◆	۴
یونین کا چندہ ...	◆	۸	◆	۴	۴	◆
	۲۰	◆	۱۵	◆	۵	◆
مطالبہ ماھانہ از طلباے انٹرمیڈیٹ کلاس ...	۲۰	◆	۱۵	◆	۵	◆
مطالبہ ماھانہ از طلباے بی اے کلاس بوجہ اضافہ فیس تعلیم ۸ روپے ...	۲۲	◆	۱۷	◆	۵	◆

(۱) یہہ ثابت کیا جائے گا کہ اس مد میں کالج کا کوئی مالی نقصان نہیں ھوگا *

(۲) - ان لڑکوں کو فقط فیس بال اور ہاکی کہلائی جائیگی *

نوٹ آنریری سکرٹری:

مد چہارم میں انریری سکرٹری کی طرف سے جو تجویز بغرض منظوری پیش ہوئی ہی معناً اُس کا بھی یہی مقصد ہی — فرق صرف اتنا ہی کہ یہہ تجویز عام ہی اور مد چہارم میں جو تجویز پیش کی گئی ہی وہ خاص ہی — کل کالج میں ایک ساتھہ بغیر کسی تعین اور حد کے ایسی مشکل اور گرانی کے زمانہ میں تخفیف مجوزہ کا اجرا قریب قریب ناقابل عمل ثابت ہوگا اور جملہ ہوسٹلوں میں بلا تفریق دو مختلف شرحوں کا رائج ہونا منتظمین کےلیئے بہت کچھہ دشواریوں کا باعث ہوگا - لہذا میری رائے میں اس عام تحریک کا اجرا اس وقت ملتوی رہنا مناسب معلوم ہوتا ہی خصوصاً جبکہ تجویز مندرجہ مد چہارم سے ایک حد تک یہی مقصد حاصل ہی *

کیفیت قسمت مد دہم

(عہدہ اسسٹنٹ سکرٹری)

سب سے پہلے مجھے یہہ جتلا دینا ضروری ہی کہ یہہ تجویز بالکل قبل از وقت ہی - اس لیئے کہ نہ یہہ جگہہ اس وقت مستقل طور پر خالی ہی نہ اس کے مستقل عہدہ دار کو کوئی مستقل دوسری جگہہ کالج میں ملنے کی توقع ہی - ان کا تقرر محض عارضی طور پر ۶ ماہ کے لیئے گورنمنٹ انسپکٹری پر ہوا ہی اور یہہ شرط ہوگئی ہی کہ اگر اُن کی واپسی ہوئی تو اُن کا عہدہ اُن کے لئے محفوظ رہیگا - ایسی حالت میں اس قسم کی تجویز قبل از وقت ہی - مگر میں اُصولاً بھی اس تجویز سے اختلاف کرتا ہوں کیونکہ پہلے اسسٹنٹ سکرٹری کا عہدہ بمشاہرہ تین سو روپے اب سے قریب دس سال پیشتر مجلس میٹنگ منعقدہ ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۰۶ع میں بموجب رزولیوشن نمبر ۱۱ کے منظور ہوا تھا جس کی عبارت حسب ذیل ہی :—

نقل رزولیوشن نمبر (۱۱)

قرار پایا کہ بلحاظ اُن ضرورتوں کے جو کالج کے آنریری سکرٹری کے فرایض کے متعلق اور کالج کے تمام کاموں کی نسبت عرصہ سے محسوس

هورهي هين انريري سکرٹري کو ان تمام کاموں میں پوري مدد دینے کے لیئے ایک پیڈ اسسٹنٹ سکرٹري ایسي قابلیت کا مقرر هو جو نه صرف دفتر کي ترتیب اور درستي کرسکتا هو بلکه آنریري سکرٹري کے اُن کاموں کو بهي بخوبي انجام دے سکے جن کا تعلق تمام کالج کي شاخوں سے هی اور ایسے عهدہ دار کي تنخواہ تین سو روپے ماهوار تک هو *

اس کے متعلق جو کیفیت نواب محسن الملک بهادر مرحوم آنریري سکرٹري سابق نے لکهي هی اُس کو بجنسه یهاں درج کرنا کافي خیال کرتا هوں جس سے اسسٹنٹ سکرٹري کے عهدہ کي اهمیت اور اُس کي حیثیت اور جس قابلیت کا شخص اُس کے لیئے ضروري هی اُس کا اندازہ هوسکے :—

(انتخاب کیفیت انریري سکرٹري کالج (نواب محسن الملک بهادر مرحوم)بابت بجٹ میٹنگ ۲۷ جنوري سنه ۱۹۰۶ ع) *

" دفتر آنریري سکرٹري کے واسطے ایک ایسے شخص کي سخت ضرورت عرصه سے در پیش هی جو دفاتر کے انتظام اور کاغذات و کارسپانڈنس کے کام میں پورا تجربه اور تبحر رکهتا هو، جو تمام ریکارڈ اور رجسٹروں کو صیغه وار اور تفصیل وار مرتب رکهنے کي قابلیت رکهتا هو اور دفتر کي نگراني کامل رکهے تاکه جو مراسلت جس وقت اُس کے دیکهنے کي ضرورت هو فوراً اپنے متعلقه صیغه سے بر آمد هوکر پیش هوسکے — مختلف صیغه جات کالج کي پوري نگراني رکهے؛ اور تمام صیغوں میں مثل آنریري سکرٹري کے داهنے هاتهه کے کام کرے — جس کو تعلیمي مسائل میں رائے زني اور ضروري تحریرات کرنے کي اچهي قابلیت هو اور میموریل اور دیگر قسم کے ایڈریس اور تحریرات کي پرداز سے واقف هوسکے *

یهه اهم ضرورت ایک عرصه سے زیر تجویز هی لیکن ابهي تک رفع نهیں هوئي هی - ٹرسٹي صاحبان کو جو اکثر اُس میں سے بهت دور و دراز فاصله پر کالج سے رهتے هیں اُن کو اس ضرورت کي وقعت کا انداز کامل طور سے نهیں هوسکتا هی اور جو ابتري اور خرابي اس ضرورت کے رفع نهونے سے پیدا هوگئي تهي اُس کا رفع هونا ایک امر دقت طلب هوگیا هی — انریري سکرٹري جس کو دفتر کے پرانے واقعات بخوبي معلوم هیں اور جس کو هر گوڑي پرانے کاغذات کے حوالے دینے اور اُن پر استدلال کرنے

کي ضرورت پڑتي هی وہ خوب جانتا هی که کاغذات اور پرانے امسال وقت پر نه برآمد هوئے سے اُس کا بیش قیمت وقت هي ضایع نهیں هوتا بلکه فواید و بہبودي کالج پر بهي اُس کا بڑا اثر پڑهتا هی - کالج کے مختلف صیغجات کے کاموں کي نگراني نہیں هوتي - تعلیمي مسائل پر جو یونیورسٹي اور گورنمنت میں پیش هوتے هیں نه اُن پر راے دیجاتي هی اور نه میمورِیل بهیجے جاتے هیں اور اسي کا سبب هی که آنریري سکرتري کے دفتر سے وہ کام نہیں هوتا جو هونا چاهیئے --- اس نئي تحریک نئي دفعه هوچکي هی اور میں اُس کے ضرورت کي نسبت پہلے بہت کچهه لکهه چکا هوں --- چنانچه سنه ۱۹۰۰ ع میں جو کیفیت اُس کے متعلق میں نے لکهي تهي اُس کا انتخاب پهر اِس موقع پر لکهتا هوں *

اقتباس کیفیت سنه ۱۹۰۰

حقیقت حال یهه هی که مثل سرسید مرحوم کے آنریري عهده داروں میں ایک بهي ایسا نهیں که وہ پورا وقت اپنے کالج کے کام میں صرف کرسکے --- اور علاوہ اس کے یهه بهي نامُمکن هی که آنریري سکرتري سال بهر تک برابر کالج میں سکونت گزیں رهے --- میں گرمیوں اور بارش کے دنوں میں بوجه علالت کے علي گڈه نہیں رہ سکتا - دوسال جو گرمیوں میں مجهے یہاں رهنا پڑا میري صحت بهي خراب هوگئي - آیندہ مجهه خوف هی که گرمیوں میں میں یہاں رها تو میري صحت کو زیادہ نقصان پہنچے اور شاید کام کرنے کے لایق نه رهوں - نیز سکرتري کو خطوط لکهنے اور خطوط کے جوابات دینے اور بجت تیار کرنے اور رپورت لکهنے کے کام اس قدر کثرت سے رهتے هیں که وہ کالج کے مختلف صیغوں کي نگراني نہیں کرسکتا --- نه حسابات کو اچهي طرح دیکهه سکتا هی نه بورڈنگ هاؤس کے مختلف کاموں اور اُن کے پیچیدہ حسابوں کو جانچ کرنے کي فرصت رکهتا هی --- عمارات کا کام جو بڑي ذمه داري کا هی دیکهه سکتا هی نه اُس کے مصارف کي حسب دل خواہ نگراني کرسکتا هی - ڈائنگ هال کے انتظام اور نگراني کرنے کي بهي اُس کو مہلت نہیں مل سکتي حالانکه یهه ایک ایسا ضروري کام هی که اُس پر خاص توجه کرنا اور اُس کا نگراں رهنا اشد ضروري هی --- بلحاظ اِن وجوهات کے نه صرف میري بلکه تمام اُن لوگوں کي جو کالج کے حالات سے واقف هیں یهه رائے هی که ایک جوائنت یا اسسٹنٹ سکرتري علاوہ اُن آنریري

عہدہ داروں کے ایسا شخص مقرر کیا جاوے جو انگریزی میں عمدہ لیاقت رکھتا ہو — قومی کاموں سے بھی اُس کو دلچسپی ہو تعلیمی معاملات سے بھی آگاہ ہو، اُردو فارسی میں بھی اچھی مہارت رکھتا ہو اور بلحاظ عمر اور صحت اور قوے کے ایسا ہو جو کالج کے مختلف صیغوں کے بماتحتی آنریری سکرٹری نگرانی کرسکتا ہو- اور چونکہ تنخواہ یاب ہوگا اس لیئے وہ پورا ذمہ دار بھی ہوگا اور اُس کو کالج میں مثل عہدہ داروں کے رہنا بھی لازمی ہوگا — ایک اور ضرورت ایسے عہدہ دار کے مقرر کرنے کی یہہ ہی کہ سکرٹری اور جائنٹ سکرٹری کا تقرر عارضی اور ہنگامی صرف تین سال کے لیئے قانون میں تجویز کیا گیا ہی اور سکرٹری کا دفتر اتنا بڑہ گیا ہی کہ ایک مستقل عہدہ دار کی ضرورت ہی کہ وہ اس کا ذمہ دار ہو اور وہ تمام کاغذات اور رجسٹر وغیرہ دفتر کے اپنی نگرانی میں رکھے اور سب کاموں سے کالج کے واقف رہے تاکہ آنریری سکرٹری کی تبدیلی کی حالت میں دقت پیش نہ آئے اور ایک ذمہ دار و اقف کار عہدہ دار موجود رہے — ایسے عہدہ دار کے تقرر سے ایک فائدہ یہہ بھی خیال کیا گیا ہی کہ جو کام تعلیم و تربیت کے علاوہ کالج اسٹاف کے ذمہ ہیں اور جن کی وجہ سے ایک طرف تو پرنسپل اور یورپین پروفیسروں کے ذمہ کام بڑہ گیا ہی اور وہ صرف مہربانی سے اپنے عہدہ کے فرائض کے علاوہ اُن کاموں اکو انجام دیتے ہیں وہ ایسے کاموں سے بھی سبکدوش ہو جائیں گے — دوسری طرف جو یہہ شکایت ہی کہ تمام کام کالج کے یورپین عہدہ داروں کے ہاتھہ میں دے دیئے گئے ہیں وہ رفع ہوجائیں گے- اُن کے عہدہ کے فرائض کے علاوہ جو کام اُن کو دیئے گئے ہیں کوئی ذمہ دار کام کرنے والا اُن کاموں کا نہیں ہی — نہ یورپین عہدہ داروں کو اُن کاموں کے اپنے ہاتھہ میں رکھنے کی خواہش ہی، نہ آنریری سکرٹری کی یہہ رائے ہی کہ جو کچھہ ہوا اور ہورہا ہی وہ صرف مجبوری سے ہی- پیڈ اسسٹنٹ سکرٹری کے تقرر سے یہہ مشکل حل ہو جائے گی — نواب وقار الملک بہادر سے بڑھکر کوئی کالج کے حالات سے واقف نہیں ہی جو اُن معاملات میں کامل تجربہ رکھتے ہیں، پیڈ اسسٹنٹ سکرٹری کے تقرر کی شدید ضرورت سمجھتے ہیں اور اُنہوں نے مندرجہ ذیل رائے اس تحریک کی نسبت دی ہی اور لکھا ہی کہ :—

"موجودہ قانون میں جہاں اسسٹنٹ سکرٹری کا ذکر ہی وہاں کوئی

لیے بلا تنخواہ ہونے کی نہیں ہی ، اس لیئے تنخواہ دار اسسٹنٹ سکرٹری مقرر ہوسکتا ہی - اور یہہ اس‌قدر ضروري عہدہ ہی کہ جب تک وہ معمور نہ ہوگا آنریري سکرٹري اپنے فرائض بخوبي ادا نہیں کرسکتے ـــ اگر سید صاحب مرحوم کے وقت میں یہہ عہدہ معمور ہوگیا ہوتا تو ہرگز تغلب نہ ہوتا ـــ اگر مجھہ سے سکرٹري کا عہدہ قبول کرنے کي فرمائش کیجائے تو میں ہرگز بدون تنخواہ دار اسسٹنٹ سکرٹري کے اُس کو قبول نہ کروں ـــ البتہ چونکہ بڑي تنخواہ کا عہدہ ہوگا اس کا مضائقہ نہیں ہی کہ آنریري سکرٹري اُس انتخاب کو منظوري کے لیئے ٹرسٹیوں کے سامنے پیش کردیں " *

دفتر کي حالت نہایت افسوس ناک ہی دیرینہ تجربہ سے یہہ امر پایہ تیقن کو پہونچا ہی کہ چونکہ یہہ دفتر ہمیشہ یا اکثر طلبائے کالج کے ہاتھہ میں رہا جو بعد گریجوئیٹ ہونے کے تھوڑے زمانہ تک شعلاً یا بنظر اوقات گذاري کالج کے دفتر میں رہے اور پھر جب اُن کو کوئي زیادہ معتدبہ اور عمدہ گنجایش بذریعہ ملازمت گورنمنٹ مل گئي تو اُنھوں نے کالج کے دفتر سے علحدگي حاصل کرلی اور چلے گئے — یہہ ظاہر ہی جب‌تک مستقل دلچسپي اور دائمي قناعت کے ساتھہ کوئي تجربہ کار عہدہ دار اس دفتر میں نہ رہے گا جس نے دفاتر سرکاري کا تجربہ حاصل کرلیا ہو ، اس دفتر کي اصلاح دشوار ہی موجودہ حالت واقعي قابل افسوس ہی - تنہا میري ذاتي توجہ اس طرف کامل طور سے اثر پذیر نہیں ہوسکتي ہی - محض سکرٹري کالج کي قوت پر اس دفتر کو باقاعدہ چلانا غیر ممکن ہی - کوئي بیروني امداد اس‌دفتر کي آراستگي اور انتظام کے لیئے درکار ہی - میں مضبوطي کے ساتھہ اس امر کو ظاہر کرنے پر تیار ہوں کہ اگر یہہ ضرورت رفع نہ ہوئي اور میري‌خواہش کے موافق کوئي ایسا شخص جیسا میں چاہتا ہوں مقرر نہ ہوا تو دفتر کي خرابي اور بے ترتیبي کي اصلاح میرے امکان سے باہر ہی .... میں نہایت مجبوري سے ٹرسٹیوں کي خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اگر اب اس تجویز کو اُنھوں نے منظور نہ کیا تو وہ سمجھہ لیں کہ اُن کے سکرٹري کا کوئي دفتر نہیں ہی اور نہ اُن کا سکرٹري سوائے تلاري کے کچھہ کام کرسکتا ہی - نہ اُس کے دفتر سے کوئي نگراني کسي صیغہ کي ہوسکتي ہی نہ تعلیمي مسائل پر کبھي کوئي رائے ظاہر کي جاسکتي ہی ـــ اس لیئے بہتر ہوگا

کہ سکرٹری کا دفتر تخفیف کردیا جائے — کیونکہ ایسے پریشان اور ناقص اور غیر مفید دفتر سے کچھہ فائدہ نہیں " (نقل تحریر نواب محسن الملک بہادر ختم ہوئی) *

یہہ امر بھی قابل عرض ھی کہ یہہ ضرورتیں نواب محسن الملک بہادر مرحوم نے اپنی ۱۹۰۰ ع کی تحریک میں پیش کی تھیں جبکہ کالج میں ۲۴۴ طلباء اور اسکول میں ۲۸۱ طلباء زیر تعلیم تھی اور کالج کا اوسط امدنی و خرچ بقدر ۷۵۰۰۰ روپیہ سالانہ تھا - اب الله تعالی کے فضل و کرم سے کالج کیا بلحاظ تعداد طلبا اور کیا بلحاظ آمدنی مصارف سے چند و چہار چند ترقی کرگیاھی اور ترقی اور کام کا اضافہ لازم و ملزوم ھیں — لہذا یہہ لازمی امر ھی کہ آنریری سکرٹری کے فرائض کی اھمیت میں بھی بہت کچھہ اضافہ ہوا ہے - آنریری سکرٹری کالج کا دفتر کل دفاتر کالج اور اس کے متعلقات کا مرکزی دفتر ھی جو ایک طرف کالج کی زیر نگرانی جملہ صیغوں کے ساتھہ مراسلت کا ذمہ دار ھی اور دوسری طرف گورنمنٹ اور سرشتہ تعلیم سے بھی اھم اور اصولی معاملات میں رسل و رسایل کا کام اسی دفتر کے ذمہ ھی - لہذا پندرہ سال کے بعد کالج کے کارو بار میں اضافہ کے ساتھہ ساتھہ اسسٹنٹ سکرٹری کے عہدہ کے اھمیت میں بھی بہت کچھہ اضافہ ھو گیا ھی خصوصاً سنڈیکیٹ کے قایم ھونے کی وجہ سے آنریری سکرٹری اور اسسٹنٹ سکرٹری کا کام حد سے زیادہ بڑہ گیا ھی — ھر مہینہ سنڈیکیٹ کا جلسہ منعقد ھوتا ھی — ماھوار روئیدادیں مرتب ھو کر شایع ھوتی ھیں اور جس قدر رزولیوشن پاس ھوتے ھیں سب کی نقول صیغہ جات متعلق کو جاری ھوتی ھیں اور اُن کی تعمیل کی نگرانی کرنی پڑتی ھی جس کی وجہ سے ضروزتاً ممبران صیغہ جات متعلق سے بہ کثرت مراسلت کی جاتی ھی — اور آیندہ اجلاس میں گذشتہ جلسہ کے متعلق تعمیلات کی تفصیل پیش کرنے کے لیئے ھر معاملہ میں طول طویل آفس نوٹ مرتب کرنے پڑتے ھیں اور باھم ممبران صیغہ کی جو خط کتابت بذریعہ آنریری سکرٹری ھوتی ھی یا ایسی خط کتابت کے متعلق جو یاداشت مرتب کرنی ھوتی ھی اور پچھلی روئیدادیں نکالکر اُن کے حوالے درج کرنے ھوتے ھیں - اس تمام کام کا بار اسسٹنٹ سکرٹری ھی کی ذات پر ھی جو بجائے خود ایک پورا کام ہے - نظربہ حالات اسسٹنٹ سکرٹری کے عہدہ پر یقیناً ایک ایسے شخص کا ھونا نہایت ضروری ھی

جو ان تمام امور کے انجام دینے کی پوری قابلیت اور تجربہ رکھتا ہو جو نواب محسن الملک مرحوم نے اب سے پندرہ سال پیشتر اس عہدہ کے لوازمات بتائے ہیں اور جن کی اہمیت اب اور بھی بڑھ گئی ہے — اس سے غالباً کسی کو بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ آنریری سکرٹری کے دفتر میں بہت سے اہم کام انجام پاتے ہیں اور ایک ایک کام کے متعلق بھاری بھاری مسلہ مرتب ہو جاتی ہیں — جن کو صحیح مگر مختصر اور مکمل افس نوٹوں کے ساتھہ پیش کرنے کے لیئے پوری قابلیت درکار هی — یہہ ظاهر هی کہ سو ڈیڑہ سو روپے تنخواہ پر کالج کا کوئی قابل گریجویٹ اُسی وقت تک قائم رہسکتا هی جبتک کہ اُس سےزیادہ تنخواہ اُس کو اور کہیں نہ ملجائے اور وہ کسی صورت میں اس تنخواہ پر دلنہاد هو کر کام نہیں کرسکتا *

اس کے علاوہ ایک ایسے شخص کو جو اس وقت کالج سے نکلا هو اور دفاتر کا کچھہ تجربہ نہ رکھتا هو میر فرش کی طرح اسسٹنٹ سکرٹری کی کرسی پر لاکر بیٹھا دینا بالکل صرف بیجا اور قوم کے روپیہ کا ضایع کردینا هی جس پر ایک قابل جفاکش اور آزمودہ کار شخص کی ضرورت هی اور ایسے با اثر عہدہ دار کی ضرورت هی جو دفتر اور دفاتر ماتحت کی کامل نگرانی کرسکے اور اپنی عاملا نہ قوت سے ماتحتوں سے پورا کام لے سکے اور اهم امور میں گذشتہ واقعات اور نظائر کے لحاظ سے آنریری سکرٹری کو ہر وقت صحیح اطلاعیں اور حوالے بہم پہونچا سکے - اس لیئے ظاهر هی کہ ایک چھوٹی تنخواہ کا آدمی ایسے اهم کام کے واسطے نہ مناسب هی نہ کسی دفتر میں اتنا بڑا کام سو ڈیڑہ سو روپیہ ماهوار تنخواہ دار کے سپرد هی — یہہ کہنا بھی ضروری هی کہ کوئی آنریری سکرٹری قطعاً بغیر کسی ایسے مددگار کے اس دفتر کا کام وقت پر اور خوش اسلوبی سے انجام نہیں دیے سکتا هی اور بغیر ایسے قابل اور تجربہ کار مددگار کے آنریری سکرٹری سے گویا یہہ توقع کرنا هی کہ وہ خود هی ضخیم مسلوں کو حرف بحرف پڑھے، خود هی اُن کا خلاصہ کرے خود هی گورنمنٹ کی رپوٹیں پڑھے اور ان رپوٹوں اور کاغذات و اعداد سے نتائج مستنبط کرے خود هی بڑے بڑے مسودے بنائے — خود حسابات کی جانچ کرے ٹرسٹی صاحبان غور فرما سکتے ہیں کہ اس قسم کے توقعات کس حد تک پورے

هوسکتي هيں - اور يهه واقعه هى كه تجربه كي قيمت گورنمنٹ كو بهي زيادہ ادا كرني پڑتي هى حالانكه اُس كي ملازمت كي كشش كے بهت سے اور اسباب بهي موجود هوتے هيں لهذا ميں اس رزوليوشن كے زور سے ترديد كرتا هوں اور مجهے اُميد هى كه ٹرسٹي صاحبان مجهسے اس بارہ ميں اتفاق فرمائينگے كه جو عملدرامد دس سال سے برابر چلا آرها هى اور مفيد ثابت هوا هى اُس كو بدل كر پهر وہ هي شكايت جو سنه ۱۹۰۰ ع ميں آنريري سكرٹري كو پيش آيا كرتي تهيں اُس ميں از سر نو اُس كو مبتلا نهونے دين گے *

كيفيت دسومت مد ياز دهم

(از سرنو ترتيب قواعد و قوانين ٹرسٹيان)

اس رزوليوشن كو مسٹر سعيد محمد خاں صاحب ٹرسٹي نے پيش كيا هى اور اس ميں شك نهيں كه قوانين و قواعد ٹرسٹياں تازہ حالات كے لحاظ سے هميشه ترميم كے محتاج رهتے هيں - مگر واقعه يهه هى كه ترميم قواعد كا كام كبهي بهي مسدود نهيں رها - اور جيسي جيسي ضرورتيں وقتاً فوقتاً پيش آني رهيں اُن كے لحاظ سے پرانے قاعدے منسوخ هوتے رهے اور جديد قاعدے بنتے رهے - اور يهه انهيں قانوني اصلاحات كا نتيجه هى كه كالج ميں ٹرسٹيوں كے قايم مقام ايك مختصر انتظامي جماعت موسوم به " سنڈيكيٹ " قايم اور ٹيوٹوريل سسٹم جاري هوا —— كالج كا كام مختلف صيغوں ميں تقسيم هوا وغيرہ وغير - ان اسباب سے قواعد كي بهت سي دفعات پر اثر پڑا اور تقريباً نصف دفعات كي ترميم هوچكي هى چنانچه حال ميں اب ترميمات كي كثرت پر لحاظ كركے ۱۸ اپريل سنه ۱۹۱۵ ع كے سنڈيكيٹ نے فيصله كرديا هى جو دفعات وقتاً فوقتاً ترميم هوئي هيں اُن كا لحاظ كركے موجودہ قواعد كا جديد اڈيشن چهپوا ديا جاے اور يهه كام حاجي محمد موسى خاں صاحب ٹرسٹي نے مهرباني سے اپنے ذمه ليا هى اور وہ اُس كي ترتيب ميں مصروف هيں —— انشاءالله تعالے قواعد كا جديد اڈيشن عنقريب مرتب هوكر طبع هوجاويگا *

اب رها تمام و كمال قانون كالج كي ترميم كا مسئله - مجهے اس تحريك كي تائيد ميں ذرا بهي تامل نه هوتا اگر مسلم يونيورسٹي اسكيم اور اُس كے كانسٹي ٹيوشن پر غور نه هورها هوتا - يونيورسٹي كے مسئله پر قوم گهري

دلچسپي کے ساتھہ توجہ کر رھي ھی — اور اکابر قوم بھي سب کے سب اس طرف متوجہ ھیں اور نظر بحالات یہہ توقع کرنے کے کافي وجوہ ھیں کہ مسلم یونیورسٹي قریب زمانہ میں قایم ھو سکے گي- اگر مجوزہ یونیورسٹي اسکیم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے منظور ھوگئي تو پھر ھم کو ایسے قانون کي ضرورت ھوگي جو یونیورسٹي کے مناسب حال ھو، اور موجودہ قانون جس کي ترمیم کي اس وقت تحریک کي گئي ھی بالکل منسوخ ھو جائے گا — اس لیئے سر دست میري رائے میں اس رزولیوشن کا ملتوي ھونا ضروري ھی — نیز جن حضرات سے قانون سازي کي توقع کي جاسکتي ھی اور جن کے نام معزز محرک صاحب نے تحریر فرمائیے ھیں وہ سب اس وقت مسودات یونیورسٹي کانسٹي تیوشن پر غور کرنے میں مصروف ھیں اور اس کام کے لیئے مسلم یونیورسٹي ایسوسي ایشن نے ایک میعاد معین کردي ھی جس کے اندر قانون مسلم یونیورسٹي کے مسودات کي تکمیل مقصود ھی — لہذا ان حضرات سے ایک وقت میں دو دو کام کي فرمائش کرنا کسي طرح مفید مطلب ثابت نہ ھوگا — اس کے علاوہ جو نام ترمیم قانون کے کام کے لیئے تجویز کیئے گئے ھیں وہ محض ایک شخصي تجویز ھی اور اگر میري یاد غلطي نہیں کرتي تو خود معزز محرک نے آنریري سکرٹري کے انتخاب کے مسئلہ پر رائے دیتے وقت ارشاد فرمایا تھا کہ جملہ ترسٹي صاحبان کو اپني اپني پسند کے مطابق نام پیش کرنے کا موقعہ ملنا چاھیئے اور اس تجویز کے متعلق ایسا موقعہ بھي ابھي تک دیگر ترسٹي صاحبان کو نہیں ملا ھی — پس میري رائے ھی کہ اس وقت قانون کا ترمیمات سابق کے لحاظ سے از سر نو مرتب ھوکر چھپ جانا کافي ھی — اور سر دست موجودہ قانون کالج کي از سر تا پا کلي ترمیم کا ملتوي رھنا ھي مناسب معلوم ھوتا ھی — البتہ اگر کوئي صاحب کسي خاص دفعہ کي ترمیم ضروري سمجھیں تو سالانہ اجلاس میں حسب معمول ترمیم پیش فرما سکتے ھیں *

کیفیت نسبت مد دواز دھم

(تیاري فہرست ترسٹیان)

قانون ترسٹیان کي دفعہ ۱۸ (ج) کي تعمیل میں ایسي فہرست سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ھمیشہ تیار ھوتي ھی- چنانچہ گذشتہ سال میں

مرزا کاظم حسین صاحب کا نام نامی اسی کارروائی کی بنا پر فہرست ٹرسٹی صاحبان سے خارج ہوچکا ہی — آیندہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی ایسی فہرست سال حال کی بابت انشاء اللہ مرتب ہوکر اجلاس میں پیش کر دی جائیگی - اس جلسہ بحث میں ایسی فہرست پیش ہونے کی کوئی خاص ضرورت معلوم نہیں ہوتی *

کیفیت نسبت مد سیزدهم

(ٹرسٹی صاحبان سے اُن کی کارگذاری کی رپورٹ ہر سال طلب کرنا)

ٹرسٹی صاحبان سے ایسی فہرست طلب کرنا اُن کے فرایض و اختیارات میں اضافہ کرنا ہی جو قانون کی دفعات ۹۹ تا ۱۱۸ میں درج ہیں لہذا یہہ تحریک اجلاس سالانہ میں بحیثیت ترمیم و اضافہ قانون کے پیش ہونا چاہیئے اس لیئے اگر محرک صاحب چاہیں- تو اجلاس سالانہ میں پھر تحریک فرما سکتے ہیں *

کیفیت نسبت مد چہاردهم

(منسوخی پراکسی سستم)

تجویز منسوخی پراکسی سستم بھی قانون کے دفعہ ۳۲ کی ترمیم ہی ، لہذا اجلاس سالانہ میں پیش ہوسکتی ہی — مگر جنوری سنہ ۱۹۱۴ع کے سالانہ جلسہ میں بھی یہہ تحریک پیش ہوکر نا منظور ہوچکی ہی- اگر معزز محرک صاحب اس کا دوبارہ پیش کرنا ضروری خیال فرماتے ہیں تو اجلاس سالانہ میں تحریک فرما سکتے ہیں *

کیفیت نسبت مد پانزدهم

(علیگڈه انسٹیٹیوٹ گزٹ اور اُس کی امداد کا بند کیا جانا)

اس تحریک کے محرک مولوی محمد یعقوب صاحب اور موید آنریبل سید رضا علی صاحب ہیں- معزز محرک صاحب نے اس رزولیوشن کے وجوہات حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں :—

" یہہ اخبار دو مقاصد سے جاری کیا گیا تھا — اول یہہ کہ سرسید علیہ الرحمۃ اور نواب محسن الملک علیہ الرحمۃ وغیرہ کے عالمانہ مضامین اس میں شایع ہوتے تھے اور اس لحاظ سے ایک زمانہ میں وہ ہندوستان میں اُردو کا بہترین اخبار خیال

کیا جاتا تھا — دوسرے کالج کی خبریں اس کے ذریعہ سے ٹرسٹی صاحبان اور پبلک کو معلوم ہوتی تھیں — لیکن نہایت افسوس ہی کہ عرصہ سے انسٹیٹیوٹ گزٹ اُن مقاصد تو بالکل پورا نہیں کرتا ہی — بلحاظ مضامین کے اس وقت اُس کا درجہ معمولی اُردو کے اخبارون سے گرا ہوا ہی اور اسوجہ سے اُس کی اشاعت بہت ہی کم ہوگئی ہی بلکہ جو صاحب بادل ناخواستہ بخیال وضعداری کے اُس کے خریدار ہیں وہ کبھی اُسکو دیکھتے نہیں — کالج کے حالات اور خبریں بھی اکثر دیگر اخبارات میں انسٹیٹیوٹ گزٹ سے بیشتر شائع ہو جاتی ہیں — علاوہ اس کے علی گڈہ سے حال میں ایک جدید اخبار شایع ہوا ہی جس کا نام المیزان ہی — وہ اپنے کو سرسید علیہ الرحمۃ کی حقیقی پالسی کا اصلی ارکن کہتا ہی اور کالج کی خبریں بھی اُس میں شایع ہوتی ہیں ایسی حالت میں جبکہ کالج کی مالی حالت کسی طرح قابل اطمینان نہیں ہی ایک مد فضول پر روپیہ صرف کرنا کسی طرح مناسب نہیں ہی *

بلکہ علی گڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ کی موجودہ حالت اُس کی ابتدائی حالت کے واسطے باعث توہین ہی اور اُس کی موجودہ زندگی ایسی ہی کہ جس سے موت بدرجہا بہتر ہی *

نوٹ آنریری سکرٹری :

واقعہ یہہ ہی کہ سر سید علیہ الرحمۃ نے انسٹیٹیوٹ گزٹ سنہ ۱۸۶۶ع میں "سائنٹیفک سوسائٹی اخبار" کے نام سے جاری کیا تھا جس سے غرض یہہ تھی کہ (۱) ملک و قوم میں ہر قسم کے عمدہ لیٹریچر کی اشاعت ہو اور علمی مذاق پیدا ہو اور (۲) اُن مقاصد کی اشاعت ہو جن کے لیئے سائنٹیفک سوسائٹی قایم کی گئی تھی — یہہ وہ زمانہ تھا جب کہ علی گڈہ کالج قایم نہیں ہوا تھا — اُس کے بعد جیسے جیسے سر سید کے خیالات میں انقلاب ہوتا گیا اور مختلف تحریکیں اُن کے دماغ میں آتی گئیں اخبار کی حالت کے اندر بھی تغیرات ہوتے گئے یہاں تک کہ ایک وقت آیا کہ اُس کا نام بھی بدل گیا — البتہ اُس کی ایک حیثیت جو برابر قایم رہی (اور اب تک قایم ہی) وہ یہہ ہی کہ وہ شروع سے برابر سر سید کی تحریکات کا آرگن رہا ہی (خواہ وہ تحریکات سائنٹیفک سوسائٹی یا کمیٹی خزینۃ البضاعۃ لتاسیس

مدرسة العلوم کي شکل میں هوں یا موجودہ علي گڈہ کالج کي صورت میں) اس بحث میں پڑنا تو شاید کچھہ مفید نہ هو کہ ایا " بلحاظ مضامین کے اس وقت اُس کا درجہ اُردو کے معمولي اخبارات سے گرا هوا هی " یا نهیں - البتہ اتنا کامل وثوق کے ساتھہ کہا جاسکتا هے . کہ یہہ واقعہ نهیں هی کہ " اس وجہ سے (یعني خرابي مضامین کي وجہ سے) اُس کي اشاعت بہت کم هوگئي هی "- کیونکہ جس " ایک زمانہ میں وہ هندوستان میں اُردو کا بہترین اخبار خیال کیا جاتا تها " - اُس زمانہ میں بهي اُس کي حقیقي اشاعت اُس سے هر گز کبهي زیادہ نهیں هوئي جس قدر کہ اب هی اور نہ اس وقت اُس کي اشاعت اُس زمانہ سے کم هی — جس زمانہ میں یہہ اخبار جاري هوا هی اُس وقت اردو اخبارات کي تعداد بہت هي محدود تهي - اس وجہ سے اگر اُس زمانہ میں اُس کي زیادہ شہرت هوئي تو کوئي نئي بات نهیں هی — مگر اب زمانہ بدل گیا هی ، اخبارات کي تعداد میں دس گونا بلکہ اس سے بهي زیادہ اضافہ هو گیا هی اور پبلک کي توجہ پالیٹکس کي طرف زیادہ هوگئي هی — چونکہ انسٹیٹیوٹ گزٹ ایک قومي معتدل اور غیر طرفدارانہ پالسي کا اخبار هی اور محض کالج کا ارگن هي اس لیئے اُس کو محض ترقي اشاعت کي خاطر ایسے مضامین اور لیٹریچر کے ذریعہ سے دلکش و دلاویز بنانے کي کوشش کرنا جن کو ٹرسٹیوں کي مسلمہ پالسي کے ساتھہ کوئي مناسبت نہو کسي طرح مناسب نهیں هی — چنانچہ خود نواب محسن الملک بہادر کے زمانہ میں اُس کي اشاعت کي حالت ایسي هوگئي تهي کہ اُس کا اجراء برائے نام رہ گیا تها — ایسي صورت میں خرابي مضامین کو کمي اشاعت کا باعث قرار نهیں دیا جاسکتا — اخبار کو نہ پڑھنا اور پهر اُس کے مضامین پر کسي قسم کا حکم لگانا میرے نزدیک قرین انصاف نهیں هی — کالج کي خبروں کي اشاعت کي نسبت یہہ هی کہ اول تو بغیر اخبار پڑھے اس کا بهي فیصلہ غیر ممکن هی کہ دوسرے اخبارات میں یہہ خبریں پہلے شایع هو جاتي هیں- لیکن قطع نظر اس کے اور قطع نظر غیر ذمہ دارانہ مضامین اور خبروں کے میں کہوں گا کہ بطور قاعدہ اکثریہ کے یہہ کہنا بهي واقعہ کے مطابق نهیں هی کہ " کالج کے حالات اور خبریں بهي اکثر دیگر اخباروں میں انسٹیٹیوٹ گزٹ سے پہلے شائع هو جاتي هیں " — البتہ انسٹیٹیوٹ گزٹ پر (جب کہ وہ بالالتزام اردو اور انگریزي میں

چھپا کرتا تھا) ایک وقت ایسا ضرور گذر چکا ہی کہ کالج کے متعلق
چھوٹی بڑی خبریں اول انگریزی اخبارات میں چھپ لیتی تھیں اُس
کے بعد کہیں آکر معہ ترجمہ اِس اخبار میں چھپتی تھیں جس کا
علم غالباً محرک و موید صاحبان کو بھی ہوگا جو کالج اور اخبار کی
تاریخ پر ماشاء اللہ بخوبی عبور رکھتے ہیں — باوجودیکہ المیزان اور
دوسرے اخبارات کالج کی خبریں اور اُس کے متعلق مضامین شائع کرتے
ہیں ، لیکن اس سے کالج خود اپنے ایک ارگن کی ضرورت سے ایک
لمحہ کے لیئے بھی مستغنی نہیں ہوسکتا — کیونکہ نہ تو ان اخبارات اور
انسٹیٹیوٹ گزٹ کی پالیسی باوجود قومیت کے اشتراک کے بالکل متوازی
خطوط پر چلتی ہی اور نہ از روئے تجربہ یہہ کہا جاسکتا ہی کہ
دوسرے آزاد اخبارات کالج کی پالسی کے پابند ہو سکتے ہیں یا کیئے
جاسکتے ہیں — پس ضرورت اس کی ہی کہ ٹرسٹیوں کے ہاتھہ میں
خود اُن کا مستقل ارگن ہو — چنانچہ سال بھر کے اندر جس قدر
مٹیریل یونیورسٹی ، اور کالج اور کانفرنس کے متعلق مختلف صورتوں میں
اس اخبار میں چھپ جاتا ہی اور (جس کے ضروری اور ناگزیر ہونے
سے انکار کیئے جانے کا بہت ہی کم امکان ہی) اُس کو اگر یک جا
کیا جائیے تو معلوم ہوگا کہ کوئی اور اخبار باوجود اپنی تمام تر ہمدردی
کے اس قدر مواد نہیں چھاپ سکتا ؛ اور اپنا کوئی اخبار نہ ہونے کی
صورت میں اگر اس کو جدا چھاپ کر شائع کیا جائیے تو اس پر ایک
بیش قرار رقم خرچ آئیگی *

باوجود اس کے جس قدر کالج اب مالی امداد اخبار کو
دیتا ہی وہ اس رقم سے معتدبہ مقدار میں کم ہی جو
سنہ ۱۹۰۱ع میں نواب محسن الملک بہادر مرحوم نے ٹرسٹیوں سے
منظور کرائی تھی — پس ظاہر ہی کہ باوجود کمی آمدنی و زیادتی
مصارف کے اس اخبار کی ضرورت ہمیشہ کالج کو تھی اور اب بھی ہی —
یہی وجہ ہی کہ تقریباً کوئی بڑا انسٹیٹیوشن اپنے مستقل ارگن سے خالی
نہیں ہی اور در حقیقت کوئی انسٹیٹیوشن بغیر اپنے ارگن کے اپنے مقاصد
کی کماحقہ حفاظت و اشاعت نہیں کرسکتا اور اس قسم کے ارگن کبھی
تجارتی اُصول پر نفع کی خاطر نہ چلائے گئے ہیں اور نہ چل سکتے ہیں *

علاوہ اس کے ایک اور بھی پہلو ہی جس کو نظر انداز کرنا ٹرسٹی
صاحبان کے لیئے یقیناً کوئی دور اندیشی کا کام نہوگا — وہ یہہ کہ

یہہ اخبار اُن مقاصد کا اس وقت واحد بقیہ ہی جن کے ساتھہ کہ سائنٹیفک سوسائٹی قایم ہوئی تھی اور جن کی بنا پر اُس کو چند در چند مادی شکلوں میں خاص مفاد حاصل ہوئے تھے ، جو ہنوز قایم ہیں — اُنھیں حالات و اسباب کے لحاظ سے قانون ٹرسٹیان کی دفعہ ۳۰۱ میں قیام و امداد انسٹیٹیوٹ گزٹ کی ہدایت صریح طور پر درج ہی اور اسی دفعہ کی تعمیل میں کالج کی طرف سے بہت ہی مختصر امداد انسٹیٹیوٹ گزٹ کو دی جاتی ہی *

اور یہاں یہہ سوال بھی قابل غور ہی کہ کالج کا یہہ صرف اخبار ہی نہیں جاری ہی ، بلکہ اُس کے ساتھہ کالج کا پریس بھی چل رہا ہی جو پرانی سوسائٹی کا ایک جزو ہی اور اُس سے خاطر خواہ آمدنی ہوتی ہی جو قدیم سوسائٹی کے باغ و تعمیرات کی حفاظت و داشت اور مرمت وغیرہ میں صرف ہوتی ہی اور اخبار کی اور پریس کی آمدنیاں مل کر اُس پرانی سوسائٹی کے قیام کا باعث ہیں — اگر ٹرسٹی صاحبان بمدت ملاحظہ فرمائیں گے جو میں دو سال سے پیش کررہا ہوں تو اُن کو معلوم ہوگا کہ پریس کی آمدنی میں کس قدر ترقی ہو رہی ہی اور اخبار کو جو مدد دی جاتی ہی وہ کس قدر خفیف ہی — بوجوہ مذکورہ بالا میں اس تحریر سے اختلاف کرتا ہوں اور انسٹیٹیوٹ گزٹ کے قیام کو ضروری خیال کرتا ہوں *

کیفیت نسبت مد شانزدہم

(تخفیف صیغہ طب یونانی)

یہہ تجویز مولوی محمد یعقوب صاحب نے بتائید آنریبل سید رضا علی صاحب کے پیش کی ہی اور اُس کے وجوہات حسب ذیل تحریر فرمائی ہیں :—

"اس تجویز کو پیش کرنے سے کسی طرح پر میرا روئے سخن کسی شخص خاص کی نسبت نہیں ہی نہ طب یونانی کی کسی طرح پر تحقیر مقصود ہی — بلکہ اصولاً میں اس صیغہ کے کام کو محض بیکار اور زاید خیال کرتا ہوں — عام طور پر سخت امراض کی حالت میں طلبا کا ڈاکٹری علاج کیا جاتا ہی — محض خفیف امراض میں شونیہہ بعض طلبا یونانی علاج کراتے ہیں ایسی حالت میں محض

جزئیات کا خیال کرکے چند افراد کا شوق پورا کرنے کی غرض سے ایک جداگانہ محکمہ قائم کرنا (خاص کر ایسی حالت میں جب کہ کالج کی مالی حالت نہایت ہی ناقابل اطمینان ہی اور ضروری شعبوں کے واسطے روپیہ کی ضرورت ہی) کسی طرح قرین عقل نہیں ہی " *

نوٹ آنریری سکرٹری :

معزز محرک و موید نے کالج میں قیام صیغہ طب یونانی سے دو وجہ اختلاف بیان فرمائی ہیں — اول یہہ کہ اس طریقہ علاج کی کالج میں ضرورت ہی نہیں ہی — دوسرے یہہ کہ کالج کی مالی حالت اس صیغہ کے بار کی متحمل نہیں ہوسکتی "—

جہانتک میں نے غور کیا یہہ دونوں وجوہ عدم واقفیت حالات و واقعات پر مبنی ہیں — جو بھی خواہاں قوم بانی کالج سر سید مرحوم کی فوق العادت دور اندیشی اور پیش بینی کے معترف ہیں اور قومی ترقی کے اُس پروگرام کو نصب العین بنائے ہوئے ہیں جو سر سید احمد مرحوم مرتب کرگئے ہیں اُن حضرات کے اطمینان کیلیئے یہہ ظاہر کرنا کافی ہوگا کہ مدرسۃالعلوم علی گدہ میں یونانی طریقہ علاج مہیا کرنے کی تجویز کوئی نئی تجویز نہ تھی بلکہ در اصل مدرسۃ العلوم علی گدہ کی شہرہ آفاق اسکیم کا ایک جز تھی جو خود سر سید مرحوم نے سنہ ۱۸۷۲ ع میں مرتب فرمائی تھی — اس اسکیم میں مقدم طریقہ علاج یونانی سر سید مرحوم کے پیش نظر تھا اور ڈاکٹری علاج کے لیئے صرف سول سرجن کی وقتی امداد کافی سمجھی گئی تھی (ملاحظہ ہو تہذیب الاخلاق مورخہ ۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۲۸۹ ھجری) پس میرے خیال میں خاص بانی کالج کا منشا معلوم ہونے کے بعد یہہ مسئلہ چنداں بحث طلب نہیں رہتا *

۲ — سنہ ۱۹۰۹ ع میں کالج میں اس صیغہ کی اجرا کے وقت ہر پہلو پر کافی غور و مباحثہ ہوچکا اور موافق و مخالف دلائل پر غور ہوکر ٹرسٹی صاحبان کی بہت بڑی مجارتی نے اس صیغہ کے قیام کو کالج میں ضروری سمجھا — اس موقعہ پر اُس مباحثہ کا دوہرانا باعث طوالت ہوگا *

۳ — یہہ واقعہ هی کہ همارے اس ملک کے امرا سے لے کر طبقہ متوسط اور عوام تک میں قدیم طریقہ علاج کي ضرورت اور مانگ یکساں رهي هی اور عموماً هم لوگ بچپن سے اس علاج کے خوگر هوتے هیں اور اس طریقہ علاج کے اهم فوائد کا تجربہ اور مشاهدہ جو صدیوں سے هوتا رها هی اُس کي بنا پر اس ملک کا هر شخص جس علاج کي طرف اول مائل هوتا هی وہ بهي قدیم طریقہ هی — پس جن خاندانوں کے بچے همارے زیر نگراني تعلیم کے لیئے آتے هیں اُن کے عادت و خواهش کے مطابق حفظ صحت کا انتظام کرنا لازمي هی — یہہ امر ثابت هی کہ قبل قایم هونے اس صیغہ کے کالج میں طلبہ کو اس علاج کي طلب تهي جس کي وجہ سے باوجود کالج میں انگریزي علاج کا عمدہ پیمانہ پر انتظام هونے کےوہ بوقت ضرورت شہرکےاطبا سے رجوع کیا کرتے تهے اور حقیقت میں اسي ضرورت کے احساس نے منتظمین کالج کو خود کالج میں طریقہ علاج یوناني قایم کرنے پر آمادہ کیا *

مجهے معلوم هی کہ نواب وقارالملک بہادر کے زمانہ سکرٹري شپ میں ایک رئیس نے اپنے بچہ کو انگلش هوس سے صرف اس وجہ سے علحیدہ کر لیا تها کہ اس هوس کي لیڈي سپرنٹنڈنٹ اُس بچہ کے یوناني علاج کے مانع هوئي تهیں— اس واقعہ سے مجهے صرف یہہ جتلانا مقصود هی کہ جو والدین اپنے بچوں کو بصرف کثیر انگلش هوس میں اس غرض سے داخل کرتے هیں کہ وہ انگریزي طرز ماندو بود کے خوگر هوجائیں اُن میں سے بهي بعض حضرات قدیم عادت سے متاثر هو کر اپني اولاد کے لیئے یوناني طریقہ علاج کو ترجیح دیتے هیں — مربیان طلبا کي طرف سے جو مطبوعہ درخواست هائے داخلہ هیڈ ماسٹر صاحب کے دفتر میں وصول هوتي هیں اُن میں بموجب قاعدہ مروجہ اپني اپني پسند کے موافق طریقہ علاج کا اندراج بهي هوتا هی ان درخواستوں میں ایک تعداد کثیر ایسي هوتي هی جس میں صراحتاً یوناني علاج کي خواهش کي جاتي هی — نیز مریض طلبا کے والدین اور مربیوں کي طرف سے بے شمار خطوط وصول هوتے هیں جن میں عموماً یہہ التجا هوتي هی کہ اُن کے مریض بچوں کو یوناني طریقہ علاج سے مستفید هونے کا ضرور موقعہ دیا جائے — اس کے علاوہ ملک کے هر حصہ میں خصوصاً مسلمان ریاستوں میں یوناني اطبا کا وجود ، عطاروں کي گرم بازاري اور یوناني

ادویه کي کثرت سے فروخت بطور واقعه کے اس بات کي بدیهي دلیل هی که اس طریقه علاج کي هر جگهه مانگ هی اور همارے کالج میں آخرانهیں مخصص ملک کے طلبا تعلیم پانے آتے هیں — اور یهه کیونکر هوسکتا هی که محض کالج کا داخله اُن کو وطني عادات اور جبلي رجحان طبائع سے معرا کردے — ان واقعات کو انکهوں سے دیکهتے هوئے کیونکر تسلیم کیا جاسکتا هی که یوناني طریقه علاج کي مانگ نهیں هی بلکه بعض شوقین لوگوں کا شوق پورا کرنے کي خاطر اطبا اور یوناني دواخانوں کا وجود ملک میں هی *

اگر کوئي یهه دعوی کرے که دهلي ، لکهنؤ ، آگره ، الهآباد ، بمبئي کلکته وغیره شهروں میں انگریزي شفاخانوں کے جاري هونے کے بعد یوناني طریقه علاج منسوخ هوگیا هی تو میں تحریک زیر بحث پر غور کرنے کے لیئے پوري طرح آماده هوں — لیکن میرا ذاتي تجربه اور مشاهده بڑے بڑے شهروں میں عموماً اور مسلمان ریاستوں میں خصوصا اس کے خلاف هی — اور میں دیکهتا هوں که یوناني طریقه سے عقیدت دلوں پر بدستور قبضه کیئے هوئے هی — منتظمین کالج کو البته یهه اندیشه بیشک هوسکتا تها که ایک هي کالج میں دو طریقه هائے علاج کے اجرا سے ممکن هی که باهمي رقابت اور کشمکش انتظام میں دشواریوں کا باعث هو — مگر تجربه سے یهه اندیشه بے بنیاد ثابت هوا اور کالج کے ڈاکٹر و طبیب بفضله تعالي نهایت اتحاد اور هم اهنگي کے ساتهه طلباء کے علاج میں مصروف رهتے هیں اور آج تک دونوں صیغوں کے یکجائي انتظام میں کسي قسم کي شکایت کا موقع نه طلباء کو ملا نه منتظمین کالج کو *

اس تمهید کے بعد میں ٹرسٹیان کالج کو اُن اعداد کي طرف توجه دلاتا هوں جو یوناني طریقه علاج کے حق میں دلیل قطعي هیں — صیغه طبي کے شش ساله ریکارڈ کے ملاحظه سے ثابت هی که یوناني شفاخانه میں مریضوں کي اوسط حاضري روزانه چالیس و پچاس کے درمیان هی اور اس کے شش ساله مصارف صیغه طبي کا اوسط صرف ۱۲۵ ماهوار رها هی — یهه اعداد نه صرف اس صیغه کي ضرورت کے موید هیں بلکه ساتهه هي یهه بهي ثابت کرتے هیں که یوناني طریقه علاج نسبتاً بهت ارزاں هوتا هی علاوه طلبائے کالج و اسکول کے اسٹاف کے ممبر اور دفاتر کے عهده دار بکثرت اس طریقه علاج سے مستفید هوتے هیں — اور بایں همه ارزاني سینکڑوں

روپیہ کی یونانی ادویہ ان حضرات کے علاج میں کام آتی هیں جن کی قیمت اُن سے وصول کرلی جاتی هی - اس تفصیل سے انگریزی علاج کی تنقیص یا اُس پر کسی قسم کی تعریض مقصود میرا نہیں هی بلکه میں انگریزی طریقه علاج کا بلکه بعض حیثیت سے اُس کی فوقیت کا معترف هوں مگر ساتھهی اُن واقعات سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی جو میں نے اوپر بیان کیئے هیں *

یهه روز مرہ کے واقعات هیں که بعض مریض انگریزی علاج سے مایوس هوکر یونانی طریقه علاج سے شفایاب هوتے هیں اور بعض مریض اُس کے برعکس یونانی طریقه علاج کو آزما چکنے کے بعد انگریزی طریقه علاج سے چارہ جوئی کرتے هیں *

اور ایسی صورت میں منتظمین کالج کی بڑی فرو گذاشت هوتی اگر وہ ایک قسم کے رجحان والے طلبا کے علاج کا بندوبست کرتے اور دوسری قسم کی عادت والوں کی ضروریات کو پس پشت ڈال دیتے *

یهه بالکل ایسی هی تحریک هے جیساکه کوئی کالج میں انگریزی تعلیم کے ساتھه فارسی اور عربی کے پرانے علوم سیکھنے پر وقت اور روپیه صرف کرنے سے باز رهنے کی تحریک کرے *

اب رها علاج یونانی کی وجه سے مالیات کالج پر زائد بار پڑنے کا مسئله - صورت حال یهه هی که یونانی مطب قایم هونے سے پہلے میڈیکل فیس ۸ آنه فی طالب علم لی جاتی تھی — جب یونانی طریقه علاج مروج هوا تو اُس کی کفالت کے لیئے ۸ آنه فیس علاج میں اضافه هوکر ایک روپیه ماهوار میڈیکل فیس قرار پائی جو اب تک جاری هی اس فیس سے جس قدر رقم جمع هوتی هی اُس سے انگریزی اور یونانی شفاخانے چل رهے هیں اور مصارف آمدنی کے اندر هیں کالج کے مالیات پر نه ڈاکٹری طریقه علاج کا کچهه بار هی نه یونانی مطب کا — دونوں صیغوں کے واسطے فیس کی اپنی اپنی آمدنی هے - بلکه یونانی مطب کی وجه سے فیس کا جو اضافه هوا تھا اُس کا بڑا حصه بحالت موجودہ بھی انگریزی شفاخانه کے کام میں آتا هی کیونکه شفاخانه یونانی کے مصارف بوجه کمی استاف و ارزانی روپیه کے بمقابله شفاخانه انگریزی کے بہت کم هیں — خلاصه کلام یهه هی که شفاخانه یونانی کے

قیام کا کوئی بار براہ راست کالج کے مالیات پر نہیں پڑتا اور علاج کے دونوں صیغے بغیر خارجی امداد کے اپنی مقررہ آمدنی کی بدولت چل رہے ہیں *

علی گڈہ کالج مسلمہ طور پر مسلمانوں کا مخصوص انسٹی ٹیوشن ہی اور یہہ بھی واقعہ ہی کہ فن طب ہی ایک ایسا فن باقی رہ گیا ہی جو مسلمانوں سے مخصوص ہی اور جس پر مسلمان فخر کرسکتے ہیں- پس جس حالت میں کہ کالج کو کوئی رقم اپنے پاس سے خرچ نہ کرنی پڑتی ہو اور ایک معقول تعداد طلبا کی اس طریقہ علاج کے خواہشمند ہو اور یہہ فن مسلمانوں سے مخصوص رہا ہو تو اُس کا وجود اپنے قومی کالج سے خارج کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں ہو سکتا —— خصوصاً جبکہ ملک میں مشرقی علوم و فنون کے زندہ رکھنے کی کوششیں ہورہی ہیں اور مجوزہ مسلم یونیورسٹی میں اوریئنٹل فیکلٹی کے قیام پر بہت کچھہ بجا طور پر اصرار کیا جارہاھی تو طب کے اس قدیم اور شریف فن کو مٹانے کی تحریک میں مربیان کالج کا حصہ لینا نہایت بے محل کارروائی ہی- موجودہ جنگ نے یوروپین ادویات کو انتہا درجہ تک گراں کرکے ہمکو ایک اچھا سبق دیا ہی کہ ہمکو محض غیر ملکی علاج کے بھروسہ پر اپنے ملکی طریقہ علاج سے بالکل بے پروا نہ ہوجانا چاہیئے *

پس بلحاظ اس ملک کے قدیم معتمد علیہ اور مانوس طریقہ علاج ہونے کے اور بلحاظ ایک معتدبہ حصہ ملک کے رجحان خاطر کے اور بلحاظ اُس واقعی نفع کے جو مریض طلبا اور ساکنین کالج کی رجوعات سے ثابت ہی اور نیز اس وجہ سے کہ کالج پر براہ راست اس صیغہ کے علاج کا کوئی خاص بار نہیں ہی میں رزولیوشن مجوزہ سے اختلاف کرتاہوں *

اور انگریزی طریقہ علاج کے ساتھہ یونانی طریقہ علاج کا بھی طلبہ کے نفع اور صحت کی خاطر سے کالج میں بدستور قایم رکھنا نہایت ضروری سمجھتا ہوں *

کیفیت نسبت مد هفت دهم وهیژدهم

(پچاس فی صدی حاضری نماز و پچھتر فی صدی حاضری دینیات کو ترمیم کرکے قواعد مجریہ نواب محسن الملک بہادر کا اجرا)

اپنے ان دونوں رزولیوشن کی تائید میں مولوی محمد یعقوب صاحب محرک تحریر فرماتے ہیں کہ :——

"اس میں ذرا شبہ نہیں کہ نماز ارکان اسلام میں سب سے زیادہ اعلیٰ اور مقدم ہی *

شعر

روز محشر کہ جانگداز بود * اولین پرسش نماز بود

اور منتظمان بورڈنگ ہوس کا یہہ سب سے مقدم اور ضروري فرض هی کہ وہ اپنے اخلاق و مثال اور مواعظ حسنہ سے طلبہ کو نماز کي طرف متوجہ کریں - لیکن جبریہ ادائي فرائض کسي طرح شعایر اسلام میں داخل نہیں هی اور پنجگانہ حاضري مسجد کي لازمي قرار دینا اور یونیورسٹي کے امتحانات میں پچاس في صدي حاضري مسجد کي ضروري قرار دینا ایک ایسي سختي هی جو طلبا کي تعلیم میں بہت بیجا رکا وٹیں پیدا کرے گي اور اس طریقہ کے اجرا سے طلبا کے دلوں میں بجائے نماز کا شوق پیدا ہونے کے اُس کي طرف سے نفرت پیدا ہونے کا قوي اندیشہ هی - اس طرح پر کلاس و دینیات کي حاضري ۷۵ فیصدي قایم کرنا اور امتحانات یونیورسٹي و دیگر امتحانات کي شرکت کو اُس پر موقوف کرنا ایک ایسي شدید سختي هے جو کسي طرح قابل برداشت نہیں هوسکتي - بلاشبہ دینیات کے احکام کي تعلیم یعني کورس کي اصلاح ایک نہایت ضروري کام هی اور طلباء کے سامنے ایک ایسا اعلیٰ نمونہ تعلیم اسلام کا پیش کرانے کي ضرورت هی جو بلاخوف کے رغبت دلي سے اُن کو مسجد اور کلاس دینیات کي طرف لے جائے - ایک عرصہ سے میري یہہ رائے هی کہ کالج کلاسیز کے طالب علموں کو بجائے موجودہ دینیات کي کتابوں کے درس کي اسلام کے اعلیٰ اخلاق اور فلسفہ اسلام کي ایسي تعلیم دي جائے جو سني اور شیعہ، مقلد اور غیر مقلد، احمدي اور وہابي کے فرقوں سے بالاتر هو اور جس میں تمام مسلمان طلبا بلا لحاظ سني و شیعہ کے شریک هوسکیں - فقہ کے مسائل ضرور علحدہ علحدہ پڑھانے کي ضرورت هي لیکن اُن کي تعلیم اسکول میں ختم هوجانا چاهئے اور کالج کلاسوں میں اسلام کي وہ اعلیٰ اور ارفع تعلیم دینا چاهیئے جو فرقہ بندي کي اسپرٹ سے بالاتر هو - اب وقت هی کہ ٹرسٹیان کالج اس اهم مسئلہ کي طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں اور بجائے جبریہ تعلیم کے اس قسم کي مذهبي تعلیم کا کالج میں انتظام فرمائیں جو خود طلبا کو مسخر کرلے — جبریہ اشاعت مذهب سے اسلام نے همیشہ احتراز کیا هی" *

نوٹ آنریری سکرٹری :

- محرک صاحب کا یہہ فرمانا بیشک صحیح ہی کہ جبریہ اشاعت اسلام میں شرعاً جائز نہیں — مگر یہہ حکم غیر مسلم اقوام کے بارہ میں ہی - مسلمانوں کو اور خصوصاً مسلمان بچوں کو سات برس کی عمر سے نماز کی تائید کرنے اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر مارنے کا حکم ہی — حدیث شریف کے الفاظ یہہ ہیں :

مرو اولاد کم بالصلوۃ وھم ابناء سبع سنین و اضربو ھم علیھا و ھم ابناء عشرسنین وفرقو بینھم فی المضا جع *

ترجمہ : اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز کا حکم دو اور دس برس کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر مارو اور اُن کی خوابگاہیں علحدہ کردو (مسلم و مسند امام احمد) *

(دوسری حدیث از بخاری شریف) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلعم قال والذی نفسی بیدہ لقد ھممت ان امر بحطب یحطب ثم آمر بالصلوۃ فیوذن بھا ثم آمر رجلاً فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال فاحرق علیھم بیوتھم *

ترجمہ: ابوھریرہ سے روایت ھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ھی اُس ذات کی جس کے ھاتھہ میں میری جان ھی میں نے ارادہ کیا تھا کہ لکڑیاں جمع کی جائیں پھر نماز کا حکم دیا جائے اور اذان دی جائے پھر ایک آدمی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں (جب نماز کھڑی ھوجاوے) میں لوگوں کی طرف جاؤں اور اُن کے گھروں کو (جو جماعت میں شامل نہیں ھوئے) معہ اُن کے آگ لگادوں *

نیز بعض روایات میں تارک صلوۃ اشخاص سے میل جول ترک کرنے کا بھی حکم ھی - اور نماز کی تائید میں جس قدر آیات کلام مجید میں آئی ھیں دوسری کسی عبادت کے لیئے نہیں آئیں — نماز مرتے دم تک کسی حالت میں معاف نہیں کی گئی — پانی نہ ھو تو

تھم سے ؛ کھڑے ہوکر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر ، لیٹ کر اور بالآخر اشارہ سے ادا کرے - کسی حالت میں اس کی ترک کی اجازت نہیں دی گئی — ایسی حالت میں جب کہ منتظمین کالج نے طلبا کی مذہبی تربیت اور مذہبی تعلیم کی ذمہ داری قبول کی ہی تو سب سے زیادہ اس رکن کی جو اسلام میں سب سے زیادہ مقدم ہی تاکید اور ترغیب و ترہیب ہونی ضروری اور لازمی ہی — نماز کی تاکید سے نہ صرف مذہبی تلقین کا فائدہ ہی بلکہ پابندی اوقات، اجتماع قومی اور نیز کام کرتے کرتے جو طبایع اُکتا جاتی ہیں اُن کو دماغ کے آرام دینے اور وضو اور نماز سے از سرنو تازہ دم ہو ہوکر دوبارہ کام میں مشغول ہونے کا پورا موقع ملتا ہی — نیز نمازی کو صفائی، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنے کا التزاماً زیادہ موقع ہوتا ہی – جو صحت انسانی کے لیئے نہایت ضروری اور لازمی چیزیں ہیں — پانچوں وقت ایک آواز (اذان) پر سب کا جمع ہونا ایک امام کی آواز پر رکوع سجود ادا کرنا ڈسپلن اور ہر قسم کا انتظام قایم کرنے کے لیئے اُن کو پورے طور پر آمادہ اور اس قابل بنا دیتا ہی کہ تمام اجتماعی امور باحسن وجوہ انجام دے سکیں — اس لیئے میرے نزدیک نماز کی پابندی نہ صرف مذہبی پابندی ہی بلکہ کامل ڈسپلن کا ایک بہترین قابل تقلید نمونہ ہی — چونکہ کالج کے طلبا عموماً سمجھدار اور قومی درد رکھنے والے ہوتے ہیں — اس لیئے اُن سے توقع کی جاسکتی ہی کہ وہ نماز جماعت کی حاضری کو جو قومیت کی روح پیدا کرنے کا اور آپس میں الفت و محبت اور تبادلہ خیالات اور دوسرے ہر قسم کے نیک و بد حالات کے معلوم کرنے کا موقع دیتی ہی کبھی بہ نظر استکراہ نہ دیکھینگے اور اُس کو سچے مسلمانوں کی طرح خوشی اور خندہ پیشانی سے منظور کرینگے - ایسے ضروری اور مفید امر کے لیئے جو دین اور دنیا میں کار آمد ہو ہمارے پاس کی حاضری کی پابندی سختی سے تعبیر نہیں کی جاسکتی - چونکہ کالج میں آنے اور مصارف برداشت کرنے کا مقصد اعلیٰ امتحانات یونیورسٹی کی تیاری ہی ، اس لیئے محض اس خیال سے کہ طلبا سمجھیں کہ نماز اس سے بھی زیادہ ضروری اور مقدم چیز ہی، اُس کی حاضری کی قید لگانا اُن کو اُن کے سب سے اعلیٰ اور ضروری فرض کی طرف رہبری کرنا ہی جو کسی طرح غیر مناسب معلوم نہیں ہوتا *

تعلیم دینیات کے بارہ میں محمدن ایجوکیشنل کانفرنس لاہور منعقدہ سنہ ۱۸۹۸ ع کے موقع پر ماریسن صاحب کی اسپیچ قابل توجہ ہی جنہوں نے تعلیم دینیات کا رزولیوشن پیش کرتے ہوئے مثالاًاپنی تعلیم کا حال یوں بیان کیا تہا کہ :—

"میں نے ایک بہت بڑے اسکول ویسٹ منسٹر میں تعلیم پائی ہی— وہاں یہہ قاعدہ تہا کہ بورڈر چھہ بجے اُٹھہ کر آدہ گھنٹہ تک مذہبی فرائض ادا کرتے تھے اور پھر ڈیڑہ بجے ایک بہت بڑے دالان میں ایک طالب علم کے پیچھے عبادت کرتے تھے اور چھٹی سے پیشتر ایک بجے اور ۰ کے بعد کوئی تین بجے دوپہر نماز پڑھی جاتی تہی اور آخر کو پانچ بجے عبادت کرتے تھے اور* بورڈنگ ہوس میں ۹ و ۱۰ بجے رات کو سونے سے پیشتر پھر نماز پڑھتے تھے — وہاں یہہ قاعدہ تہا کہ ہر جماعت میں بائیبل پڑھنی ہوتی تہی (انگریزی میں یا گریک میں) اور اُس کے ساتھہ تفسیر ہوتی تہی اور ایک کتاب دینیات کی ہوتی تہی — جب میں نے انٹرنس پاس کیا اور کیمبرج میں داخل ہوا تو وہاں ہر کالج میں ایک گرجا ہوتا ہی — اور ہر طالب علم کا فرض ہی کہ مذہبی فرائض ادا کرے اور ہر روز دن میں ایک مرتبہ اور اتوار کو دو دفعہ — وہاں سب سے اول ایک امتحان دینا ہوتا ہی جس میں ایک تہائی حصہ مذہبی تعلیم کا ہوتا ہی — اس امتحان میں انجیل یونانی زبان میں ہوتی ہی — **اور جب تک یہہ امتحان نہیں پاس کرلیا جاتا کسی کو ڈگری نہیں ملتی**" *

یہہ نمونہ ہی اُن مدارس میں تعلیم و تربیت مذہبی کا جن کے نمونہ پر ہمارا کالج چل رہا ہی — پس جب ایک کرسچین اسکول و کالج میں اس قدر پابندی نماز اور عبادت کی کی جاتی ہی تو مسلمانوں کا کالج بہت زیادہ مستحق ہی کہ اُس میں خدائے واحد کی پرستش کے لیئے اُس سے زیادہ نہیں تو کم اہتمام بھی نہیں ہونا چاہیئے *

تعلیم دینیات اور نماز کی پابندی کی غرض سے جو قاعدہ بنایا گیا ہی اُس کا کوئی مخالف اثر اُن طلبا پر نہیں پڑتا جو پہلے ہی سے تعلیم دینیات کی طرف متوجہ ہیں اور جو نماز کے ہمیشہ سے عادی ہیں— تعزیری قانون صرف اُن لوگوں کو ناگوار ہوتا ہی جو اُس قانون کی منشاء کی خلاف ورزی کے عادی ہوتے ہیں — اب سوال یہہ ہی کہ جو طلبا

نہ تو دینیات کی تعلیم کے وقت باقاعدہ حاضر رہتے ہیں اور نہ نماز کے عادی ہیں اُن کی اصلاح کی ضرورت ہی یا نہیں - اگر کالج طلبا کی دینی تعلیم و تربیت کا ذمہ دار نہیں ہی تب تو بیشک کسی قسم کے قواعد کی ضرورت نہیں - لیکن اگر منتظمین کالج طلبا کی دینی تعلیم و تربیت کے بھی ذمہ دار ہیں اور ضرور ہیں تو آخر اس کی کیا وجہ ہی کہ الہ آباد یونیورسٹی کے مقررہ نصاب کی تعلیم میں ۷۵ فیصدی سے کم حاضری امتحان سے محروم رکھنے کی تو کافی وجہ تسلیم اور بسرو چشم قبول مگر دینی تعلیم اور فرائض الہی کی اُسی قدر فروگذاشت پراگر امتحان سے محروم کیئے جانے کا وہی قاعدہ بنایا جاتا ہی تو وہ قابل اعتراض ہے - انگریزی، تاریخ یا فارسی یا ریاضی کے گھنٹوں میں سال بھر مقررہ حاضری پوری نہ ہونے کی صورت میں یونیورسٹی کا قاعدہ محرومی از شرکت امتحان قابل اعتراض نہیں تو دینیات کی تعلیم کے متعلق یہی اُس قاعدہ کے اجرا کی مخالفت کے اُس کے سوا اور کیا معنی ہوسکتے ہیں کہ تعلیم دینیات کی اُس قدر اہمیت تسلیم نہیں جتنی اور مضامین کی تعلیم کی مسلم ہی - اگر یہی بات ہی تو تاویلات سے کیا فائدہ جرات کے ساتھہ کہدینا چاہیئے کہ ہم کو تعلیم دینیات کی اتنی ضرورت نہیں ہی - ورنہ اس کے کچھہ معنی نہیں کہ دو مضامین کی تعلیم کی اہمیت تو یکساں ہو مگر ایک مضمون کی بے توجہی کرنے پر جو سزا مقرر ہی وہ دوسرے مضمون کی طرف سے لاپروائی کرنے پر روا نہ رکھی جاے - رہا نماز کی حاضریوں کی قید سے طلبا کے دل میں نماز سے نفرت پیدا ہوجانے کا خوف تو کیا یہہ فرضی خوف (جس کی کوئی نظایر سامنے نہیں ہی) کافی وجہ ہی کہ طلبا کو نماز کی پابندی کے لیئے ایسے قاعدہ کے ماتحت نہ رکھا جاوے جو تنہا ذریعہ ہو طلبا کو نماز کی طرف متوجہ کرنے کا - اگر کسی مسلمان کا سچ مچ یہہ عقیدہ ہی کہ ارکان اسلام میں سے نماز سب سے اعلی اور مقدم رکن ہی اور اگر اُس کو حقیقت میں یقین ہی کہ (روز محشر کہ جانگداز بود اولین پرسش نماز بود) اور اس اعتراف سے یہہ مراد نہیں کہ پنچوں کا کہنا سر آنکھوں پر مگر پرنالہ یہیں گرے گا تو کم سے کم یہہ ہرگز سمجھہ میں نہیں آتا کہ ایسا مسلمان اس مقدم فرض کے مسلسل ترک پر اُس پاداش کو کیونکر ناگوار قرار دیسکتا ہی جو اُس سے بہت کم اہم فرض سے غفلت کرنے کی مقررہ پاداش ہی *

یہہ ایک بالکل بدیہی معاملہ ھی کہ سال بھر میں نصف نمازیں ترک کرنا ایک سمجھدار مسلمان نوجوان کا سب سے بڑا گناہ ھی؛ یا دوران تعلیم ریاضی یا فارسی یا عربی میں ۷۵ فیصدی سے کم حاضری زیادہ قابل مواخذہ ھی - میں اپنے اُن معزز احباب کا بہت شکر گذار ہوں گا جو مجھے نمونہ کے طور پر کوئی ایسا رسالہ یا تصنیف یا مضمون عنایت فرمائینگے جس کا مجرد مطالعہ ایک عادی بے نماز کو بانماز بنادے — اگر یہہ تجربہ صحیح ثابت ہوجاوے تو بیشک اُس صورت میں میرے نزدیک پھر طلبا کو نماز کا عادی بنانے کے لیئے محرومی امتحان کی شرط کی ضرورت باقی نہ رہیگی اور یہہ جو کہا جاتا ھی کہ نواب محسن‌الملک بہادر کے زمانہ کے قواعد متعلق صیغہ دینیات کا اجرا کافی ھی میں ذیل میں اُن قواعد کا اقتباس درج کرتا ہوں - اگر ان قواعد کی پابندی حقیقت میں مقصود تھی اور ہے تو اُن میں اور جدید قاعدہ میں چنداں تفاوت نہیں معلوم ہوتا- لیکن اگر سابقہ قواعد کی اچک سے طلبا کا مستفید ہوسکنا اُن قواعد کا مرغوب طبع مابہ الامتیاز ھی تو پھر کچھہ زیادہ کہنے سننے کی ضرورت نہیں ھی — میرا عقیدہ یہہ ھی کہ سب کو ایک وقت خدا کے حضور میں حاضر ہو کر اپنے اعمال کی جواب دھی کرنی ہوگی اور اس مطالبہ کا بھی جواب دینا ہوگا کہ وہ فرض الہی جس کی بابت اچھی طرح سب کو معلوم تھا کہ (اولین پرسش نماز بود) اُس کے تحفظ کے لیئے کیا موثر تدبیر اختیار کی گئی تھی " *

خلاصہ قواعد دینیات مرتبہ نواب محسن الملک بہادر

(۱) " سالانہ و ششماھی امتحانات میں امتحان دینیات کی کامیابی کے بغیر ترقی نہ دی جائے اور جب تک اُس امتحان میں کامیاب نہ ہوں ترقی نہ دیجائے بلکہ اُس وقت تک اُسی کلاس میں رکھے جائیں جس کا امتحان دیا تھا " *

(۲) "کالج میں جو ایونگ پارٹیاں دی جاتی ہیں اُن میں ہمیشہ اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ اُن کے اثناء میں مغرب کا وقت نہ آنے پاوے اور اگر نماز مغرب کا وقت آجائے تو تمام مسلمان بلا استثنا مغرب کی نماز ادا کریں" *

(۳) " نماز با جماعت ادا کرنے کی پوری تائید ہونی چاہئے اور یہہ لازم کرنا چاہیئے کہ طلبہ منجملہ پانچ وقت کے اکثر اوقات میں نماز باجماعت ادا کریں " *

(۴) " افسران بورڈنگ ہوس کو اس بات کی پوری ہدایت ہونی چاہیئے کہ لڑکے صبح کو ایسے وقت بیدار ہوں کہ صبح کی نماز وقت پر ادا کر سکیں " *

بہر حال نماز کی پابندی کا کافی انتظام ہونا نہ ہونا ایک دینی معاملہ ہی — اور دینیات کلاس کی حاضری کی قید اُس سے زیادہ نہیں جو اور مضامین کے لیئے پہلے سے مقرر ہی - لہذا بوجوہ مندرجہ بالا نہایت زور سے میں اس رزولیوشن سے اختلاف کرتا ہوں اور اس تحریک کو اُس ذمہ داری سے متناقض سمجھتا ہوں جو ٹرسٹیان کالج پر بحیثیت منتظمین کالج عاید ہی *

۳ ہفتم نسبت مدفوزدہم

(کمیٹی ہائے ترتیب دہندہ نصاب تعلیم دینیات سنی و شیعہ سے مولوی سید سلیمان اشرف صاحب و مولوی فدا حسین صاحب کا نام خارج کرنا اور اُن کے بجائے نواب سید علی حسن خاں صاحب صفی الدولہ و مولوی غلام الحسنین صاحب کا تقرر) *

اس رزولیوشن کی بابت محرک صاحب نے تحریر فرمایا ہی کہ " اُن دونوں صاحبوں کے متعلق زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہی — صرف اس قدر کافی ہی کہ گذشتہ سال ان حضرات کی ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے کالج کی بنیادیں تقریباً متزلزل ہوگئی تھی — ایسے حضرات کو کالج کی تعلیم دینیات کی کمیٹی مرتب نصاب میں داخل کرنا نہایت خطر ناک ہی - بجائے ان حضرات کے جناب مولوی غلام الحسنین صاحب کا نام کمیٹی نصاب شیعہ میں اور نواب سید علی حسن صاحب کا نام کمیٹی دینیات سنی میں شامل کیا جائے " *

نوٹ آنریری سکرتری :

ان دونوں کمیٹیوں میں مولانا سید سلیمان اشرف صاحب اور مولانا فدا حسین صاحب کو اس لیئے شامل کیا گیا ہی کہ وہ کالج کے دینیات اسٹاف کے ممبر ہیں ، وسیع النظر اور" تجربہ کار ہیں ، کالج کی ضروریات سے واقف ہیں اور خاص علیگڈھ میں قیام فرما ہیں- ہردو کمیٹی کو عملی طور پر بروقت عمدہ مدد دے سکتے ہیں - اس لیئے اُن کا ممبر کمیٹی ہونا ضروری ہی - اس کے علاوہ جب تک یہہ حضرات کالج اسٹاف کے ممبر ہیں اُن پر پورا اعتماد اور بھروسہ نہ کرنا کام کی ابتری کا باعث ہوگا اور اسٹاف کے ممبروں پر عدم اعتماد کا علم طلبہ کے اخلاق و عادات پر بھی اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتا —— جس گذشتہ خطرہ کی طرف معزز محرک نے اشارہ کیا ہی وہ محض ایک اتفاقی امر تھا اور اس تحریک سے کسی طرح متعلق نہیں ہوسکتا —— اس لیئے کہ مولوی سلیمان اشرف صاحب سنی کمیٹی کے ممبر ہیں اور مولوی فدا حسین صاحب شیعہ نصاب کمیٹی کے ممبر ہیں - لہذا دونوں کے کام کا حیز جدا جدا ہی - اور ان دونوں کمیٹیوں میں ان حضرات کے علاوہ اور بھی کئی ایک علما شریک ہیں - اگر یہہ مان لیا جائے کہ یہہ حضرات ان کمیٹیوں کے ممبر ہونے کی قابلیت نہیں رکھتے تو ساتھہ ہی یہہ تسلیم کر لینا لازمی ہوگا کہ یہہ دینیات کی تعلیم بھی دینے کے قابل نہیں جو ممبری کمیٹی سے بہت زیادہ اہم کام ہی حالانکہ ایسا باور کرنے کے کوئی وجوہ نہیں ہیں *

دوسرے دو نام جو معزز محرک نے پیش کیئے ہیں میں اُن حضرات کی قابلیت اور اہلیت کا معترف ہوں- مگر سوال یہہ ہی کہ آیا یہہ حضرات آسانی سے وقتاً فوقتاً شریک جلسہ ہوسکینگے یا نہیں اگر شریک ہوا کریں تو چشم ما روشن دل ما شاد ؟ اور کیا چاہیئے - لیکن ایسا نہوسکنے کی صورت میں ناموں کو محض زینت فہرست کے طور پر کام میں لانے سے کوئی عملی فائدہ نہیں ہوسکتا —— اس کے علاوہ سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس میں کافی غور و بحث اور تبادلہ خیالات کے بعد یہہ ممبر منتخب کیئے ہیں اور سنڈیکیٹ کی منظور شدہ تجاویز پر اگر ایسے معاملات کے متعلق اختلافی تحریکات کو روا رکھا جائے گا تو سنڈیکیٹ کی کارروائی محض برائے نام رہ جائیگی *

اس لحاظ سے میری رائے میں سنڈیکیٹ کے اس فیصلہ میں مجوزہ ترمیم مناسب نہیں *

کیفیت قسمت ھ بستم

(کمیٹی مرتب کنندہ نصاب سنی دینیات میں بجائے مولوی محمد مقتدی خاں صاحب شروانی کے حکیم حاذق الملک بہادر کا نام داخل کرنا)

محرک صاحب تحریر فرماتے ھیں کہ " میری رائے میں اصلاح نصاب کے واسطے جناب حکیم صاحب نہایت مفید ثابت ھوں گے اُن کا اس سبب سے کمیٹی میں شامل ھونا نہایت ضروری ھے " *

نوٹ آنریری سکرٹری :

میں جناب حکیم حاذق الملک بہادر کی شرکت نہایت خوشی سے بلکہ شکریہ کے ساتھ قبول کرنے پر آمادہ ھوں بشرطیکہ جناب ممدوح ترتیب نصاب میں امداد کا وعدہ فرمائیں ورنہ جناب موصوف حال میں جب کالج سنڈیکیٹ کے دوبارہ ممبر منتخب ھوئے تو اُنھوں نے تحریری معذرت فرمائی تھی کہ مجھے اپنے روزمرہ کے معمولی اشغال سے اتنی فرصت نہیں کہ میں سنڈیکیٹ کے جلسوں میں حصہ لے سکوں — ایسی صورت میں ترتیب نصاب کے اھم کام کے لیئے جناب حکیم صاحب کو فرصت کا ملنا غیر معمولی توقع ھے - لہذا میری رائے ھے کہ نظر بحالات سنڈیکیٹ کی تجویز بدستور قایم رھے اُس میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں معلوم ھوتی - سنڈیکیٹ نے کافی تجربہ کی بنا پر ممبروں کے نام تجویز کئے ھیں *

کیفیت قسمت ھ بست و یکم

(دینیات کلاس کی غیر حاضری ۷۵ فی صدی اور نماز کی غیرحاضری پر امتحانات سے روکا جانا)

یہہ مد مولانا سید نذیر احمد صاحب نے حسب ذیل الفاظ میں پیش کی ھے — جناب ممدوح تحریر فرماتے ھیں کہ کالج کے امتحانات کے لیئے دینیات کے گھنٹے کی حاضری ۷۵ فی صدی اور نماز کی ۵۰ فی صدی لازمی رکھی گئی ھے جن طلبہ کی اس سے کم حاضری ھوگی وہ شریک امتحان نہ ھوسکینگے — دنیات کے گھنٹوں کی حاضری

کے لیئے بھی شرایط ہونا درست ہی جو اور مضامین کے گھنٹوں کے لیئے ہی — البتہ نماز کی حاضری کم ہونے پر شرکت امتحان سے محروم کر دینا بہت زیادہ سخت ہی جس کی نظیر کسی عربی مدرسہ میں بھی نہیں ہی اور مدرسۃالعلوم کے لیئے سراسر تصنع ہی — اس جبریہ عبادت کا نتیجہ یہہ ممکن ہی کہ نماز سے نفرت ہو جائے — اس لیئے شرکت امتحان کے لیئے نماز کی حاضری کی شرط نہ رکھی جائے اور سنڈیکیٹ کی یہہ تجویز نامنظور کی جائے *

نوٹ آنریری سکرٹری :

اس بارہ میں مد ہشتدہم و ہیزدہم میں مفصل بحث ہوچکی ہی وہ ملاحظہ فرمائی جاوے جس سے یہہ ثابت ہی کہ شرع شریف میں نماز کے لیئے جبر کی تاکید ہی — چنانچہ پیشتر سے کالج میں ایسے قاعدے مروج رہے ہیں - سزا خواہ کسی قسم کی ہو جبر ہی — لہذا جرمانہ کی سزا بھی جبر سے خالی نہیں - مگر چونکہ اس سزا کا اثر صرف والدین پر پڑتا ہی اس لیئے یہہ سزا نا کافی ثابت ہوئی — افسوس ہی کہ دنیاوی مصالح کے اعتبار سے اس اہم فرض کی غفلت پر چشم پوشی ہوتی رہی ہی اور اس قسم کے مصالح دینی امور میں مانع ہونے کی وجہ سے طبقہ علما کا تحریک جدید سے اجتناب رہا جو طرفین کے حق میں مضر ثابت ہوا - جناب مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی نے مسلم یونیورسٹی و کالج کے معاملات میں اپنی شرکت اس شرط سے منظور کی ہی کہ امور دینی کے تحفظ کا میں اُن کو کافی اطمینان دلادوں — ایک طرف علماے دین مجھسے کالج میں تحفظ امور دین کی ضمانت چاہتے ہیں - اور اس کے ساتھہ ہی خدا کے سامنے پوری ذمہ داری ہی - لہذا اگر دینی معاملات میں سہل انکاری روا رکھنے کی پالیسی منظور ہی تو کم سے کم میں تو اس ذمہ داری کا بوجھہ اُٹھا نے کے لیئے تیار نہیں ہوں گا - اور اگر ایسا ہوا تو میں خود کو کالج میں دینی امور کی نگرانی سے بری الذمہ سمجھونگا *

کیفیت فہرست مد بست و دوم

(غربی دروازہ سر سید کورٹ کا نواب حاجی محمد اسحاق خاں صاحب آنریری سکرٹری کے نام سے موسوم کرنا)

چونکہ سرسید کورٹ کا اصلی دروازہ وہ صدر دروازہ ہی جو اب بمنظوری

کرستیان کالج ''وکٹوریہ گیٹ،، کے نام سے موسوم هی اوراگر مسجد کی ضرورت سے اس دروازہ کی ضرورت نہ هوتی جو اس رزولیشن میں زیر بحث هی تو انتظاماً اس دروازہ کا وجود هی نہ هوتا — لہذا یہہ دروازہ درحقیقت مسجد کا صدر دروازہ هی - اس لیئے اس کا کسی کے نام سے موسوم هونا میں کسی طرح مناسب نہیں سمجھتا اور حاجی صاحب نے مجھہ نا چیز کے بارہ میں جو مخلصانہ تحریک پیش کی هی اُس کا شکریہ ادا کرتے هوئے میں اپنی طرف سے یہہ ترمیم پیش کرتا هوں کہ اس دروازہ کا نام باب المسجد یا باب الرحمتہ رکھا جائے جو مسجد کے دوسرے دروازوں کے ناموں یعنی باب العبادۃ اور باب الزیارۃ سے ملتا هوا نام هی *

کیفیت قسمت مہ بست و سوم

(فرگوسن کالج و بنارس کالج و تی اے وی کالجوں کے معائنہ کے لیئے کسی کمیشن کو بھیجنا) *

نوٹ آنریری سکرٹری :

یہہ تینوں کالج جن کے معائنہ کرانے اور رپورٹ طلب کرنے کی معزز محرک صاحب نے راے دی هی همارے کالج سے مختلف اُصولوں پر قایم کیئے گئے هیں — هر انسٹیٹیوشن کے بانی کے ایک خاص مقصد پیش نظر هوتا هی اور وہ اپنی مختص الوقت اور مختص القوم ضروریات پیش نظر رکھکر ایک انسٹیٹیوشن کی بنیاد ڈالا کرتا هی — همارے کالج کا بنیادی پتھر رکھتے وقت اس کے محترم بانی کا جو مقصد تھا وہ سب صاحبوں کو معلوم هی اور جن اُصولوں کی انہوں نے پیروی کی اور جو طرز عمل اُنہوں نے اختیار کیا اس کے دیکھنے اور جاننے والے سیکڑوں حضرات ابھی زندہ موجود هیں — اس کے علاوہ جبتک هماری قوم میں ایسا هی ضبط نفس اور ایثار کا مادہ پیدا نہ هوجاے جو براے نام رقوم پر انسٹیٹیوشن کی خدمات پر آمادہ اور مستعد کرسکے اُس وقت تک اُن کی تقلید کرنا اور موجودہ طریقہ عمل کو بدلنا اور اُن اصولوں میں جن پر اس وقت تک کالج چلا اور چل رها هی تغیر و تبدل کرنا نہ صرف غیر مفید اور قبل از وقت معلوم هوتا هی بلکہ اُس سے کالج کا مقصد فوت هوجانے کا

اندیشہ ھی – خصوصا جبکہ چالیس برس کے تجربہ نے ثابت کردیا ھی
کہ جن اصولوں پر یہہ کالج چلایا گیا ھی وہ نہایت سود مند اور قوم کی
بہبود اور کالج کی شہرت و عظمت کا ذریعہ ثابت ھوئے – لہذا اس قسم
کا تغیر تجویز کرنے سے پیشتر جملہ حالات جن پر اس کالج کی بنیاد ڈالی
گئی ھی اچھی طرح سے سمجھنے کی ضرورت ھی اور محض یہہ واقعہ کہ
دوسرے کالج یا اس قسم کے انسٹیٹیوشن اس سے مختلف اصول پر چلائے
جارھے ھیں کسی طرح اس امر کو مستلزم نہیں ھی کہ یہہ کالج بھی
اُنہیں اصول پر چلایا جاوے– اول آپ اپنے اصول بدل دیجئے، قانون بدل
دیجئے جس میں وہ سب اصول درج ھیں اُس کے بعد طریق عمل بدلنے کا
اختیار ھوگا– علاوہ اس کے ھرگز قرین مصلحت نہیں ھی کہ ایک درسگاہ جو
چالیس سال سے کامیابی کے ساتھہ ایک روش پر چلائی جارھی ھی اُس
کے طرز انتظام میں یک لخت انقلاب پیدا کردیا جاوے – اس کہنے سے
میرا یہہ مطلب نہیں ھی کہ جن اصول پر مذکورہ بالا دوسرے کالج چلائے
جارھے ھیں مناسب یا عمدہ نہیں ھیں بلکہ میں اُن درسگاھوں کی دل
سے قدر کرتا ھوں اور دل سے خواھش کرتا ھوں کہ ھماری قوم میں بھی
اسی قسم کے لوگ پیدا ھوجائیں کہ جو نہایت صبر و قناعت کے ساتھہ
قلیل معاوضہ پر اپنی خدمات قوم کے سپرد کرکے اپنی زندگی آسانی سے
قوم کی خدمت میں بسر کرسکیں – لیکن جب تک ایسے اشخاص پیدا
نہوں اُس وقت تک اُن کی تقلید کا خیال بے محل ھی – اگر قوم کو
اتنا احساس ھوگیا ھی تو کوئی مشکل نہیں ھی کہ اول ایک بطور نمونہ
کے چھوٹا سا نیا کالج اُن اصولوں پر قایم کرکے دنیا کو دکھایا جاوے کہ وہ
بھی اُن قوموں سے پیچھے نہیں جو دوسرے کالجوں کو چلارھے ھیں – لیکن
بغیر تجربہ کیئے ھوئے بنے بنائے عظیم الشان انسٹیٹیوشن کو معرض امتحان
میں مبتلا کرنا خطرہ سے خالی نہیں — ھاں اس سفر سے اگر صرف
اعداد اور رقوم مصارف معلوم کرنا مقصود ھی تو اول تو یونیورسٹی کیلنڈروں
سے بہت سی مطلوبہ معلومات بہم پہنچ سکتی ھیں اور اُن کے علاوہ اور
جن جن حالات کا دریافت کرنا مقصود ھو اُنہیں درسگاھوں کے منتظمین
سے بذریعہ تحریر دریافت کیئے جاسکتے ھیں اور ھرگز یہہ اندیشہ نہیں
ھی کہ حضرات منتظمین استفسارات کا جواب دینے سے دریغ فرمائینگے –
ان وجوہ سے میں کسی ایک یا زیادہ عہدہ داروں کو سفر تحقیقات کی

زجنت دینا اور اس سفر کے مصارف کا بار کالج پر ڈالنا غیر ضروری سمجھتا ہوں اور اس تجویز سے اختلاف کرتا ہوں *

کیفیت نسبت مد بست و چہارم

(مرمت کی مختلف مدات میں ایک کی بچت دوسری میں صرف کرنا)

نوٹ آنریری سکرٹری :

عام مدات کی نسبت دفعہ $\frac{78}{12}$ موجود ہی- اس کے مطابق مد مرمت کی بچت کا روپیہ آنریری سکرٹری صاحب بمنظوری سنڈیکیٹ دوسری مد میں بشرط ضرورت منتقل کرسکتے ہیں - لیکن بجٹ میں مرمت کی صرف ایک مد ہی اور اس کے اندر جس قدر مرمتیں مختلف عمارتوں کی ہیں وہ سب شامل ہیں - لہذا اگر ایک عمارت کی مرمت کا بچا ہوا روپیہ ضرورتا دوسری عمارت کی مرمت پر صرف ہوجائے تو سوائے نفع کے کوئی نقصان معلوم نہیں ہوتا - خصوصا جبکہ ایک مضبوط کمیٹی اس امر کی جانچ کے لئے موجود ہی کہ جس مرمت پر روپیہ لگایا جائیگا وہ ضروری ہی یا نہیں - لہذا میں کوئی وجہ نہیں پاتا کہ اس قسم کی قید مرمتوں کے متعلق عاید کی جائے - اور کوئی ایسی پابندی لازم کردی جاے جس سے نفع تو مطلق نہو اور نقصان کا اندیشہ ہو *

کیفیت نسبت مد بست و پنجم

(عمارات جدید کی ماہواری رپورٹ سنڈیکیٹ میں پیش ہونا - انجنیر صاحب کا معائنہ روزانہ - ممبر صاحب انچارج کا معائنہ ہونا - کتاب کا سنڈیکیٹ میں پیش ہونا) *

نوٹ آنریری سکرٹری :

اس تحریک کا حصہ اول بائی لاز کمیٹی تعمیرات کی دفعہ ۲ میں داخل ہی اور باقی حصص کی بابت کمیٹی تعمیرات خود قاعدہ بناسکتی ہی — اس لیئے اس کا بجٹ میٹنگ میں پیش کرنا ضروری نہیں معلوم ہوتا — بائی لاز میں اس قسم کا اضافہ کافی ہی — اگر کمیٹی کسی دفعہ کے اضافہ کی ضرورت سمجھتی ہی تو وہ سنڈیکیٹ کی پیشی اور منظوری کے بعد ٹرسٹی صاحبان کے سامنے پیش کردیئے جائینگے *

دفعہ ۲ کا خلاصہ یہہ ھی کہ اُس کی (کمیٹی تعمیرات کی) کارروائی باضابطہ تحریر میں آئیگی اور نقل اُس کی بغرض اطلاع یا منظوری کے معرفت آنریری سکرٹری کالج سنڈیکیٹ میں پیش ہوا کرے گی۔ اور ھر ماہ کا خرچ معہ تفصیل کام کے آنا چاھیئے *

کیفیت نسبمد مد بست و ششم

(تقرر مسٹر عبدالمجید صاحب قریشی بجاے بابو جادو چندر صاحب چکرورتی اسسٹنٹ پروفیسر مستعفی جس کو سنڈیکیٹ نے افسوس کے ساتھہ منظور کرلیا) *

نوٹ آنریری سکرٹری :

بابو جادو چندر صاحب چکرورتی نے کبر سنی کی وجہ سے استعفا دیدیا اور اُن کی بجاے سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع میں حسب سفارش پرنسپل صاحب کالج مسٹر عبدالمجید صاحب قریشی کا تقرر منظور کیا ھی – اور مقدار اضافہ تنخواہ مسٹر عبدالمجید صاحب کو آنریری سکرٹری اور پرنسپل صاحب کے مشورہ پر محول کردیا ھی جو بعد میں تجویز ھوگا – اُمید ھی کہ ٹرسٹی صاحبان بھی اس تقرر کو منظور فرمائینگے *

کیفیت قسمت مد بست و ھفتم

(انتخاب مکرر مسٹر محمد علی صاحب آئسن بر عہدہ ٹرسٹی)

مسٹر محمد علی صاحب اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی طرف سے میعادی ٹرسٹی تھے اُن کی میعاد مارچ سنہ ۱۹۱۵ ع کو ختم ھوگئی تھی، اس لیئے ایسوسی ایشن مذکور نے دوبارہ اُن کو پانچ سال کے لیئے من ابتداے اپریل سنہ ۱۹۱۵ ع لغایت ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۲۰ ع منتخب کیا اور باضابطہ اطلاع دی – یہہ مد اطلاعاً درج کیا گیا ھی *

خاکسار

محمد اسحاق خاں عفی اللہ عنہ

آنریری سکرٹری

کاغذ نمبر ۴

ووٹ تحریری پراکسی بموجب قاعدہ (۳۲) قواعد و قوانین ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم بابت اُن تحریکوں کے جو ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۱۵ ع کی بجٹ میٹنگ میں پیش ہونگے

التماس آنریری سکرٹری

ٹرسٹی صاحبوں کو چاہیئے کہ بمقابل ہر مد کے اپنی رائے نسبت منظوری یا نامنظوری کے تحریر فرماکر اور اُس پر دستخط ثبت فرماکر اس کاغذ کو تاریخ مقررہ اجلاس سے ۲۰ دن پہلے یا اُس سے پیشتر آنریری سکرٹری صاحب کے پاس واپس فرمائیں - نیز اجلاس میں بھی تشریف لاکر شریک ہوں *

(دستخط) محمد مزمل اللہ خاں
آنریری سکرٹری

مد اول

منظوري بجٹ ۱۹۱۵-۱۶ع جس طرح پر که وه مرتب هوکر سنڈیکیٹ سے منظور هوا *

(الف) منظوري ترقي ۲۵ روپیه ماهوار در تنخواه اسسٹنٹ پروفیسر عبدالمجید صاحب قریشي بموجب اسکیم درجه بندي از ۱۶ جون سنه ۱۹۱۵ ع *

مد دوم

منظوري انتظام جدید انگلش هوس منظور کرده سنڈیکیٹ

مد سوم

منظوري تجویز انریري سکرتري صاحب بابت مخصوص کرنے سید محمود کورٹ کے برائے طلبائے غیر مستطیع و اجرائے شرح رعایتي و تخصیص قرض حسنه برائے بورڈران هوسٹل مذکور *

مد چهارم

منظوري تجویز علحدگي آیس مشین *

مد پنجم

منظوري كميتي هائے مدبران تعليم مذهبي سني و شيعه و قواعد منظور كردة سنديكيت منعقدة يكم مارچ سنه ۱۹۱۵ ع *

مد ششم

منظوري تحريك شكريه مسلم يونيورستي ايسوسي ايشن بتقريب عطائے ۲۶ هزار روپيه *

مد ششم (الف)

۱ — منظوري انتخاب خان بهادر شيخ وحيد الدين صاحب برائے ممبري سنديكيت *

۲ — منظوري انتخاب مولوي بشير الدين صاحب ايديتر اخبار البشير برائے ممبري سنديكيت *

مد هفتم

تجويز يونيورستي ايسوسي ايشن كه ترستي صاحبان كالج يه پابندي قبول كريں كه آينده عهدة پروفيسري كالج پر نئے تقررات زيادة سے زيادة سنه ۱۹۲۰ ع تک هونے چاهيئيں *

مد هشتم

جدید عهده پروفیسر کالج کا جو حال میں قایم هوا هی " قاسم علي جیراج بهائي پروفیسر آف هستري " کے نام سے موسوم کیا جاوے *

مد نهم

تجویز میجر سید حسن صاحب بلگرامي بابت اجرائے شرح رعایتي برائے طلبائے کالج بلا تعین هوستل و بلا تعین تعداد طلبا *

مد دهم

تجویز ~~سعید محمد~~ خاں صاحب بابت تخفیف عهده اسستنت سکرتري و تقرر سپرنتندنت دفتر به تنزلي تنخواه و تقرر آنریري اسستنت سکرتري از ترستیان کالج *

مد یازدهم

تجویز سعید محمد خاں صاحب دربارہ ترمیم جمله قوانین و قواعد کالج از سرتاپا *

مد دوازدهم

تجویز سعید محمد خاں صاحب تیاري بابته فهرست ترستیان جنهوں نے کسي قسم کي دلچسپي کا اظهار کالج سے نهیں فرمایا *

مد سیزدهم

تجویز سعید محمد خاں صاحب بابت اضافه فرائض ترستیان و پیش کرنے رپورٹ کارگزاري خود (ترمیم قانون قابل پیشي جلسه سالانه) *

مد چهاردهم

تجویز سعید محمد خاں صاحب بابت منسوخي پراکسي سستم (ترمیم قانون قابل پیشي سالانه جلسه) *

مد پانزدهم

تجویز مولوي محمد یعقوب صاحب که علي گده انستیتیوت گزت بند کردیا جائے اور جو امداد کالج سے اُس کے واسطے دي جاتي هی روک دي جائے *

مد شانزدهم

تجویز مولوي محمد یعقوب صاحب بابت انسداد طریقه علاج یوناني در کالج *

مد هفتدهم

تجویز مولوي محمد یعقوب صاحب بابت منسوخي قواعد منظور کردہ سنڈیکیت جن کے ذریعه سے ان طلبه کو جن کي حاضري ۷۵ في صدي سے کلاس دینیات میں کم هو ، امتحان سے روکا جانا منظور هوا *

مد هیزدهم

تجویز مولوي محمد یعقوب صاحب بابت تنسیخ قواعد منظور کردہ سنڈیکیت متعلق امتحان سے روکے جانے اُن طلبا کے جنکي حاضري نماز میں پچاس فیصدي سے کم هو *

مد نوزدهم

تجویز مولوي محمد یعقوب صاحب که کمیٹي هائے اصلاح نصاب دینیات (منظور کردہ سنڈیکیت) میں سے مولوي سید سلیمان اشرف اور مولوي فدا حسین صاحب کے نام خارج کیئے جائیں *

ھد بستم

تجویز مولوی محمد یعقوب صاحب کہ کمیٹی نصاب دینیات اہل سنت والجماعت منظور کردہ سنڈیکیٹ میں بجائے مولوی محمد مقتدی خاں صاحب کے حکیم حاذق الملک مولوی محمد اجمل خاں صاحب کے نام کا اضافہ کیا جائے *

ھد بست و یکم

تجویز مولوی خلیل احمد صاحب کہ شرکت امتحان کے لیئے نماز کی حاضری کی شرط نہ رکھی جائے اور سنڈیکیٹ کی تجویز منسوخ کی جائے *

ھد بست ودوم

تجویز حاجی محمد صالح خاں صاحب کہ جدید دروازہ غربی سر سید کورٹ کا نواب حاجی محمد اسحق خاں صاحب کے نام سے موسوم کیا جائے (معہ مشورہ آنریری سکرتری صاحب کہ اس دروازہ کا نام باب المسجد یا باب الرحمۃ رکھا جائے) *

ھد بست و سوم

تجویز حاجی محمد صالح خاں صاحب بابت تقرر کمیشن بغرض معائنہ فرگوسن کالج ، بنارس کالج و ڈی اے وی کالج و ادائے مصارف از کالج *

مد بست و چهارم

تجویز حاجی محمد صالح خاں صاحب که ایک عمارت کی مرمت کا بچا ہوا روپیه دوسری عمارت کی مرمت پر بغیر منظوری سنڈیکیٹ کے صرف نه کیا جائے *

مد بست و پنجم

تجویز حاجی محمد صالح خاں صاحب برائے تعین فرائض انجنیر صاحب و ممبر صاحب تعمیرات *

مد بست و ششم

منظوری تقرر مولوی عبدالمجید صاحب قریشی بجائے بابو جادو چاندر صاحب چکرورتی مستعفی *

انریری سکرٹری صاحب ہماری اس رائے کو اجلاس میں پیش کردیں *

العبد ——————

یہاں ایک آنه کا ٹکٹ لگائیے

ٹرسٹی

ضمیمہ تحریکات اجنڈا

میں نہایت اندوہ و ملال کے ساتھہ اُس حسرت انگیز صدمہ کي اطلاع ترستي صاحبان کو دیتا ہوں جو میجر سید حسن صاحب بلگرامي کي بے وقت دفعتاً وفات سے قوم کو پہنچا هی - جیسا که آپ سب حضرات کو معلوم هی - جناب مرحوم قوم کے ایک صادق اور مخلص خدمت گذار تھے اور اپني زندگي قومي خدمت کے لیئے وقف کرچکے تھے اور صرف اسي نیت سے مرحوم نے علي گڈه میں مستقل قیام اختیار فرمالیا تھا - حال میں جناب مرحوم تبدیل آب و هوا کي غرض سے شمله شریف لے گئے تھے جہاں دفعتا اُن کا انتقال هوگیا — اس قحط الرجال کے زمانه میں ایسے باخبر، علم دوست، آزمودهکار، ماهر تعلیم فرد قوم کا هم میں سے اُتھه جانا ایک قومي مصیبت هی - انا لله و انا الیه راجعون - جناب مرحوم کالج کے ترستي اور سنڈیکیت کے ممبر تھے اور صیغه تعلیم کے انچارج تھے - اُن کي وفات سے سنڈیکیت میں ایک ممبر کي جگه خالي هوگئي - صاحبزاده آفتاب احمد خاں صاحب ممبري سنڈیکیت سے مستعفي هوچکے تھے مگر میجر صاحب مرحوم کي رحلت کے بعد سنڈیکیت کو صاحبزاده صاحب موصوف کے قیمتي مشوروں کي بہت زیاده ضرورت هوگي - پس میں نے صاحبزاده صاحب کو به اصرار از سر نو ممبري سنڈیکیت قبول کرنے پر آماده کرلیا هی - اُن سے زیاده موزوں اور قابل تر شخص ظاهر هی که اور کوئي نہیں هوسکتا - لہذا ترستي صاحبان کي خدمت میں یہه تجویز پیش کرتا هوں که ایجوکیشن ممبري سنڈیکیت پر صاحبزاده آفتاب احمد خاں صاحب کا انتخاب منظور فرمایا جاوے - نواب حاجي محمد اسحاق خاں صاحب میري اِس تجویز کي تائید فرماتے هیں *

منظوري انتخاب صاحبزاده آفتاب احمد خاں صاحب برائے ایجوکیشن ممبري سنڈیکیت *

العبـــــــــــــد

۴ — مسٹر اکٹر لونیؔ پروفیسرؔ اف فلاسفی مدرسۃ العلوم علی گڈہ کے لیئے یکم مئی سنہ ۱۹۱۴ ع سے گریڈ کےؔ مطابق اضافہ تنخواہ منظور ہوا تھا اور بموجب گریڈ اسکیم کےؔ پروفیسر صاحب موصوف یکم مئی سنہ ۱۹۱۵ ع سے پچیس روپے ماہوار اضافہ تنخواہ کے مستحق ہیں — ان کا کام گذشتہ سال کے زمانہ میں قابل اطمینان رہا اور پرنسپل صاحب اُن کی مخلصانہ خدمات کی بہت تعریف کرتے ہیں — اور میں پرنسپل صاحب کی اس راے سے بر بناے ذاتی واقفیت کے پورا اتفاق کرتا ہوں — یہہ اضافہ درج بجٹ ہوچکا ہی — مگر چونکہ پرنسپل صاحب کے دفتر سے سفارش تاخیر سے موصول ہوئی اجنڈا چھپ چکا تھا لہذا اس جداگانہ تجویز کے ذریعہ سے اضافہ کی منظوری چاہی جاتی ہی — فقط *

محمد مزمل اللہ خاں
آنریری سکرٹری

منظوری اضافہ ۲۵ روپے ماہوار بہ تنخواہ پروفیسر اکٹر لونی از یکم مئی سنہ ۱۹۱۵ ع *

العبـــــــــــد

انسٹیٹیوٹ پریس، علی گڈہ